ہکا بکا ہوگیا۔ مجھے یہی معلوم ہوتا تھا کہ مین یوُرپ مین سویا اور ایشیا مین بیدار ہوا۔

چند منٹ مین ہم آرام سے ایک خیمے مین جا کے بیٹھے۔ یہ مدوّر بیضوی فنکل پر تھا۔ قطر بارہ فیٹ کا۔ ہلکی ہلکی چوبی چوبون کا ڈھانچا اور دبیز نمدا اُسپر منڈھا ہوا تھا۔ اِسمین بجز دریون اور فرش اور تکیون کے اور کوئی اسباب نہ تھا۔ اسی پر ہمنے آرام کیا۔ ہمارا ہردل عزیز میزبان ظاہرا ہماری ملاقات سے جسکی اُسکو امید نہ تھی کسیقدر متحیر ہوا۔ مگر کوئی سوال اُسنے نہین کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد رخصت ہو کر چلا گیا۔ مگر ہم بالکل تنہا نہین رہ گئے تھے۔ کالے کالے گبریلون کا ایک جھنڈ کا جھنڈ وہان موجود تھا۔ اُنھون نے اپنے خاص طرز سے ہمارا خیر مقدم کیا۔ واللہ اعلم اُنکے بازو تھے یا نہین۔ شاید اُڑنے کے عوض وہ رینگتے ہوے خیمے کے کنارون پر چڑھکر اوپر سے گر پڑے تھے یا خدا جانے کیونکر آئے تھے۔ مگر اسمین شک نہین کہ کسی نہ کسی طرح وہ ہمارے سر تک داخل ہوگئے۔ جب ہم کھڑے ہوتے تھے تب بھی وہ گر کر ہمارے بالون مین اسطرح چپک جاتے تھے کہ توبہ ہی بھلی۔ ہماری سمجھ مین نہین آیا کہ انسان کے بالون کو وہ اسقدر عزیز کیون رکھتے ہین۔ مگر پھر ہماری سمجھ مین آگیا کہ وہان کے باشندون کی عادت مین داخل تھا کہ وہ اپنا سر مُنڈواتے تھے پس گبریلے خواہ مخواہ سمجھتے تھے کہ بالون والی کھوپڑی ایک عجیب و غریب نئی شے ہے اور اِس قابل ہے کہ حزم و احتیاط کے ساتھ اُسکا امتحان لیا جائے۔ اور کاٹنے والے کیڑون کی طرح وہ بڑے مضرت رسان تھے۔ مگر جب روشنی گل کر دی گئی تو وہ اِس اشارے کو سمجھ گئے اور رفوچکر ہوے۔

جب دوسرے روز صبح کو ہم اُٹھے تو دن خوب چڑھ گیا تھا اور خیمے کے قریب ہم نے وہان کے باشندون کا ایک گروہ دیکھا۔ ظاہر تھا کہ ہمارے آنے کو وہ لوگ ایک بڑی مہم تصوّر کرتے ہین اور اُس گانوُن کے کل باشندے ہماری ملاقات کے شائق تھے۔ پہلے ہمارا میزبان آگے بڑھا۔ یہ ایک پستہ قامت ضعیف الجثّہ آدمی تھا۔ ادھیڑ۔ بشرے سے متانت اور درشتی عیان تھی اور ظاہر ہوتا تھا کہ ملنسار آدمی نہین ہے۔ بعد ازان ہمکو قرینہ سے معلوم ہوا کہ وہ آخون ہے اور ریشم اور اُون کے کپڑون کی

کچھ کچھ سوداگری کرتا ہے - اُسکے ساتھ ملّا آیا - یہ ایک جسیم مُسن آدمی تھا - چہرہ یونیین
وضع کا جس سے دیانت برستی تھی - داڑھی خوشنما سفید رنگ کی - اِس چھوٹی سی جماعت کے
اور لوگ بھی آئے - یہ سب گندم رنگ تھے اور اقوام تاتار کی سی چھوٹی چھوٹی آنکھین اور
رخسارون کی ہڈیان نکلی ہوئین - مگر جو چہرے کا چپٹا پن اور عجیب طرح کا بھدا پن مغلون مین
ہوتا ہے وہ بہت ہی کم تھا - باستثناے ملّا سب کے سب تھوڑی تھوڑی روسی زبان
بولتے تھے - وہ روسی زبان اِس لیے بولتے تھے کہ ہمکو یقین دلائین کہ ہمارے وہان
جانے سے وہ خوش ہوے - بچّے مودب پیچھے کھڑے رہے اور عورتین بُرقعون سے
چہرے چھپائے ہوے خیمون کے دروازون سے ہمکو چھپ چھپ کر دیکھتی تھین -
گانؤن مین قریب بیس۲۰ خیمون کے تھے اور سب ایک ہی طرز کے بنے ہوے تھے -
اور اِدھر اُدھر متفرق طور سے - ترتیب اور قرینے سے کوئی سروکار ہی نہ تھا - اسکے قریب
ایک چشمہ تھا جسکو بعض نقشون مین دریا بنا دیا ہے - اور اُسکا نام کَرالِک ہے - مگر اُس زمانے مین
وہ صرف چند تالابون کا ایک سلسلہ تھا اور سیاہ رنگ کا پانی تھا - چونکہ ہمکو ظن غالب تھا
کہ اِن تالابون کا پانی وہان کے باشندون کے باورچخانون کے کام آتا ہے لہذا اُسکے
دیکھنے سے ہماری اشتہا زیادہ نہین ہو سکتی تھی اور یہی خیال آتا تھا کہ اِس سیاہ پانی کا
کھانا پکا ہوا کیسا ہوگا - پس ہم فوراً وہان سے چل دیے - لیکن چونکہ کوئی اور بہتر شغل نہ تھا
لہذا ہمنے دیکھنا شروع کیا کہ ہمارا کھانا کس ترکیب سے پکایا جاتا ہے - کھانا بالکل ناشایستہ
طور سے پکایا جاتا تھا - ہمارے خیمے کے دروازے کے پاس ایک بھیڑ حلال کی گئی - کھال
علیحدہ کی گئی اور بوٹیان بنائی گئین اور ایک دیگ مین بوٹیان رکھکر نیچے آگ روشن کر دی -
جیسا کھانا پکانے کا ناشایستہ طریقہ تھا ویسا ہی کھانا بھی تھا - میز کے عوض ایک
بڑا سا دسترخوان خیمے کے وسط مین بچھا تھا اور کرسیون کے عوض گدّے تھے جنپر ہم دو زانو
بیٹھے - پلیٹین - چاقو - چھری - کانٹا چمچہ یہ کچھ نہ تھا - مہمانون نے ایک ہی چوبی کٹھرے مین
کھانا پکایا اور چھری کانٹے کا کام ہاتھون سے لیا - میزبان اور اُسکا لڑکا کام کاج کے لیے
رہا - کھانا بکثرت تھا مگر مختلف قسم کا نہ تھا - اِسمین صرف اُبالا ہوا بکری کا گوشت تھا -

روٹی وغیرہ نہ تھی۔ مگر تھوڑا سا نمکین گھوڑے کا گوشت تبدیل ذائقے کے لیے موجود تھا۔

ایک ہی برتن مین آدھے درجن مسلمانون کے ساتھ جو چھری کانٹے سے کھانے سے بالکل ہی ناواقف تھے اور جو اپنے پیغمبر کے احکام کے مطابق ہاتھ دھو کے کھانا کھاتے تھے ایسے لوگون کے ساتھ کھانا کھانے مین بھلا کیا خاک لطف آتا۔ گو مذہبی تعصبات انسان کے دل مین نہ بھی ہون مگر ان بشکر لوگون کے ساتھ کے برتاؤ مین اس سے بدتر حال ہوتا ہے کیونکہ جن لوگون کے ساتھ وہ کھانا کھاتے ہین اُنسے اظہار محبت و تودد کا سب سے بہتر طریقہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ اُسکے مُنہ مین قورمے کی بوٹیان اور بعض اوقات کباب اپنے ہاتھ سے دین۔ جب بشکر فرقے کے رسوم و عادات کی یہ خصوصیتین جنکی مجھے امید نہ تھی مجھپر ظاہر ہوئین تو مجھے افسوس ہوا کہ کاش میرے یہ سنئے احباب مجھسے ناخوش ہی رہتے تو بہتر تھا۔

جب کسیقدر خیمے کی جماعت اور کسیقدر خیمے کے باہر کے لوگون نے جنکا حال نہین معلوم تھا کہ کون کون تھے کیونکہ کُل گانؤن بھر کے باشندے دعوتون مین شریک ہوا کرتے تھے ساری بھیڑ کو نوشجان کرلیا تو گھوڑی کا دودھ جوش کیا ہوا بہت سا لائے۔ سمارا مین جو گھوڑی کا دودھ مین نے کھایا تھا وہ بہت ہی خوشگوار اور خوش ذائقہ تھا۔ اُسمین سے بھاپ نکلتی تھی اور کسیقدر کھٹا کھٹا مزہ تھا۔ مگر یہان جو کھایا اسمین سے بھاپ نہین نکلتی تھی اور ذائقہ اسکا نہایت تُرش مٹھے کا سا تھا۔ میرے روسی دوست نے جب پہلے اُسکو چکھا تو بہت ہی مُنہ بنایا۔ پہلے مین بھی مُنہ بنانے ہی کو تھا مگر جب مین نے دیکھا کہ اُسکا مُنہ بنانا حاضرین جلسہ کو بُرا معلوم ہوا تو مین نے مُنہ نہین بنایا اور یہ ظاہر کیا کہ گویا مجھے بہت پسند ہے۔ مگر مین بہت ہی جلد واقع مین اُسکو پسند کرنے لگا۔ اور جو لوگ ایام طفولیت ہی سے اُسکے پینے کے عادی تھے اُنکی طرح مزے سے پینا سیکھ گیا۔

اِس کارروائی سے وہان کے باشندے میری بڑی ہی خاطرداری اور عزت کرنے لگے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص وہ دودھ نہ پیے تو بشکرون کی اصطلاح کے مطابق وہ مُنوشکل یعنی صحبت کے قابل نہین سمجھا جاتا۔ اور اگر اُسکا عادی ہو جائے تو گویا

بشکرُون کی قوم کا ایک جزو خاص و اصلی اُسنے قبول کر لیا۔ مین بیشک ترجیح دیتا کہ اُسکا ایک پیالہ میرے پاس رہے مگر مین اِسکو بہتر سمجھا کہ وہان کے باشندون کی عادات کی پابندی کرون لہذا وہ بڑی کٹھری جب دَور مین آتی تھی تو مین بھی پیتا تھا اِسکے معاوضے مین میرے احباب نے میرے ساتھ ایک بہت بڑی رعایت کی یعنی اُنھون نے مجھے اجازت دی کہ مین اپنی خوشی کے مطابق چُرٹ پیون۔ گو اُنکو یہ خیال تھا کہ چونکہ اُنکے پیغمبر نے حُقہ پینے سے اجتناب کیا تھا لہذا ہمکو بھی ویسا ہی کرنا چاہیے۔

جب کہ اُس جام خوشگوار کا دَور چل رہا تھا مین نے کچھ تھوڑے سے تحائف جو اسی غرض سے خریدے تھے تقسیم کیے اور بعدازان اپنے آنے کا سبب مین نے بیان کیا کہ دور و دراز ملک سے مین آیا ہون اور وہ مغرب کی جانب واقع ہے۔ وہان مین نے سُنا تھا کہ بشکر ایک فرقہ ہے جسکی عادتین بالکل عجیب و غریب ہین مگر اجنبیون کے ساتھ بڑی مہربانی اور مہمان نوازی سے پیش آتے ہین۔ پس آپ لوگون کا اشتیاق مجھے یہان تک لایا۔ اُنکی مہربانی اور مہمان نوازی کا حال تو مجھے تجربے سے کسیقدر معلوم ہو گیا تھا مگر مجھے امید تھی کہ وہ اپنے طرز معاشرت اور عادات اور علم موسیقی اور تاریخی حالات اور مذہب کی نسبت مجھے کچھ امور سیکھنے دینگے۔ اور مین نے اُنکو یقین دلایا کہ میرے اہل وطن کو جو دور و دراز ملک مین رہتے ہین ان باتون مین بڑا لطف حاصل ہوگا۔

یہ مختصر سی اسپیچ جو کھانے کے بعد کہی گئی شاید فرقہ بشکر کے داب و آداب کے موافق نہ تھی مگر ظاہر تھا کہ اِس سے عمدہ اثر پہونچا۔ سب نے آہستہ آہستہ تعریف کی۔ اور جو لوگ روسی زبان سمجھتے تھے اُنھون نے میرے الفاظ کا ترجمہ کرکے اُن لوگون کو سُنایا جو کم پڑھے لکھے تھے۔ تھوڑی دیر تک باہم مشورہ ہوا اور بعدازان سب کے سب عبداللہ عبداللہ پکارنے لگے۔ جو لوگ باہر کھڑے تھے اُنھون نے بھی عبداللہ عبداللہ کا غل مچایا۔

چند منٹ مین عبداللہ آیا۔ اور ایک بڑی ہڈی ہاتھ مین لایا اِسکی ٹھڈی کے پاس چربی لگی ہوئی تھی۔ یہ پست قد دُبلا پتلا آدمی تھا۔ سیاہ اور زردی مائل رنگت۔

بشرے سے پایا جاتا تھا کہ یہ ادھیڑپنے ہی مین بوڑھا ہوگیا۔ مگر اسکے چہرے سے ظاہر ہوتا تھا کہ ہنسی کو روکتا ہے۔ اور اُسکی پلک کی حرکت لرزان سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ ابھی تک شباب کا کھیل کود نہین بھولا ہے۔ اُسکا لباس بڑا قیمتی اور رنگین تھا لیکن اورون کے لباس کی نسبت پھٹا پھٹا تھا۔ بہیئت مجموعی وہ ایک قوّال و مطرب معلوم ہوتا تھا مگر پھٹے حالون۔ میرا یہ قیاس صحیح نکلا کہ میزبان کے ایک لفظ اور اشارے سے اُسنے اپنی ہُدی الگ رکھدی اور اپنے سبز ریشمی چُغے کے نیچے سے اُسنے ایک چھوٹی سی ستاری نکالی۔ اُسمین کئی دیسی سُر اُسنے بجائے۔ پہلے پہل جو گتین اُسنے بجائین اُنسے مجھے ہائی لینڈ کا باجا بہت یاد آیا۔ کبھی اونچے سُر۔ کبھی نیچے سُر۔ کبھی گرجا کے باجے کی طرح۔ کبھی دردانگیز۔ رفتہ رفتہ فوجی باجے کے طور پر بجانے لگا۔ اُسنے اِس سیدھے سادے باجے مین اتنے سُر بجائے کہ مجھے واقعی حیرت ہوئی اور میری روح کو وجد ہوتا تھا۔ پھر دفعۃً اُسنے دل لگی کا طرز اختیار کیا اور سلسلہ وار نیچے سُرون اور ترانون مین بجانا شروع کیا۔ بعض نوجوان ناظرین اُٹھکر ناچنے لگے۔ اِس بھونڈے ناچ مین بڑا غل مچا۔

یہ عبداللہ مجھے ایک بڑا عمدہ دوست مل گیا۔ وہ بھی فرقۂ لشگز سے تھا۔ صِرف علم موسیقی ہی سے واقف نہ تھا بلکہ وہان کے تاریخی حالات اور پچھلے واقعات اور تعصّبات اور لوگون کے درجۂ علم و فضل سے بھی بخوبی واقف تھا۔ مُلّا اور آخون اِسکو ایک ناچیز اور حقیر آدمی سمجھتے تھے اِسلیے کہ رزق پیدا کرنے کا کوئی معزز اور عمدہ پیشہ اُسکا نہ تھا۔ مگر اور لوگون مین وہ ہر دل عزیز تھا۔ چونکہ روسی زبان فرفر بولتا تھا لہذا مین اُس سے بلا مدد مترجم آزادی کے ساتھ گفتگو کرسکتا تھا۔ اور اُسکو بھی جو کچھ معلوم تھا وہ سب اُسنے مجھ سے بیان کردیا۔ جب آخون کے ساتھ رہتا تھا تو ہمیشہ سنجیدہ مزاج اور خاموش رہتا تھا۔ مگر اُدھر اُس مقدّس بزرگ کے سامنے سے علیحدہ ہوا اور اِدھر زندہ دلی کے ساتھ گفتگو کرنا شروع کرتا تھا۔

میرے نئے ملاقاتیون مین سے ایک اور شخص نے مجھے دوسرے طرز پر فائدہ پہونچایا۔ اِسکا نام محمد زمان تھا۔ یہ عبداللہ کا سا ذکی الطبع نہ تھا مگر ہمدرد اُس سے کہین

زیادہ تھا۔ اُسکے کشادہ چہرے سے ایمانداری برستی تھی اور اُسکے برتاؤ کے طرز سے مہربانی اور سادگی ظاہر تھی۔ اور کچھ ایسی ترغیب اُس سے ملنے کی ہوتی تھی کہ انسان اُسکو روک نہین سکتا تھا۔ یہان تک کہ چوبیس گھنٹے تک بھی مجھسے اور اُس سے ملاقات نہین ہونے پائی تھی کہ ہم دونون مین ایک قسم کی دوستی پیدا ہوگئی۔ یہ ایک کشیدہ قامت اور طاقت ور اور چوڑے شانے کا آدمی تھا اور خط و خال سے ظاہر ہوتا تھا کہ یورپین خون کا میل ہے۔ گو ادھیڑپن سے متجاوز ہوگیا تھا تاہم پھرتیلا اور مستعد تھا۔ یہان تک کہ گھوڑے پر سوار ہو کر وہ کاٹھی ہی پر سے ڈھیلے زمین سے اُٹھا لیتا تھا۔ مگر اب سرپٹ دوڑاتے ہوئے یہ کرتب اُسطرح نہین دکھا سکتا تھا جسکا جوانی مین عادی تھا۔ اسکی واقفیت علم جغرافیہ انتہا کی محدود اور غلط تھی۔ اِس امر مین اُسکا دل مثل پرانے روسی نقشون کے تھا جنمین دنیا کی قومین اور بہت سی ایسی اقوام جو کسی زمانے مین بھی زیادہ تعداد مین نہین تھین باہم خلط ملط کر دی گئی ہون۔ مگر اُسکو جغرافیے کے حالات دریافت کرنے کی اسقدر خواہش تھی کہ کبھی تسلی ہی نہین ہوتی تھی۔ میرا نقشۂ سفر اُسکو بہت ہی دلچسپ معلوم ہوتا تھا۔ نقشہ اُسنے تمام عمر مین پہلے ہی مرتبہ دیکھا تھا۔ جب اُسنے دیکھا کہ صرف اُسکے دیکھنے ہی سے مین اُسکو اکثر اُن مقامون کا رُخ اور فاصلہ بتا سکتا تھا جنسے وہ واقف تھا تو اُسکا چہرہ بالکل اُس لڑکے کا سا ہوجاتا تھا جو اول بار مداری کے کرتب دیکھتا ہے۔ مگر جب مین نے اُسکو نقشہ دیکھنے کی ترکیب بتائی اور اُسکو بتایا کہ یہان سے بخارا تک جو اہل اسلام کا متبرک مقام ہے اسطرح پر فاصلہ معلوم ہوسکتا ہے تو وہ بدرجۂ اتم محظوظ ہوا۔ گو مَین چاہتا تھا کہ اُسکو اپنا نقشہ دے دون مگر یہ محال امر تھا کیونکہ میرے پاس اور کوئی نقشہ نہ تھا۔ مگر مین نے وعدہ کیا کہ مین کسی وسیلے اور طریقے سے ایک نقشہ بھیجونگا۔ اور ضلع کرالک کے ایک باشندے کے ذریعے سے جو مجھے سمارا مین ملا تھا مَین نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ دو تین سال کے بعد مجھسے ایک روسی سیاح نے جو ایک شب گانون مین رہا تھا کہا کہ مَین نے وہان ایک نقشہ دیکھا تھا جسکو وہ لوگ انگریز کا عطا کیا ہوا کہتے تھے۔ اور جسنے نقشہ دکھایا اُسنے بیان کیا کہ ایک

لائق فائق بشکر نے جسکا نام محمد زمان ہے مجھے سکھا دیا ہے کہ بخارا تک کا فاصلہ کیونکر دریافت ہو سکتا ہے۔

گو محمد زمان ممالک غیر سے یون ہی سی واقفیت رکھتا تھا تاہم وہ اپنے ملک سے البتہ بخوبی واقف تھا۔ اور جو کچھ مین نے اُسکو بتایا اُسکا کافی معاوضہ اُسنے اسطرح پر کر دیا کہ مجکو جغرافیے مین ابتدائی تعلیم دی۔ اُسکے ساتھ مَین قرب وجوار کے گانون مین گیا۔ اُن سب مین اُسکے بیشمار جان پہچان تھے اور ہر مقام پر ہمارا استقبال بڑی ہی مہمان نوازی کے ساتھ کیا گیا۔ جس قسم کی دعوتون کا مَین نے اوپر بیان کیا ہے اُنمین شریک ہونے سے مین پرہیز کرتا تھا مگر اِس کوشش مین ہمیشہ کامیاب نہین ہوتا تھا۔ پرہیز کرنے کی وجہ کچھ تو یہ تھی کہ مَین جانتا تھا کہ میرے میزبان عموماً مفلس آدمی ہین۔ اور اگر مَین حلال کی ہوئی بھیڑ کے دام دونگا تو وہ لینگے نہین۔ اور کسیقدر یہ بھی مجھے خوف تھا کہ وہ لوگ بھی فرقہ بشکر کی عادت کے مطابق میری خاطرداری اور اظہار محبت کرینگے۔ اِن سفرون مین عبداللہ عموماً میرے ہمراہ رہتا تھا اور مترجمی کا بیش بہا کام دیتا تھا۔ محمد زمان روسی زبان مین اپنا مطلب سمجھا دیتا تھا۔ مگر جب گفتگو مین معمولی باتون سے زیادہ کسی اور شئے کا ذکر آتا تھا تو اُسکی لغت دانی کا خاتمہ ہوجاتا تھا۔ اِسکے برعکس عبداللہ اعلیٰ درجے کا مترجم تھا۔ اور چونکہ باجا اچھا بجاتا تھا اور سنبسومرا آدمی تھا لہذا نئے ملاقاتی جلد خلا ملا ہوکر باتین کرنے لگتے تھے۔ گو بیچارہ عبداللہ ذکی الطبع بدرجۂ اتم تھا مگر اُسکے پھٹے پرانے اور میلے کپڑون سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ بشکیریا مین مثل اور زیادہ تر شایستہ ملکون کے ذکی الطبع آدمی اور ہنر اور فن والے دولتمند ہونے کے عوض مفلس زیادہ ہوتے ہین۔

مین نہین چاہتا کہ اِن مختلف اقسام کے امور سے ناظرین کو پریشان کرون جو اِن دونون دوستون کی مدد سے مین نے دریافت کیے تھے۔ اور اگر مَین اِسکی کوشش بھی کرون تو فضول ہے کیونکہ جو نوٹ مَین نے لکھے تھے وہ آخرکار گم ہوگئے۔ مگر مین فرقۂ بشکر کی اصلی حالت تدبیر منزل کی نسبت کچھ باتین لکھنا چاہتا ہون۔ آج کل وہ

چوپانی حالت سے کسانی کی طرف زیادہ متوجہ ہوتے جاتے ہین۔ اور جن وجوہ سے اُنکو اس تبدّل کی ترغیب ہوئی اور جس طرز سے تبدّل واقع ہوتا ہے اُسکا بیان بہت ہی دلچسپ ہے۔

فلسفیون نے عرصۂ دراز سے سوشل ترقی انسان کا مسئلہ قائم کیا ہے۔ جسکے مطابق انسان پہلے شکاری تھے بعد ازان چوپان ہوے اور آخرکار زراعت کی طرف متوجہ ہوے۔ بالفعل ہم اسکی تحقیقات نہین کرنا چاہتے کہ یہ مسئلہ واقعات سے کہان تک مطابق ہے۔ مگر ہم اِسکے متعلق ایک ضروری امر کو ضرور جانچینگے اور یہ سوال کرینگے کہ گلہ بان قومون نے زراعت کا پیشہ کیون اختیار کیا۔ عوام اِسکا جواب یہ دیتے ہین کہ اُنھون نے اپنے طرز معاشرت کو بعض ناگہانی حوادث کے سبب سے بدل دیا۔ مگر اُن حوادث کو مفصل نہین بیان کرتے۔ کیا ایک نامی واضع قانون نے اُن مین شہرت حاصل کی اور اُنکو سکھایا کہ زمین کی کاشت کرین۔ یا کسی مزارعین کے فرقے سے اُنکو برتاؤ ہوا اور اپنے ہمسائے کی عادتین اُنھون نے بھی اختیار کرلین۔ رزق حاصل کرنے کے کُل معمولی ذریعون مین کھیتی کا کام سب سے زیادہ سخت اور محنت کا ہے۔ شاید معدنیات مین کام کرنا اِس سے بھی زیادہ سخت ہو تو ہو۔ مگر جو لوگ لڑکپن سے اِسکے عادی نہین وہ ہرگز خوشی سے کھیتی کرنا قبول نہ کرینگے۔ اِسکے برعکس گلہ بان قوم کی زندگی گویا برابر تعطیلون کا سلسلہ ہے۔ اور جو لوگ گلہ بانی کے ذریعے سے زندگی بسر کرتے ہین وہ سوائے اِسکے اور کسی امید آیندہ پر جیتے ہین۔ میرے خیال مین مزارعین کا پیشہ اختیار کرنے کی ترغیب نہین ہوئی بجز اِسکے کہ گلہ بانی مین وہ بھوکون مرتے تھے۔

بھوکون مرنے ہی کے خوف سے واقعی لوگ اپنا اپنا پیشہ بدل دیتے ہین۔ اور غالباً کُل فرقون مین عموماً اور فرقۂ بشکز مین خصوصاً یہی ہوا۔ جب تک چراگاہین کثرت سے پیداوار تھی تب تک اُنکو زمین جوتنے کا خیال بھی نہ تھا۔ اُنکے گلّون سے اُنکی ضرورت کی کُل اشیا مہیا ہوتی تھین اور وہ آرام کے ساتھ کاہلی سے زندگی بسر کرسکتے تھے۔ کوئی نامی واضع قانون اُنمین نہین پیدا ہوا کہ اُنکو ہل اور درانتی کے

استعمال کرنے کا طریقہ سکھائے مگر جب اُنھون نے اپنے قرب وجوار مین روسی کسانون کو دیکھا کہ محنت شاقہ کرکے ہل چلاتے اور غلہ کاٹتے ہین تو اُنپر رحم کی نظر ڈالی کہ بیچارے بڑی تکلیف اُٹھاتے ہین - مگر اِسمین شک نہین کہ کبھی اُنکے دل مین یہ خیال نہین گذرا کہ اُنکا تتبع کرین - مشرق مین یُورَل کے کاسَکون نے بڑھکر قبضہ کیا- اور شمال اور مغرب سے جو روسی نوآبادی قائم کرنے کے لیے آئے اُنکی جماعت سیلاب کی طرح پھیل گئی - اِس سے اُن گلہ بانون کی عملداری بہت ہی محدود ہوگئی - جب چراگاہ کی زمین اُنکے پاس کم رہ گئی تو اُنکے مویشی بھی کم ہوگئے اور یہی صرف اُنکے رزق کا ذریعہ تھا- اب اُنکو کھانے اور کپڑے کے لیے کوئی نیا ذریعہ ڈھونڈھنا پڑا اور ایسے طرز معاشرت اختیار کرنے پڑے جنمین وسعت زمین کی زیادہ ضرورت نہو - پس اسی حالت مین وہ سوچنے لگے کہ اپنے پڑوسیون کی تقلید کرین - اُنکو معلوم تھا کہ اُنکے پڑوسی روسی کسان تیس چالیس ایکڑ زمین پر بآرام زندگی بسر کرتے ہین - اِسکے برعکس اُن لوگون مین فی مرد ڈیڑھ ڈیڑھ سوا ایکڑ زمین ہوتی تھی اور تاہم بھوکے مرنے کا کھٹکا رہتا تھا - اِس سے یہ نتیجہ صریحی و بدیہی مستخرج ہوا کہ اُنھون نے فوراً ہل چلانے اور تخم ریزی کرنے کی ٹھان لی- مگر اِس اصول کے مطابق عملدرآمد کرنے مین ایک بہت بڑی دقت تھی - اِسمین شک نہین کہ زراعت کے لیے مویشی کی چراگاہ سے کم مقدار اراضی کی ضرورت ہوتی ہے مگر اِسکے لیے بڑی محنت درکار ہے - اور فرقہ بَشکِر کے لوگ محنت شاقہ کے عادی نہ تھے- گھوڑے پر سوار ہوکر بڑے بڑے سفر کرنے کی سختیان اور تکان وہ برداشت کرسکتے تھے مگر ہل جوتنے کی سختی اور ایک ہی قسم کی محنت لگاتار کرنا اُنکے مذاق کے خلاف تھا لہذا پہلے پہل اُنھون نے باہم سمجھوتا کرلیا - اُنھون نے ایک حصہ اراضی روسی مزارعین سے کاشت کرایا اور جو محنت اُن کسانون نے کی تھی اُسکے صلے مین پیداوار کا ایک حصہ اُنکو دیا - یا یون کہین کہ اُنھون نے مالکانِ اراضی کا درجہ حاصل کیا - گلہ بانون نے کسانون کا پیشہ اکثر مقامون مین جہان جہان مین گیا اختیار کیا تھا - خیمے سے کچھ فاصلے پر میرے دوست محمد زمان نے مجھے اپنی اراضی مزروعہ دکھائی اور مجھ سے اُس کسان سے ملاقات کرائی

جسنے اُسکو جوتا بویا تھا۔ یہ ایک پستہ قامت روسی تھا اُسنے مجھسے کہا کہ میرے انتظام سے دونون فریق خوش ہین۔ مگر یہ کارروائی اسی طرح نہین رہ سکتی۔ باہم سمجھوتا جو ہوا تھا یہ صرف ایک چند روزہ انتظام تھا۔ نئی زمین کی کاشت سے فصل کثرت سے ہوتی ہے جو مزدورون اور کاہل مالکان اراضی دونون کے لیے کافی ہے مگر نئی زمین کی زرخیزی رفتہ رفتہ کم ہو جاتی ہے۔ اور چند سال کے بعد زمین سے صرف اوسط درجے کی آمدنی ہونے لگتی ہے۔ پس مالکان اراضی کو کسی نہ کسی وقت قلیون کو چھوڑ دینا پڑتا ہے جو آدھی آمدنی اپنی محنت کے معاوضے مین لے لیتے ہین اور مالکان اراضی خود ہل جوتنے لگتے ہین۔

الغرض اب لشکر اصل مین گلہ بان قوم نہین ہے۔ اِس امر کے ظاہر ہونے سے مجھے کسیقدر مایوسی ہوئی اور اِس امید سے کہ وہان اور بھی زیادہ ناشایستہ قوم دیکھونگا مین مقام اِنزہوزڈ مین گیا کہ فرقہ کرغش کو دیکھون جو جانب جنوب بحر کاسپین بستے ہین اِس مقام پر اول مرتبہ مین نے وہ میدان دیکھا جسکو اسٹیپی کہتے ہین۔ اِس میدان پر اسٹیپی کی پوری تعریف صادق آتی تھی۔ یہ میدان سمندر کی طرح مسطح تھا اور پہاڑ ہی کا ٹیلے تک کا نام نہ تھا جس سے اُفق فلک کے خط راست مین کسی طرح کا فرق آتا۔ زراعت عنقا۔ درخت نہ جھاڑی پتھر تک کہین نہین تھا۔ ایسی کوئی شے نہ تھی جس سے میدان کی یکسان حالت مین ذرا بھی فرق آتا۔ مجھے اِسکے کہنے کی کچھ ضرورت نہین ہے کہ ایسے مقام کے سفر کرنے سے انسان تھک جاتا ہے۔ اور سب سے زیادہ تھکاوٹ اِس سے معلوم ہوتی ہے کہ راستے مین کوئی میل تک نہین گڑا ہوا ہے اور نہ کوئی اور نشان بنا ہوا ہے جس سے مسافر کو معلوم ہو کہ اُسنے کسقدر سفر کیا ہے۔ تاہم جسقدر ناظرین خیال کرتے ہونگے اُسقدر تکلیف نہین ہوتی۔ صبح کو بڑی بڑی جھیلین اور اُنکے کنارے لکڑی کے بنے ہوے نظر آتے ہین۔ مگر اصل مین کچھ بھی نہین۔ یہ سب مثل سراب مسافرون کی دلبستگی کے لیے بنا کے دکھا دیا ہے۔ اب سُنیے کہ دن کے وقت بھی دو تین باتین ایسی ہو جاتی ہین جنسے مسافر تھوڑی دیر کے لیے گویا اپنے خواب گران سے

ذرا بیدار ہو جاتے ہین - ایک بار فاصلے پر افق کے پاس دو سوار دور سے نظر آئینگے - تم دیکھتے جاتے ہو کہ وہ قریب پہونچتے جاتے ہین اور سوچتے ہو کہ جب اور وہ تمھارے قریب آئینگے تو ہم اُنسے گفتگو کرینگے بشرطیکہ زبان سے واقف ہون یا مترجم ہو - اور اگر زبانی گفتگو کرنا غیر ممکن ہو تو تھوڑی دیر اشارون ہی سے دل بہلائینگے - کبھی تم اُونٹون کی بڑی لمبی قطار دیکھوگے جو بڑی متانت اور امارت کی چال سے چلے آتے ہین - اور مسافر اپنے دل مین غور کریگا کہ بڑے بڑے گٹھے جو اُنپر لدے ہوے ہین اُنمین کیا بھرا ہوا ہے کبھی تمکو گھوڑے کی لاش راستے مین پڑی ہوئی نظر آئیگی - اُس میدان کے گِدا ور گِتّے اُس شکار پر لڑتے ہونگے - اور اگر تمھاری نیّت مین آئے کہ تم اُنکا خون کرو تو تم اُن بڑی بڑی چڑیون کا شکار کرسکتے ہو کیونکہ وہان کے گِدھ بیوقوفی کے سبب سے بڑے ڈھیٹ ہوتے ہین اور بعض اوقات اگر تیس یا چالیس گز کے فاصلے پر بھی انسان آجائے تو وہ ڈٹے رہتے ہین - کبھی تمکو خیمے فاصلے پر دکھائی دینگے جو سوکھی گھاس کے انبار سے مشابہ ہین - یہ اور سب چیزون سے اچھے معلوم ہوتے ہین - اور تم اُنکو دیکھکر دَوڑ جاؤگے کہ خوش آیند سایہ مین ذرا دم لو اور مفرح شربت سے اپنی پیاس بجھاؤ -

ملک کرغس کے سفر مین میرے ساتھ ایک روسی جنٹلمین تھا جسنے ہوزڈ کے موروثی سردار سے ایک پروانہ راہداری لے لیا تھا - اِس سردار کا نام چنگیز خان تھا اور اُسکو اِس اپنے نمایشی نام پر فخر تھا - اور یہ دعویٰ تھا کہ چنگیز خان مغل مشہور فاتح کی نسل سے ہون - جن جن گانوون مین ہم گئے وہان اس کاغذ کی وجہ سے ہماری خاطر ہوئی جب کرغس نے اِسکو دیکھا اُسنے اِسکی بہت عزت کی اور وعدہ کیا کہ آپ کا کُل اسباب اور جائداد غیر منقولہ ہماری محافظت مین رہیگی اور ہم آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہین - ہمارے رہنے کے لیے ایک خیمہ اور بیشمار گتھے اور فرش ہمیشہ علیحدہ کردیا جاتا تھا - ہمارے کھانے کے لیے بھیڑ حلال کی جاتی تھی اور اُبالی جاتی تھی - اور تفریح طبع کے لیے شربت برابر بھیجا جاتا تھا - مگر یہ سب خاطرداری صرف بطریق اداے فرض کی جاتی تھی - دل سے مہمان نوازی کا خیال نہ تھا - جب ہم نے ایک یا دو بار قصد کیا کہ جو زمانہ قیام ہمنے پیشتر مشہور کیا تھا اُس سے

کچھ دن زیادہ رہینگے تو مین بخوبی سمجھ گیا کہ ہمارے میزبان کو ہمارے اِس تبدل تجویز سابقہ سے خوشی نہین حاصل ہوئی۔ ہمکو صرف یہ تسلی تھی کہ جو لوگ ہمکو اشیا دیتے تھے وہ کھانے اور خیمے کی قیمت اور کرایہ لینے مین تامل نہین کرتے تھے۔

اِس سے میرا مطلب یہ نہین ہے کہ مین یہ نتیجہ نکالون کہ فرقہ کرغس کے لوگ اجنبیون کے ساتھ مہمان نوازی یا دوستانہ برتاؤ نہین کرتے۔ اُنکی نسبت ایسی راے قائم کرنے کے لیے میرا تجربہ بہت ہی محدود ہے۔ چنگیز خان کے خط سے ہمین رہنے کی جگہ اور سامان ضروری مل گیا مگر اِسکے ساتھ ہی اُس سے ہمارا درجہ کسیقدر سرکاری ملازمون کا سا ہوگیا اور بے تکلفی کے دوستانہ تعلقات کے لیے یہ درجہ غیر موزون تھا۔ جن لوگون کے ساتھ ہمکو برتاؤ کرنا پڑتا تھا وہ ہمکو روسی افسر تصوّر کرتے تھے۔ اور اُنکو شک ہوگیا تھا کہ ہم کسی خفیہ کارروائی کے لیے آئے ہین۔ جب ہم نے اُنکے مویشی کی تعداد دریافت کی اور اُنکی سالانہ آمدنی کا ٹھیک ٹھیک تخمینہ کرنے کی کوشش کی تو اُنکو خوف پیدا ہوا۔ اُنکے ذہن مین بھی یہ بات نہ تھی کہ بیغرضانہ سَیِنٹِفِک تحقیقات کسے کہتے ہین۔ وہ سمجھے کہ اِن تحقیقات سے ہم ٹکس بڑھائینگے یا اور اِسی قسم کی کسی دغابازی کی نیت سے آئے ہین۔ مجھے بہت جلد معلوم ہوا کہ جو کچھ تحقیقات ہم بیان کرینگے اور چوپانی طرز معاشرت کے جو حالات تدبیر منزل ہمین معلوم ہونگے وہ بہت قیمتی نہونگے۔ لہذا مین نے اپنا ارادہ دریافت حالت چوپانی کا اور کسی عمدہ موسم پر ملتوی کیا۔

ابتدائی قومیت اور نسل کا تعلق جہان تک ہے اہل کرغس فرقہ بشکر سے بہت مشابہ ہین مگر شکل وصورت اور زبان دونون مین اختلاف ہے۔ اُنکے خط وخال خاص مانگل فرقے کے قریب قریب ہین۔ اُنکی زبان مختلف ہے جسکو قازان کا تاتاری یا بشکر ذرا دقت سے سمجھ سکتا ہے۔ یہ لوگ مسلمان ہین مگر مذہب اسلام کے کچھ ایسے بڑے زبردست پیرو نہین ہین۔ اور اِسکا ثبوت یہ ہے کہ اِنکی عورتین فرقہ کیاوز کے سامنے بُرقع سے مُنھ نہین چھپاتین اور ماشاء اللہ صورتین ایسی ہوتی ہین کہ اگر فرقہ کیاوز عورتون کے حسین اور بدقطع ہونے سے واقفیت رکھتے ہون تو وہ اِس رعایت سے

کبھی خوش نہونگے۔ بَشکر کے طرز معاشرت اور اُنکے طرز معاشرت مین تھوڑا ہی سا فرق ہے۔ مگر اُنکے پاس اراضی کی مقدار زیادہ ہے اور اِسی سبب سے اب بھی خاص چوپانی پیشہ سے زندگی بسر کرسکتے ہین۔ یہ سچ ہے کہ مغربی سرحد کے پاس وہ ہر سال زمین کے ٹکڑے روسی کسانون کو غلّہ بونے کے لیے ٹھیکے پر دے دیتے ہین۔ مگر بہت ہی کم۔ کیونکہ اُنکا ملک زراعت کے کام کا نہین ہے۔ اُسکی زمین مین نمک کے ریزے کثرت سے ہین۔ اُنکی آیندہ حالت پر اِسکا بڑا اثر پڑیگا۔ فرقۂ بَشکر کے پاس عمدہ زمین قابل زراعت ہے لہذا وہ کسانی مین ترقی کرتے جاتے ہین۔ مگر اُنکے برعکس اُنکو غالباً صرف اپنے گلّے اور مویشی ہی پر زندگی بسر کرنی ہوگی۔

جنوبی حصہ رود وَالگا کے جنوبی مشرقی حصے مین یعنی اِس ہموار حصۂ ملک مین جو کوہ قاف کے شمال مین واقع ہے ایک اور چوپانی قوم بستی ہے جسکو کلمک کہتے ہین جو اِن دونون سے زبان اور شکل وصورت اور مذہب مین مختلف ہین۔ اُنکی بولی منگولی زبان کی ایک شاخ ہے جسکو اِس حصۂ دنیا کی کسی زبان سے کوئی مناسبت نہین ہے۔ مذہب مین وہ بالکل الگ ہین کیونکہ وہ بودھ کے پیرو ہین لہذا اُنکے ہم مذہب ہندوستان یا تبت مین ہین۔ اِسطرف اُنکا کہین پتہ نہین۔ مگر اردگرد قومون سے اور اِنسے سب سے زیادہ فرق شکل وصورت کا ہے جس سے وہ فوراً پہچان لیے جاتے ہین اور خاص الخاص منگل معلوم ہوتے ہین۔ اگر صرف یہ کہا جائے کہ وہ بدصورت ہین تو گویا اُنکی بڑی توصیف کی گئی۔ اُنکی بدصورتی مین ایسی بات ہے جو اور بنی نوع انسان مین نہین پائی جاتی شکل کے حساب سے اوسط درجے کے چینی مین جو بھونڈاپن کم کم پایا جاتا ہے وہ اِس فرقے مین انتہا سے زیادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہے۔ چونکہ وہ بنی نوع انسان کی نسل سے ہین لہذا ہمکو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اُنکے روح بھی ہے۔ مگر جب ہم اُنکو پہلے مرتبہ دیکھتے ہین تو مشکل سے ہمین یقین آسکتا ہے کہ ایسے چوڑے چکلے چہرے والے اور چھوٹی چھوٹی سنی ظاہر کرنے والی ترچھی آنکھ والے آدمی ذی روح ہین۔ اُنکی جماعت مین اگر کوئی کرغس یا بَشکر کھڑا ہو

تو اُنکے مقابلہ مین خوبصورت نظر آئیگا- اگر تاتاری اور ترکی واقعی اسی قسم کے آدمیونکی نسل سے پیدا ہوے ہین تو ہمکو تسلیم کرنا پڑیگا کہ زمانے کے دَور مین ہیمٹائٹ اور ایرین خون کا اُنمین بہت میل ہے-

مگر ہمکو ان بیچارے کلماک لوگون پر اُنکی بھدی اور بھونڈی قطع خلقی کے سبب سے ناانصافی کے ساتھ یہ سختی نہ کرنی چاہیے کہ اُنکے چال چلن کو برا کہین- جیسے وہ نظر آتے ہین کہ انسانیت سے خارج ہین ویسے اصل مین نہین ہین- جو لوگ اُنمین رہے تھے انھون نے مجھے یقین دلایا تھا کہ وہ لوگ بہت بڑے ذکی الطبع ہوتے ہین خصوصاً اُن امور مین جو مویشی سے متعلق ہین- اور گو اُنمین مویشی کی چوری کرنے اور ایسی ایسی اور ابتدائی حالت انسانی کی عادتین ہین جو زیادہ تر شایستہ سوسائٹی مین جائز نہین رکھی جاتین تاہم اُنمین عمدہ عمدہ صفات انسانی بھی موجود ہین- تھوڑا ہی زمانہ ہوا کہ اس ملک مین ایک چوتھا فرقہ چوپانی تھا یعنی نوگئی تاتاری- وہ شمال بحر ازاف کے میدانون مین رہتے تھے مگر اب وہان نہین پائے جاتے- جنگ قریمیہ کے کچھ دن بعد وہ ٹرکی گئے اور اب اُنکی اراضی پر روسیون اور جرمن اور بلغاری اور مانٹی نیگرو لوگون نے آن کر قبضہ کیا اور بسے-

ان چوپانی قومون مین کلماک حال مین آئے اور قابض ہوے ہین- پہلے وہ سترھوین صدی مین آئے تھے اور تعداد کثیر اور عمدہ انتظام اور باہمی اتفاق کے سبب سے عرصے تک لوگ اُنسے خوف کرتے تھے- گزشتہ صدی مین اُنمین بہتون نے اپنے خیمے اُکھاڑ دیے اور سلطنت روس کے شمال مین اپنے قدیم گھرون کو چلے گئے- جو باقی رہ گئے وہ ٹھنڈے پڑگئے اور برابر صلح رہنے اور زبردست روسی گورنمنٹ کے رعب سے اب اُنکا جوش جنگی جاتا رہا- نیپولین کے محاربون مین اُنھون نے جنگی قوت ظاہر کی تھی مگر وہ چندان قابل تعریف نہ تھی- اُنکا ایک ترپ روسی فوج کے ساتھ گیا اور اُنکے بھدے خط و خال اور انوکھے لباس اور ابتدائی زمانے کے سامان حرب سے مغربی یورپ کے باشندون کو حیرت ہوئی- سامان حرب مین اُنکے انوکھے تیر و کمان سب سے زیادہ حیرت خیز تھے-

اور اقوام چوپانی جنکا مین نے بیان ذکر کیا ہے اُن چوپانی گروہون کی بقیہ

نسل سے ہین جنکے پاس سلف سے حال کے زمانے تک جنوبی رُوس کے وسیع میدان تھے۔ ممالک مغربی وشمالی سے جو کسان آباد ہونے آئے تھے اُنمین اور اِن گروہون مین جو لڑائیان ہوئین وہ تاریخ رُوس کے مشہور واقعات مین ہین۔ یہ لڑائیان بعینہ ویسی ہی تھین جیسی قوم رِنگن اور فرنگی فاتح شمالی امریکا مین ہوئی تھین۔

سب نوجوان اور قومی زراعت پیشہ قومون کی طرح روسیون نے ہمیشہ اسکا بڑا میلان طبع ظاہر کیا ہے کہ اپنے ہمسایون کی زمین اور جاگیر پر قابض ہو کر اپنی ملکیت کو وسعت دین۔ شمال اور مشرقی شمال کی جانب اُنھون نے بآسانی اِس میلان طبع سے پورا پورا مطلب نکال لیا کیونکہ اُنھون نے دیکھا کہ اِس ملک کی آبادی بہت کم ہے اور فِنِش قوم کے صلح جو آدمی رہتے ہین اور اگر کوئی اجنبی وہان آن کے بستا ہے تو وہ متعرض نہین ہوتے۔ مگر یہان میدان اِسٹپی مین اُنکے ساتھ اور قسم کا مقابلہ کیا گیا۔ یہ ملک بھی ویسا ہی کم آباد تھا مگر باشندے اور قسم کے آدمی تھے۔ یہ صلح جو زراعت پیشہ نہ تھے بلکہ جنگجو چوپانی جو اپنی چراگاہون پر قبضہ کرنے والے تھے سختی کے ساتھ مقابلہ کرتے تھے اور مویشی کی چوری کرنے اور لوٹ مار کو بڑی لیاقت کا پیشہ تصور کرتے تھے۔ ایک مورخ لکھتا ہے کہ اُنکے حملے لمعۂ برق کا مقابلہ کرتے تھے اور جب واپس جاتے ہین تو ہلکا پن اور بھاری پن دونون لیے ہوے۔ بھاری اِس سبب سے کہ لوٹ مار کے اسباب سے بوجھل ہو جاتے ہین اور سبک اِس سبب سے کہ بڑی تیزی کے ساتھ جاتے ہین۔ وہ صلح اور امن کی زندگی کو بڑی مصیبت خیال کرتے ہین اور اگر جنگ کا عمدہ موقع ملا تو گویا اعلیٰ درجے کی خوش طالعی حاصل ہوئی۔ سب سے بدتر یہ بات ہے کہ موسم بہار مین وہ شہر کی مکھیون سے بھی زیادہ ہو جاتے ہین۔ اُنکی تعداد بیشمار ہوتی ہے۔ ایک اور مورخ کی راے یہ ہے کہ اُنکے قیام کا کوئی مقررہ مقام نہین ہے۔ وہ کل اراضی کو فتح کرنا چاہتے ہین مگر آباد کہین نہین ہونا چاہتے۔ وہ اِدھر اُدھر اُڑتے پھرتے ہین لہذا اُنکو کوئی پکڑ نہین سکتا۔ اُنکے پاس نہ گانون ہین نہ قصبے۔ لہذا اُنکے پکڑنے کے لیے جنگلی جانورون کی طرح شکار کی ضرورت ہوتی ہے اور اُنکو اُن جانورون سے مشابہت تامہ ہے جنکو قدرت نے اپنی عنایت سے بستی سے خارج کر دیا ہے۔ وِنیبَرِی نے ایک فارسی شاعر کا حوالہ دیا ہے کہ اُسنے اِس مضمون کو

کیا خوب کہا ہے جسکا ترجمہ یہ ہے کہ یہ لوگ آتے ہین اور رنج کرتے ہین اور تباہ دیتے ہین اور لوٹ مار کرتے ہین اور قتل عام کرکے چلے جاتے ہین۔

ایک پُرانے روسی مورخ نے اُنکے حملون کی نسبت یون بیان کیا ہے (یہ لوگ دانون اور کھیتون اور گرجاؤن کو جلا دیتے ہین۔ زمین کو بیابان کر دیتے ہین اور ہرے بھرے کھیتون کو دد و دام کا غار بنا جاتے ہین۔ بہت سے آدمیون کو غلام بناتے ہین بعض کو ایذا پہونچاتے اور بعض کو قتل کر ڈالتے ہین یا بھوک اور پیاس کے سبب سے مار ڈالتے ہین۔ روسی قیدی رنج اور تھکاوٹ اور سردی کی شدت اُٹھائے ہوے۔ سر و پا برہنہ۔ غم کے باعث سے چہرہ زرد۔ پانون مین کانٹے چُبھے ہوے۔ اِسطرح پر ایسے ملکون مین مارے مارے پھرتے ہین جنسے وہ واقف نہین ہین اور رو رو کر ایک دوسرے سے کہتا ہے کہ مین فلان قصبے کا رہنے والا ہون اور مین فلان گانون کا باشندہ ہون)۔

اِن خانقاہ نشین مورخون کے ہمزبان ہوکر ہم گمنام اِسلیوؤنک مورخ آیگن سے سُنتے ہین کہ وہ بھی رُوس کے مصیبت زدہ لڑکون کے حال پر روتا ہے اور کہتا ہے کہ رُوس کی زمین مین کسان کی آواز شاذ و نادر ہی سُنائی دیتی ہے اور گِدون کی آواز اکثر آتی ہے کہ مقتولین کی لاشون پر آپس مین لڑ رہے ہین اور جنگلی کوے اِس شکار پر جاتے ہوے کائون کائون کرتے ہین۔ زراعت پیشہ لوگون اور وحشی چوپانی قومون مین اِس قسم کی لڑائی کئی صدی تک ہوا کی اور کبھی کوئی جیتا کبھی کوئی۔ ابتدا ابتدا مین نوآبادی کرنے والے زراعت پیشہ لوگ جلد جلد بڑھے اور میدان اِسٹیپی کے ایک بہت بڑے حصے پر قابض ہو گئے مگر تیرھوین صدی مسیحی مین اُنکی قسمت نے پلٹا کھایا اور کُل ملک کو چوپانی قومون نے فتح کر لیا۔ پس ایک معنی کرکے کہ سکتے ہین کہ خوانین تاتار دو سو برس سے زیادہ رُوس کے حکمران رہے۔ چونکہ تاتاریون کی فتوحات کی نسبت مین بالتشریح بیان کرنے والا ہون لہذا ایک علٰحدہ باب مین اُنکا ذکر کرونگا۔

باب سترھوان

تاتاریون کی حکومت

فتح ۔ چنگیز خان اور اسکی رعایا ۔ سلطنت مانگول ۔ گولڈن ہورڈ ۔ تاتاریون کی عملداری کے اصل حالات ۔ مذہبی خیالات مین تعصب نہین ہے ۔ تاتاریون کی حکمرانی کا طرز ۔ شاہزادگان منیع المکان ۔ شہزادگان ماسکو ۔ تاتاریون کی حکمرانی کا اثر ۔

تاتاریون نے جو حملہ کیا تھا اُسکے نتائج ظاہری و باطنی دلچسپ ہین ۔ صرف اسی سبب سے نہین کہ قدیمی حالات ہین بلکہ اس سے بھی کہین زیادہ دلچسپ ہین ۔ زمانہ موجودہ کے روسیون کے قومی چال چلن اور اصلی حالت کی بہت سی خاص خاص باتون کو لوگ فرقہ مانگل کے میل جول کے اثر پر عموماً محمول کرتے ہین ۔ اور بعض مورخ ہمکو یہان تک یقین دلاتے ہین کہ جن لوگون کو ہم روسی کہتے ہین وہ اصل مین تاتاری ہین ۔ اور یورپین شائستگی نے انکو کسی قدر جلا دیکر ذرا انکا طرز بدل دیا ہے ۔ ایسی حالت مین بہتر ہوگا کہ ہم یہ امر دریافت کرین کہ تاتاریون کی سلطنت اصل مین کون تھی اور روسیون کے قومی چال چلن اور تاریخی ترقی پر اُس سے کہان تک اثر پہونچا ۔ اگر مین اس بحث مین وہ پورے پورے حالات نہ لکھ سکونگا جو ضروری ہین تو بھی مین کسی قدر کوشش کرونگا کہ چند موجودہ مغالطون اور غلط فہمیون کو دور کردون جنپر اکثر لوگ اعتبار کرلیتے ہین ۔

فتح کا حال مختصر طور پر بیان کیا جاتا ہے ۔ ۱۲۲۳ء مین فرقہ پلافسٹی کے سردارون مستسلاف بہادر شہزادہ گلیشیا کے پاس سفیر بھیجے کہ اسکو اس امر کی اطلاع دین کہ انکے ملک پر تاتار نام کے اک قوی اور ظالم غنیم نے جنوب و شمال سے حملہ کیا ہے ۔ یہ لوگ

دیکھنے مین عجیب قطع کے معلوم ہوتے ہین۔ اُنکے چہرے گندم رنگ ہین۔ آنکھین چھوٹی چھوٹی۔ ہونٹھ بھدے۔ شانے چوڑے اور بال سیاہ ہین۔ پلافنٹی ایک چوپانی قومون مین سے تھے جو میدان اِسٹپی مین صحرا نوردی کرتے تھے اور جو جنوب کے روسیون سے لُٹیرے پن کے ساتھ جنگ کیا کرتے تھے۔ سفیرون نے کہا کہ آج اُنھون نے ہمارا مُلک لے لیا ہے کل وہ آپکے مُلک پر قابض ہو جائینگے اگر آپ ہمکو مدد نہ دینگے۔

مِسٹِسلاف کو غالباً اسمین عذر نہو تا کہ کوئی زور آور وخونخوار قوم فرقۂ پلافنٹی کو نابود کر دے کیونکہ وہ متواتر حملون سے اُسکو بہت ہی دق کرتے تھے مگر یہ دلیل قاطع بخوبی اُسکی سمجھ مین آگئی کہ اُنکے بعد اب میری باری ہوگی لہذا اُسکو مناسب معلوم ہوا کہ اپنے ہمسایہ جنگجو کو مدد دے۔ اِس خطرے کے دور کرنے کے لیے اُسنے قرب وجوار کے شہزادون کو بُلوایا اور اُنسے اصرار کیا کہ نئے غنیم پر جو فوج کشی مین کرتا ہون اسمین میرے شریک ہو فوج کشی کی گئی مگر تباہی اُسکا انجام ہوا۔ دریاے کالکا پر جو ایک چھوٹا سا دریا ہے اور بحر آزاف مین گرتا ہے روسی لشکر نے حملہ آور غنیم سے مقابلہ کیا اور شکست فاش کھائی۔ اِس فتح سے فاتحون کے لیے مُلک کا دروازہ کُھل گیا مگر اُنھون نے اِس فتح سے آگے بڑھنے کا فائدہ نہین اُٹھایا۔ کچھ فاصلے تک بڑھکر وہ دفعتہً پلٹ پڑے اور مفقود الخبر ہو گئے۔

ان ناخوش آیند اجنبیون کی پہلی آمد کا یہ انجام ہوا جسکی امید نہ تھی۔ تیرہ برس بعد وہ واپس آئے اور اِکے ویسی آسانی کے ساتھ اُنسے چھٹکارا انہین ملا۔ ایک بڑی جماعت کثیر نے دریاے یُورال سے عبور کیا اور نافُ مُلک مین دھنس پڑے اور راہ مین خوب لوٹ مار کی۔ گاؤن جلادیے۔ مُلک تباہ کر دیا اور خوب قتل کیا۔ کسی مقام پر اُنسے سختی سے کے ساتھ مقابلہ نہین کیا گیا۔ شہزادون نے ذرا بھی کوشش نہین کی کہ مُلک کے غنیم کے مقابلے کے لیے باہم ملجائین اور ایک دوسرے کے شریک حال ہون۔ قریب قریب کُل خاص خاص شہر جلا کے خاک کر دیے گئے اور باشندے مار ڈالے گئے یا غلام بنا کے لے گئے۔ رُوس کو فتح کرکے وہ مغرب کی جانب بڑھے اور تمام یُورپ مین تہلکہ ڈالدیا۔ اِس کا ہیبت ناک اثر اِنگلِستان تک پہونچا اور مشہور ہے کہ کچھ عرصے تک

ہرنگ مچھلی کی کارروائی مین ساحل بحر مین خلل پڑا۔ مگر مغربی یوروپ اُنکی لوٹ مار سے بچ گیا۔ پولینڈ اور ہنگری اور بلغارستان اور سرویا اور ڈلمیشیا ہوکر وہ جنوبی حصۂ ندی والگا کی طرف واپس آئے اور وہان روسی شہزادے طلب کیے گئے کہ خان فاتح کی خدمت مین شرف حضوری حاصل کرین۔

پہلے پہل روسیون کو اچھی طرح معلوم نہ تھا کہ یہ خونخوار غنیم کون ہے ایک پرانا مورخ مختصراً لکھتا ہے (ہمارے گناہون کے سبب سے اجنبی آدمی ملک مین آگئے۔ کوئی نہین جانتا کہ وہ کون ہین اور کہان سے آئے ہین یا وہ کس قوم اور مذہب کے ہین اُنکو عموماً تاتاری کہتے ہین مگر بعض آدمی اُنکو ٹاؤرمن اور بعض چنگیزی بھی کہتے ہین۔ واللہ اعلم اصل مین وہ کون ہین یا شاید اُن عقلا کو معلوم ہو جنھون نے مطالعہ کتب خوب کیا ہے) اب سنیے کہ مطالعہ کتب کرنے والے جو عقلا سمجھے جاتے تھے وہ ان تاتاریون کو بت پرست قوم تصور کرتے تھے جنھون نے توریت کے زمانے مین خدا کے مقبول بندون کو دق کیا تھا۔ بعض کا خیال تھا کہ یہ اُن لوگون کی نسل سے ہونگے جنکو گڈین نے نکالدیا تھا اور جنکی نسبت ایک متبرک بزرگ دینی نے پیشین گوئی کی تھی کہ وہ آخری زمانے مین آن کر تمام دنیا کو مشرق سے دریاے فرات تک اور دریاے دجلہ سے بحر اسود تک فتح کرلینگے۔

کیا اچھی بات ہے کہ بنی نوع انسانی کی نسبت ایسے مہمل خیالات دوڑانے کی حالت مین اب ہم نہین ہین۔ اکثر یوروپین سیاحون کے بیانات سے جو اُس زمانے مین تاتار گئے تھے اور مختلف مورخین مشرقی کی تحریرون سے ہم اُن وحوش کے حالات خوب جانتے ہین جنھون نے روس کو فتح کرلیا تھا اور مغربی قومون مین تہلکہ ڈالدیا تھا۔

جو جماعت کثیر ایشیا مین مثل سیل روان ہوئی اور وسط یوروپ مین بڑھی اُسکی اصلیت صرف ایک چھوٹی سی چوپانی قوم تھی جو شمال چین کے ایک کوہستانی ملک مین دریاے آمور کے منبع کے پاس رہتی تھی۔ یہ قوم قرب وجوار کی اقوام سے نہ زیادہ جنگ آور تھی نہ زیادہ خوفناک۔ مگر بارھوین صدی کے اختتام کے قریب اسمین ایک آدمی پیدا ہوا اُسکے اور اُسکے ہمراہیون کی نسبت اُس عصر کے ایک چینی مورخ نے مختصر سے حالات

لکھے ہین کہ اُس شخص کا قد دیو کا سا تھا۔ پیشانی چوڑی داڑھی لمبی تھی۔ اور بہادری کے لیے مشہور تھا۔ اُسکی رعایا کی نسبت لکھا ہے کہ اُنکے چہرے چوڑے اور چپٹے اور جو مغز اور رُخساروں کی ہڈی اُبھری ہوئی۔ اُنکی آنکھون کے اوپر کی پلک نہین تھی۔ داڑھی اور موچھون کے بال بہت ہی کم اور دیکھنے مین بہت ہی بُرے معلوم ہوتے تھے۔ یہ گراںڈیل دیوزاد آدمی چنگیز خان تھا۔ اُسنے گرد و نواح کی قومون کو فتح کر کے اپنے لشکر مین شامل کر لیا۔ اور اُنکی مدد سے شمالی چین کا ایک حصۂ عظیم فتح کر لیا۔ اور اپنے ایک جنرل کو سلطنت رُوس کے زیر نگین لانے کے لیے چھوڑ کر وہ اپنی فوج کو مغرب کی جانب اِس اولوالعزمی کے حوصلے سے لیکر چلا کہ تمام دنیا کو فتح کر لے۔ وہ کہا کرتا تھا کہ آسمان پر صرف ایک ہی خدا ہے لہذا زمین کا بھی صرف ایک ہی حکمران ہونا چاہیے۔ اور اُسکو حوصلہ تھا کہ مجھی کو تمام طبقات زمین کا حکمران ہونا چاہیے۔

جو یُورپین لشکر اپنے ملک سے ممالک غیر اور جنگجو مقامون مین یورش کریگا اُسکی قوت اور اُسکا وجود ضرور کم ہوتا جائیگا۔ مگر چنگیز خان کے لشکر کو اُس ملک مین جہان وہ گیا ایسا امر وقوع مین نہین آیا۔ اُسکے ساتھ گلہ اور خیمے اور دنیا بھر کا اسباب تھا۔ اور جنگی کارروائی کا کوئی خاص مقام نہ تھا۔ اصل یون ہے کہ وہ لشکر ہی نہ تھا بلکہ بہت سے آدمی ایک مقام سے دوسرے مقام پر حس و حرکت کرتے تھے۔ میدان اِسٹیپی کی گھانس سے مویشی پلتے تھے اور مویشی سے سپاہ کو رزق بہم پہونچتا تھا۔ اور اِس سیدھے سادے کمسریٹ کے انتظام کے لیے یہ امر ضروری نہ تھا کہ روانگی کے مقام سے خط کتابت رکھتے۔ تعداد مین کم ہونے کے عوض جماعت مذکور جون جون آگے بڑھتی گئی تعداد مین بھی زیادہ ہوتی گئی۔ جو جو بانی قومین اُسکو راستے مین ملین اُنمین اِس قسم کے آدمی تھے کہ جہان پینے کا پانی اور چراگاہ مل گئی اُسی کو اُنھون نے گھر سمجھ لیا اور اِس حملہ آور لشکر مین شامل ہونے کے لیے اُنکو زیادہ رغبت دلانا ضرور نہ تھا۔ اِس خوفناک آلۂ حصول فتح کے ذریعے چنگیز خان نے ایک سلطنت عظیم الشان قائم کر لی جو کوہ کارپیتھین اِنشیا کے مشرقی ساحل اور بحر آرٹک سے کوہ ہماچل تک پھیلی تھی۔ اگر اُسکا یہ خیال کہ ساری دنیا کا

حکمران ہو جائیگا ۔ بھی پورا ہوا تو اُسکو یہ فخر تو ضرور تھا کہ تمام عالم مین ایسا کوئی آدمی نہین ہے جسنے تن تنہا اِسقدر وسیع وعظیم سلطنت پر حکمرانی کی ہو۔

چنگیز خان صرف ظالم وسفاک ہی نہ تھا۔ اِسکے ساتھ ہی وہ دُنیا کے بہت بڑے اور نامی ناظمان مُلک مین سے تھا۔ مگر اِس خداداد قابلیت نظم ملکی سے وہ معجزے نہین دکھا سکتا تھا یعنی وہ بات نہین کر سکتا تھا جو محالات مین سے ہے۔ اُسکی سلطنت عظیم الشان فتوحات سے قائم ہوئی تھی اور اُسمین بہت سے مختلف قومون کے آدمی تھے۔ تنظیم وتنسیق سلطنت کے اصول سے قائم نہین ہوئی تھی لہذا عرصے تک نہین رہ سکتی تھی۔ اُسی نے یہ سلطنت قائم کی اور اُسی کے ساتھ اُسکا خاتمہ ہو گیا۔ اُسکی وفات کے کچھ دن بعد تک اُسکی کسی اولاد نے سرداری کا دبدبہ برقرار رکھا اور اُسکی حکومت کو اُسکے ماتحتون نے برائے نام قائم رکھا۔ مگر مختلف مقامون کے ماتحت حکمرانون نے اِس حکومت سے اپنے کو جلد جلد آزاد کرنا شروع کیا اور اپنے بانی مبانی کی وفات کے نصف صدی کے اندر ہی اندر عظیم الشان سلطنت مُنگل کی یہ وقعت رہگئی کہ صرف جغرافیے مین اُسکا ذکر آتا تھا۔

گو یہ سلطنت تباہ ہو گئی مگر مشرقی یُورُپ کا خطرہ کسی طرح اُسکے تباہ ہونے سے جاتا نہین رہا۔ آزاد اور خود مختار جماعتین اِس سلطنت سے کچھ کم خوفناک نہ تھین۔ چنگیز خان کے ایک پوتے نے روسی سرحد پر ایک نئی سلطنت قائم کی جسکا نام عموماً کپچَک (یعنی جماعت طلائی) مشہور ہے۔ اور اُسنے جنوبی حصۂ دریاے وَالگا پر اپنا دارالسلطنت بسایا جسکا نام سراے تھا۔ اِس دارالسلطنت کا اب پتا بھی نہین ہے یہان تک کہ اِسمین بھی شک ہے کہ وہ کس جگہ پر واقع تھی۔ ایک سیاح نے پندرھ۱۵ صدی مین یہ شہر دیکھا تھا۔ اُسکا بیان ہے کہ (یہ ایک بہت بڑا اور آباد اور خوشنما شہر تھا اِسمین بہت سی مسجدین تھین اور عمدہ عمدہ بازار اور چوڑی چوڑی سڑکین جنمین مصر۔ سیریا۔ بابل وغیرہ ملکون کے تجار رہتے تھے۔ اِسی مین وہ خوانین رہتے تھے جنھون نے دو۲ صدی تک رُوس پر حکمرانی کی تھی)۔

رُوس کے فتح کرنے مین تاتاریون کی یہ خواہش نہ تھی کہ زمین پر قابض ہو جائین

یا یہ کہ وہان کا انتظام مدنی اپنے ہاتھ مین لین - وہ زمین نہین چاہتے تھے بلکہ جائداد منقولہ جسکو وہ بغیر اسکے کہ اپنے چوپانی اور مویشی پیشہ طرز معاشرت کو چھوڑ دین کام مین لا سکتے - بس اُنھون نے رُوس مین رسد حاصل کرنے کا وہی طریقہ اختیار کیا جو اور ملکون مین استعمال کیا تھا جیسے ہی اُنکی حکومت حسب ضابطہ قائم اور مسلم ہو گئی اُنھون نے ملک مین اپنے ہان کے افسرون کو روانہ کیا کہ باشندون کا شمار کرین اور آبادی کے مطابق خراج وصول کرین - رعایاے رُوس کے لیے یہ بڑا سخت بار تھا - نہ صرف اس غصے سے کہ رقم کثیر طلب کی گئی تھی بلکہ جس طرز پر وہ رقم وصول کی جاتی تھی وہ بھی بار عظیم تھا ٹکس جمع کرنے والون کی سخت گیری اور ظلم سے جابجا بلوہ ہو گیا اور جب کبھی کہین بلوہ ہوا تو بلوہ کرنے والون کو بیشک سخت سزا دی گئی - مگر کبھی عام طور پر فوج کے ذریعے سے ملک کا قبضہ نہین کیا گیا اور نہ اراضی پر قبضہ کیا گیا لہذا موجودہ طرز تمدن ملکی مین خلل نہین واقع ہوا - حال کا طریقہ جو صوبجات مفتوحہ کے ساتھ برتاؤ کرنے کا ہے اُس سے تاتاری بالکل ناواقف تھے - خوانین کو کبھی ذرا بھی اس امر کا خیال نہین ہوتا تھا کہ اپنی روسی رعایا کو تاتاری عادت سکھائین - اُنھون نے صرف شہزادون سے قسم لے لی کہ مطیع و منقاد رہینگے اور رعایا سے کسی قدر خراج کا وعدہ کرا لیا - قوم مفتوح کی زمین ہمیشہ اُسی کے قبضے مین رہی اور زبان اور مذہب اور عدالتین اور اُنکے کل کارخانے اور امور کاروبار بدستور اُنھین کی راے پر قائم رہے -

تاتاریون کی عملداری کا طرز اُنکی اس حکمت عملی سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے جو اُنھون نے کلیساے مسیحی کی نسبت قائم کی تھی - فتح کی نصف صدی بعد تک تاتاریون کا مذہب بدھست اور بُت پرستی سے ملا ہوا تھا اور آتش پرستی کی علامتین بھی ظاہر ہوتی تھین - اُس زمانے مین عیسائی مذہب کا بھی یون ہی سا چرچا تھا - خان اعظم نے اپنے مسکن کے قریب ایک عیسائی گرجا بنوا دیا اور اُسکا ایک جانشین کُوبِلَئی مذہب عیسائی کی تقریب عشاء ربانی مین علانیہ طور پر شریک ہوتا تھا - ۱۲۶۱ع مین گولڈن ہورڈ کے خان نے روسیون کو اجازت دی کہ اپنی دار السلطنت مین ایک گرجا اور پادری کے قیام کا

مقام بنائین۔ اور اُسکے خاندان کے کئی آدمیون نے عیسائی مذہب اختیار کرلیا۔ اُنہین سے ایک شخص نے خانقاہ تعمیر کی اور رُزوین کا فقیر مرتاض ہو گیا۔ پادری لوگ ٹکس سے بری کر دیے گئے اور جو فرمان اُنکو عطا کیے گئے تھے اُنہین صاف صاف بیان کر دیا گیا تھا کہ اگر کوئی روسی مذہب کے خلاف اُسکی توہین کریگا تو قتل کیا جائیگا۔ چند دنون کے بعد گولڈن ہورڈ نے اسلام قبول کیا مگر اسکے سبب سے خوانین نے اپنی حکمت عملی نہین بدل دی۔ وہ پادریون کے ساتھ برابر رعایت کرتے رہے اور جو حفاظت اُنکی کی گئی وہ عرصے تک یادگار رہی۔ بہت سی نسلون کے بعد جبکہ جائداد کلیسائے مسیحی کو خودرائے حکام وقت نے دھمکی دی کہ چھین لیجائیگی تو ضدی پادریون نے شہنشاہ رُزوین کی حکمت عملی کا تاتاریون کی حکمت عملی سے مقابلہ کیا اور نتیجہ نکالا کہ گو زار عیسائی ہے اور تاتاری ناخداشناس تاہم تاتاریون کی عملداری مین مذہب کے ساتھ بڑی رعایت کیجاتی تھی۔

پہلے پہل فاتح اور مفتوح قومون مین باہم ایک دوسرے کا بھروسا کم تھا شہزادے دلی خواہش سے منتظر تھے کہ موقع پائین تو اطاعت کا بوجھ کاندھے سے گرادین جو زہر معلوم ہوتا تھا۔ رعایا ٹکس جمع کرنے والون کی سخت گیری اور ظلم سے حیران تھی۔ خوانین بڑی خبرداری سے بلوے کو روکے رہتے تھے اور دھمکی دیتے تھے کہ اگر ہماری حکومت کی توہین کیجائیگی تو ہم ملک کو ستیاناس کر دینگے۔ مگر رفتہ رفتہ باہمی خصومت اور بداعتقادی بہت کم ہوتی گئی۔ شہزادون کو رفتہ رفتہ معلوم ہوا کہ مقابلہ کرنے کی کل کوششین بیکار ہونگی لہذا اپنی نئی حالت پر قناعت کی بعوض اسکے کہ خوانین کی حکومت سے نکلنے کی کوشش کرین انھون نے یہ کوشش کی کہ اُسکی نظر مین جچین۔ اس امید سے کہ اُسکے ذریعے سے اُنکے ذاتی فوائد کو ترقی ہوگی اس غرض سے وہ تاتاریون کے سردار کے پاس اکثر جایا کرتے تھے اور اُسکی بیوی اور مصاحبون کو بیش بہا تحائف دیا کرتے تھے۔ اُس سے فرمان حاصل کرتے جنکے روسے اُنکی حکومت قائم ہوئی تھی اور کبھی کبھی اُسکے خاندان مین شادی بیاہ بھی کرتے تھے۔ اسطرح بر

جو رعایت اُنکے ساتھ کیجاتی تھی اُس سے بعض شہزادے یہ مطلب نکالتے تھے کہ اپنی قوم کے ہمسایہ شہزادون کی جائداد مقبوضہ پر اپنا تصرف کرلیتے تھے اور بلا تامل تاتاری گروہونکو اپنی مدد کے لیے بلواتے تھے۔ اِسکے معاوضے مین خوانین اپنے ماتحت سردارون پر بہت زیادہ بھروسا کرتے تھے۔ اُنکے سپرد ٹکس جمع کرنے کا کام کردیا تھا۔ اپنے افسرون کو جو رعایا کی آنکھون مین ہمیشہ کھٹکتے تھے واپس بلا لیا۔ اور صوبجات ماتحت کے اندرونی امور مین دخل دینے سے اجتناب کرتے تھے بشرطیکہ خراج برابر ادا ہوتا جائے۔ الغرض شہزادے مثل خوانین کے لفٹننٹون کے کام کرتے تھے اور اُنمین کسی قدر تاتاری خو بو بھی آگئی اُنمین سے بعض نے اِس حکمت عملی کو اسقدر وسعت دی کہ رُوس کے باشندون نے لعن طعن کرنا شروع کی کہ تاتاریون کو وہ لوگ درجۂ اعتدال سے زیادہ عزیز رکھتے ہین اور اُنکو انتہا سے زیادہ زمین اور روپیہ اور ہر قسم کا اسباب دیتے ہین۔

اگر گولڈن ہورڈ کے خوانین عاقبت اندیش اور دوربین مدبّر ہوتے تو وہ عرصے تک رُوس مین حکومت کا ڈنکا بجاتے۔ مگر اصل مین اُنھون نے ظاہر کیا کہ مدنی قابلیت اُنمین بہت ہی کم ہے۔ اُنھون نے صرف یہ کوشش کی کہ ملک سے اِسقدر خراج وصول کرین جسقدر وصول ہوسکے مگر اور خیالات بلند پر نظر نہین ڈالی۔ اور اِس سخت کوتاہی فہم کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُنھون نے اپنے ہاتھون پونشکل تباہی ڈالی۔ بعوض اِسکے کہ کُل روسی شہزادون کو ایک درجے پر رکھین اور اِس ذریعے سے اُن سب کو مساوی طور پر کم طاقت کردین وہ اُنکو ہمیشہ رشوت دیتے تھے یا شہزادگان مطیع مین سے بعض کو اورون پر صریح ترجیح دیتے تھے۔ اوائل مین یہ ترجیح صرف خطاب شہزادۂ عظیم الشان سے ظاہر کیجاتی تھی مگر جن شہزادون کے ساتھ یہ رعایت کی گئی تھی اُنھون نے بہت جلد اِس خالی خولی خطاب سے اپنی سطوت حاصل کی اور ناز کرنے لگے کہ ہمکو وہ استحقاق حاصل ہے کہ گولڈن ہورڈ سے بخط راست خط کتابت کیا کرتے ہین یہ کسی کو نہین حاصل ہے۔ اُنھون نے چھوٹے چھوٹے شہزادون کو مجبور کیا کہ خراج تاتاری ہمکو ادا کرین۔ اگر چھوٹے چھوٹے شہزادون مین سے کسی نے

یہ درمیانی حکومت نہ مانی تو شہزادہ عظیم الشان ہُوزُڈ کو اطلاع دیتے کہ فلان شہزادے خراج نہین ادا کرتے اور باغی ہو گئے لہذا وہ پامال جفا ہوتے تھے۔ اس جُرم پر مجرم عدالت العالیہ مین طلب ہوتا تھا یہان قانونی کارروائی بہت ہی سرسری ہوتی تھی اور شہزادہ عظیم الشان کو ہمیشہ یہ ذریعہ حاصل رہتا تھا کہ اپنے خاطر خواہ فیصلہ کرا دین۔

جن شہزادون نے اسطرح پر اپنی قوت بڑھانے کی کوشش کی اُنہین سب سے زیادہ کامیابی شہزادگان ماسکو کو حاصل ہوئی۔ یہ لوگ بہادر نہ تھے اور نہ ایسے تھے کہ انکا اخلاق اور چال چلن بہت برگزیدہ ہو۔ مگر بڑے ہی فطرتی اور چال کے آدمی اور دل کے مستقل تھے اور افعال بد کے نتایج سے ذرا بھی خوف خدا نہین کرتے تھے۔ اُنکو پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ اگر تاتاریون کی بارگاہ مین روپیہ دل کھول کے لُٹائینگے تو ضرور بالضرور رعایت کیجائیگی لہذا گھر پر وہ کفایت شعاری سے رہنے لگے اور جو کچھ روپیہ بچتا تھا وہ ہُوزُڈ کی نذر کرتے تھے۔ اسطرح پر جو مراعات اُنکے ساتھ کی گئین اُنکے برقرار رکھنے کی غرض سے وہ خان کے گھرانے مین شادی بیاہ سے تعلقات اور قرابت پیدا کرنے کے لیے تیار ہو گئے اور اُسکی نیابت مین بسرگرمی کام کرنے لگے۔ جب نوؤگوزڈ نے جہان بڑی شورہ پشتی اور تکبر کے ساتھ سلطنت جمہوری تھی سالانہ خراج دینے سے انکار کیا تو اُنھون نے اُس سرکشی کو دور کیا اور اُسکے سرغنون کو سزا دی۔ اور جب توؤزکے باشندون نے تاتاریون کے خلاف سرکشی کی اور شہزادے کو مجبور کیا کہ اُنسے متفق ہو جائے تو ماسکو کے باشندے تاتاریون کے سردار کی بارگاہ کو دوڑ گئے اور خان سے باغی صوبہ واپس پایا۔ پچاس ہزار تاتاری اُسکی حکومت قائم رکھنے کے لیے دیے گئے۔

اِس طرح سے فطرتی اور متفنی شہزادگان ماسکو نے تاتاریون کو اُسوقت تک انتہا سے زیادہ عزیز رکھا جب تک خان تاتار کی قوت ممتنع المقاومت تھی۔ مگر جب اُسکی قوت کم ہو گئی تو وہ اُسکے رقیب بن بیٹھے۔ جبکہ گولڈن ہُوزُڈ کے (مثل اُس سلطنت عظیم کے جسکا وہ حصہ تھا) ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تو یہ حوصلہ مند شہزادے

زمانے کے مطابق سب کے سب سرغنے بن بیٹھے اور کوشش کرنے لگے کہ آزادی حاصل کرین۔ پہلے اِس کوشش مین کامیابی نہین ہوئی مگر آخر کار اُنھون نے اپنے مُلک کو منحوس تاتاریون کی اطاعت سے آزاد کردیا۔

اِس مختصر بیان مملکت تاتاری سے ناظرین کو بخوبی معلوم ہوا ہوگا کہ اِس سے رُوس مین کسی طرح تاتاری خو بو نہین آئی۔ اصل مین تاتاری کبھی رُوس مین آباد نہین ہوے اور نہ کبھی روسیون کے ساتھ میل جول رکھا جب تک اُنکا نیم کفر اور نیم بودھ کا مذہب قائم رہا تب تک اُنمین کے بعض مشاہیر عیسائی ہوگئے اور رُوس کے اُمرا مین مل گئے مگر جیسے ہی ہنوز ڈ نے مذہب اسلام اختیار کیا ویسے ہی یہ تبدل مذہب روک دیا گیا۔ جسطرح رُوس کے کسانون اور شمال کی فِنِش قومون مین باہم میل جول ہوگیا اور ہوتا جاتا ہے اُسطرح اُن دونون قومون مین کبھی نہین ہوا۔ رُوسی عیسائی رہے اور تاتاری مسلمان۔ اور اُن دونون قومون مین اِس اختلاف مذہب کے سبب سے ایک حد فاصل قائم رہی۔

مگر یہ امر تسلیم کرنا چاہیے کہ تاتاریون کی عملداری سے قوم کی پولٹیکل حالت کی ترقی پر بہت بڑا اور اِستمراری اثر پہونچا۔ گو رعایاے رُوس کی عادات اور طرز معاشرت پر ذرا بھی اثر نہین ہوا۔ فتح کے وقت رُوس مین بہت سے خود مختار صوبجات تھے اور اِن سب کے حکمران رُورِک کی اولاد سے تھے۔ چونکہ یہ صوبے ترتیب کے ساتھ نہین مرتب ہوئے تھے نہ جغرافیے مین کہین ذکر تھا بلکہ صرف مختلف ضلعے یون ہی بن گئے تھے اور شہزادون کے موروثی حقوق کے مطابق منقسم تھے لہذا ظن غالب ہے کہ ہر حالت مین کسی نہ کسی وقت وہ ایک سلطنت مین شامل ہوگئے ہونگے۔ مگر اِسمین شک نہین کہ خوانین کی حکمت عملی سے خود مختار سلطنت قائم ہوگئی۔ اگر مختلف صوبے بغیر اِسکے کہ ممالک غیر کے لوگ دلیل دین باہم مِل گئے ہوتے تو غالبًا ممالک متحدہ مین کچھ نہ کچھ اثر پولٹیکل طرز انتظام کا ضرور باقی رہتا جیسا کہ اُن حصص مُلک مین تھا جو جز و سلطنت تھے۔ یا کوئی ملا جلا طرز گورنمنٹ ہوتا جسمین پولٹیکل طاقت زار اور اُسکی رعایا مین کم و بیش مساوی طور پر منقسم ہوتی۔ اِس اصلی ترقی مین تاتاریون کی عملداری سے

خلل واقع ہوا۔ اور آزادانہ پولیٹکل کی گرماگرمی ٹھنڈی ہوگئی۔ پہلے شاہنشاہان ماسکو خوانین تاتار کی پولیٹکل اولاد سے تھے پرانے آزاد شہزادون کی اولاد سے نہ تھے۔ پس یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ قوت خودمختاری جو گذشتہ چار صدی سے رُوس کی تاریخ مین بڑی ضروری اور مشہور شئے ہے اور جسکے مقابلے کی اور کوئی شئے نہ تھی وہ تاتاریون ہی کی عملداری سے ایک معنی کرکے پیدا ہوئی تھی۔ ناظرین کو اس سے سمجھ مین آجائیگا کہ اس بحث مین صرف یہی لطف نہ تھا کہ زمان سلف کا حال معلوم ہوتا ہے۔ خوانین گولڈن ہورڈ کی ماتحتی مین عیسائیون کی حالت بعینہ ایسی ہی تھی جیسے ٹرکی مین عیسائیون کی آج کل حالت ہے۔ بعد فتح کے کچھ زمانے تک رُوس کی عملداری ویسی ہی رہی جیسے اب بلغارستان کی عملداری ہے۔ آخرکار اُسنے پوری پوری آزادی حاصل کی۔ غرضکہ اسلیوونک کی آزادی مین روسیون نے عرصۂ دراز تک تقدم کیا۔ اسلیوونک اقوام مین سب سے پہلے یہی تاتاریون کے مطیع و منقاد ہوئے تھے اور سب سے پہلے اُنھون ہی نے آزادی حاصل کی۔ وہ اُسکو بھولے نہین ہین اور اگر کوئی حیرت انگیز امر نہین ہے کہ وہ اب اُن اقوام سے ہمدردی کرتے ہین جو اُنکی تقلید کرنے کے ساعی ہین۔ جو شخص مشرقی یورپ کی تاریخ سے واقف ہے وہ اس مقولے کو قبول نہ کریگا کہ روسیون کو بلغاریون اور اہل سرویہ کے ساتھ ہمدردی ہے یہ صرف خیال ہی خیال ہے۔

باب اٹھاروان

کاسک

تاتاریون کے حملے - قرمیہ کا بازار جہان غلام بیچے جاتے تھے - آزاد کاسک - زیپوروزین کا مقابلہ اہل اسپارٹا کی فوج سے - یورال ڈان اور دانگا کے کاسک - سرحدی جنگ - حال کے کاسک - ڈان کے کاسکون مین زمین کا پٹہ - چوپانی قوم کا زراعت پیشہ ہونا - جائداد مجلس دیہی اور نج کی جائداد - بید مارنا -

تاتاریون پر فتح حاصل کرنا آسان کام نہ تھا اور اُنکو راہ راست پر لانا اور اُن کو قانون امن کا سبق دینا اِس سے بھی کہین زیادہ مشکل کام تھا جب اُنکی پولٹکل آزادی جاتی رہی تب بھی عرصہ دراز تک اُنکا چوپانی طرز معاشرت برقرار رہا - اُنھون نے صوبجات گرد و نواح کے زراعت پیشہ باشندون کو بطرح دق اور پریشان کیا جسطرح زمانۂ حال مین مغربی ممالک امریکا کے اُن فرنگیون کو قدیمی باشندگان امریکا پریشان کرتے ہین جو وہان نوآبادی بسکے لیے گئے ہین - اُسوقت مین سب سے زیادہ دقت یہ واقع ہوئی تھی کہ نوغز کی ایک جماعت عظیم نے جو قرمیہ اور بحر اسود کے شمالی میدان اِسٹپی مین رہتی تھی ترکان عثمانیہ کی اطاعت قبول کر لی اور سلطان روم کی رعایا بن گئی لہذا اُنکی فتح سے محفوظ رہی - اُس زمانے مین ترکون کی بڑی خوفناک اور طاقتور قوم تھی اور روسی اِس امر کو جانتے تھے کہ کامیابی کے ساتھ ترکون کا مقابلہ نہین کر سکتے تھے - اور خان قرمیہ کو جب اُسکے شمالی پڑوسی تنگ کرتے تھے تو وہ ہمیشہ قسطنطنیہ سے اعانت حاصل کرتا تھا - خان مذکور کی اُن چوپانی اقوام پر کسی قدر حکومت تھی جو سرحد روس و قرمیہ کے میدان اسٹپی مین صحرانوردی کرتی تھین مگر اُسکی خواہش یہ نہ تھی کہ اُن قومون کی حملہ آوری کے میلان طبع کا

سدباب کرے اور نہ اسقدر طاقت ورتھا کہ ایسا کرسکتا۔ رُوس اور پولینڈ کے ملکون مین جو حملے اُنھون نے کیے تھے اُنسے منجملہ اور فوائد کے ایک فائدہ یہ بھی ہوا کہ غلام اُنکو برابر کثرت سے ملتے جاتے تھے اور شہر کافا سے اور ساحل بحر کی اور بندرگاہون سے سوداگری کا خاص اسباب یہ غلام ہی تھے۔

غلامی کی یہ تجارت ۱۷۸۳ء تک ترقی پر رہی جب رُوسیون نے قریمیہ کو آخرکار فتح کرکے ملحق کرلیا تھا۔ اسکا مفصل حال سولھوین صدی کے ایک لتھوانین مسافر نے چشم دید بیان کیا ہے کہ "ایشیا سے جہازون پر اسلحہ اور کپڑے اور گھوڑے قریمیہ کے تاتاریون کے لیے لائے جاتے ہین اور یہان سے غلام لادکر لیجاتے ہین صرف اسی قسم کی سوداگری کے واسطے قریمیہ کے بازار مشہور ہین۔ غلام رہن رکھے جاتے ہین اور بطریق تحفہ بھیجے جاتے ہین اور خریدے بھی جاتے ہین۔ اور ہر شخص جسکے پاس کسی قدر مقدرت بھی ہے یہی کاروبار کرتا ہے۔ اگر کسی شخص کو کپڑے یا ہتھیار یا گھوڑے کی خریداری منظور ہوا اور اسوقت اُسکے پاس کوئی غلام نہ موجود ہو تو وہ اشیاے مطلوبہ قرض خریدتا ہے اور باضابطہ وعدہ کرلیتا ہے کہ فلان وقت تک ہماری قوم کے اسقدر آدمی دیگا۔ اُسکو یقین ہوتا ہے کہ وقت مقررہ تک وہ اسقدر آدمی بہم پہونچا سکے گا۔ یہ وعدے ہمیشہ ٹھیک ٹھیک وقت پر پورے کیے جاتے ہین گویا جو لوگ وعدہ کرلیتے ہین اُنکے صحن مین ہماری قوم کے لوگ ہمیشہ بکری کے لیے موجود رہتے ہین"۔ ایک یہودی مہاجن نے جو ٹارس کے پھاٹک پر بیٹھا ہمیشہ دیکھا کرتا تھا کہ ہمارے بیشمار ہم وطن قید کرکے بھیجے جاتے ہین اُسنے ہمسے دریافت کیا کہ "کیا آپ کے وطن مین اب بھی لوگ موجود ہین۔ یہ اتنے آدمی آتے کہان سے" یہ جو قیدی بڑے قوی ہوتے ہین اُنکی پیشانی اور رخسارے داغے جاتے ہین اور ہتھکڑیان اور بیڑیان پہنائی جاتی ہین اور تمام دن اُنسے سخت مشقت لی جاتی ہے اور شب کو تیرہ و تار کوٹھریون مین بند کردیے جاتے ہین۔ سدرمق کے لیے اُنکو بمقدار قلیل غذا دیجاتی ہے جسمین خاص کر مردہ جانورون کا متعفن گوشت ہوتا ہے جسمین کیڑے بلبلاتے ہین جس سے کتے تک کو نفرت ہو۔ عورتین جو بہت نازک ہوتی ہین اُنکے ساتھ اور ہی قسم کا برتاؤ

کیاجاتا ہے۔ یہین جوگا اور بجاسکتی ہین اُنسے یہ کام لیاجاتا ہے کہ دعوتون مین مہمانون کا دل بہلائین جب غلام بکنے کے لیے بازار بھیجے جاتے ہین تو اُنکی ایک سیدھی قطار بنائی جاتی ہے بعینہ جیسے مرغابیون کی قطار ہوتی ہے۔ اُنکی قطار ایک ایک درجن کی بنتی ہے اور گردن مین زنجیر ڈالی جاتی ہے اور وہان اُنکا نیلام کیاجاتا ہے نیلام کرنیوالا آواز بلند کہتا ہے کہ "یہ نئی کھیپ ہے۔ یہ سادہ مزاج ہین۔ شریر نہین ہین حال مین سلطنت پولینڈ کی رعایا سے پکڑے گئے ہین۔ روس سے نہین آئے ہین" روسی دغاباز اور متفنی ہوتے ہین لہذا غلامان قوم روس کے دام کم لگائے جاتے ہین۔ اِس قسم کے اسباب تجارت کی قیمت قرمیہ مین بڑی صحت کے ساتھ تشخیص ہوتی ہے۔ تجار ممالک اجنبیہ بہت گران نرخ پر اُنکو خریدتے ہین تاکہ اُنکو سیاہ رنگ کی اقوام مثلاً سیرین اور فارسی اور ہندی اور عرب اور اہل سیریا اور اہل اسیریا کے ہاتھ اور بھی گران قیمت پر فروخت کرین۔ خریداری کے وقت دانتون کی جانچ کی جاتی ہے تاکہ دیکھین کہ وہ خراب رنگ کے تو نہین ہین اور بتیس دانتون سے کم تو نہین ہین۔ اُسکے ساتھ ہی جسم کے اور اعضا بھی بہت اچھی طرح سے جانچے جاتے ہین۔ اور اگر کوئی مسّا یا پھوڑا یا زخم یا اور کوئی پوشیدہ عیب ظاہر ہوتا ہے تو خرید فروخت موقوف کردی جاتی ہے مگر باوصف اِن تحقیقاتون کے بھی چالاک بردہ فروش اور دلّال خریدارون کو اکثر دھوکا دے ہی جاتے ہین جب اُنکے پاس قیمتی غلام اور لونڈیان ہوتی ہین تو پہلے اُنکو موٹا تازہ کرلیتے ہین پھر بیچتے ہین۔ ریشم کے کپڑے پہناتے ہین اور اُنکے رخسارون پر پوڈر اور غازہ لگاتے ہین تاکہ زیادہ دامون کو بکین۔ کبھی کبھی ہماری قومون کی دوشیزگان حسینہ وجمیلہ سونے مین تُل کے بکتی ہین۔ یہ کاروبار اُس جزیرہ نما کے کل شہرون مین ہوتا ہے۔ مگر کافا مین خاص کر اُسکی کثرت ہے۔

میدان اِسٹپی کی زراعت پیشہ آبادی کو ان چور اور مویشی چُرانے والے اور بچّون کے بھگالے جانے والے ہمسایون سے بچانے کے لیے زارِ روس اور شاہان پولینڈ نے قلعے تعمیر کرائے تھے اور اُنین کٹہرے لگائے تھے اور دکھائیان

کھودی تھین اور جنگی ناکون کا سلسلہ برابر رہتا تھا۔ اِس ناکے کی فوج مین کاسک سپاہی تھے۔ مگر یہ وہ کاسک نہ تھے جو تاریخ اور معرکون مین مشہور ہین۔ اصل کاسک سرحد کے باہر اُس مقام پر تعینات رہتے تھے جہان جنگ کا احتمال تھا اور جو مقام دو مخالف قومون کے درمیان مین واقع ہوتا تھا وہان یہ فوجی گروہ خود مختار رہتا تھا۔ ہر دریا پر جو جانب جنوب بہتا تھا۔ مثلاً نیپر۔ ڈان۔ وانگا۔ یا یُورل پر ان آزاد کاسکون کے دستے رہتے تھے اور کوئی شخص چاہے عیسائی ہو یا تاتاری اُنکی عملداری سے بلا اجازت جانے نہین پاتا تھا سرکاری اصطلاح مین وہ روسی کہلاتے تھے اور وہ اپنے کو پکّے عیسائی مشہور کرتے تھے۔ اور باستثنائے سپاہ متعینہ دریاے نیپر کے باقی سب اپنے کو جان نثار رعایاے زار کہتے تھے مگر اصل مین وہ اسکے برعکس تھے گو پیدائش اور نسل اور زبان اور ہمدردی کے لحاظ سے وہ روسی تھے۔ مگر چونکہ تاتاریون کی عورتون کو زبردستی بھگا لیجایا کرتے تھے لہذا اُن مین تاتاریون کا خون ملگیا تھا۔ گو عیسائی مذہب کے پیرو تھے اور اسلام سے نفرت کرتے تھے مگر مذہب سے اُنکو کچھ ایسا سروکار نہ تھا اور پادریون کے احکام کی پابندی نہین کرتے تھے۔ یہ دقّت سے بیان کیا جاسکتا ہے کہ اُنکا پولیٹکل درجہ کیا تھا گو وہ زار کی اطاعت اور خیرخواہی کا اظہار کرتے تھے تاہم زار کے حکم کی پابندی کو وہ ضروری نہین سمجھتے تھے سواے اِسکے کہ اُنکے خاص آرام کے مطابق کوئی حکم نافذ ہو۔ یہ امر قابل قبول ہے کہ زار بھی اُنسے اسی طور پر پیش آتے تھے۔ اپنے مطلب کے وقت وہ خیرخواہ رعایاے زار بنجاتے تھے اور جب اُنسے شکایت کی جاتی تھی کہ تم ترکون کی عملداری مین یورش کیا کرتے ہو تو وہ کہتے تھے کہ ہم کچھ تمھاری رعایا نہین ہین فراری اور قزاق ہین۔ سلطان ہم کو اپنی مرضی کے موافق سزا دے لے گا۔ مگر اسکے ساتھ ہی یہ بھی تھا کہ ان فراریون اور قزاقون کو ماسکو سے آلات حرب اور گولہ بارود وغیرہ دیا جاتا تھا اور حال کے کاغذات مطبوعہ سے اسکا بخوبی ثبوت ملتا ہے۔ سترہ صدی کے وسط تک دریاے نیپر کے کاسکون کو شاہان پولینڈ سے ایسا ہی تعلق تھا مگر اس زمانے مین اُنھون نے پولینڈ کی اطاعت چھوڑ دی اور زار روس کی رعایا ہوگئے۔

اِن نیم آزاد فوجی گروہون مین جنوبی اور مشرقی جنوبی سرحد مین ایک حد سلسلہ وار بن گئی تھی سب سے زیادہ مشہور فرقہ زَیپُورُو وِیَنْ متعینہ نِیپَرْ اور دریاے ڈَانْ کے کَاسَکْ تھے -

زَیپُورُووِیَنْ کا خاص مقام قیام یعنی دار السلطنت دریاے نِیپَر پر ایک خیمہ جنگی تھا اِس مقام کے نیچے جہان دریا کے کنارے پر ایک سلسلہ کوہ واقع ہے اور کئی دھارے تیزی سے چلتے ہین - اِپٹی سے اُس مقام پر پہونچتے ہوے مسافر کو پہلے ایک بازار ملتا ہے جس مین یہودی سوداگرون کی بہت بڑی آبادی ہے - اِس بازار کے آخری حصے پر ایک مَنار ہے جسمین قلعہ بندی کی ہوئی ہے - ایک بڑا جنگی پھاٹک ہے اور اُسکے اُس جانب کو ایک کشادہ اور کُھلا ہوا میدان ہے اور اَڑتیس ۳۸ بڑے بڑے چوبی مکانون سے گھرا ہوا ہے - ہر ایک چوبی مکان مین کَاسَکُوْن کا ٹُرُپْ رہتا ہے جسمین کبھی کبھی چھ چھ سو سپاہی تک ہوتے ہین - یہ مکانات چوبی صرف بڑے بڑے کمرے ہین جنمین اسباب اور فرش فروش یون ہی سا رہتا ہے - دِن کے وقت ٹُرُپْ کے سپاہی ملکے کھانا کھانے کے لیے اِس مقام پر جمع ہوتے ہین اور وہین شب کو زمین پر سوتے ہین - کُھلے ہوے میدان مین سردار کے انتخاب سالانہ اور رفاہ عام کے متعلق ضروری امور کی بحث کے لیے عام مجلسین منعقد ہوتی ہین - اِن مجلسون مین ہمیشہ بڑا غل مچتا ہے اور بعض اوقات خونریزی اُسکا انجام ہوتا ہے کیونکہ فرقہ زَیپُورُوْ وِیَنْ کے لوگ غصہ کے روکنے کے عادی نہین ہین - اگر دوست یا دشمن نے کوئی گالی دی تو معًا لڑ پڑتے ہین معمولی وقت صلح مین یہان کَاسَکُوْنْ کے چھوٹے چھوٹے گروہ گشت کیا کرتے ہین اکثر اوقات نشے کی حالت مین ہوتے ہین اور اپنی تنبا کو پینے کی نَے لیے ہوتے ہین - اور اکثر اوقات سُستی کے ساتھ پڑے دھوپ کھایا کرتے ہین - اور کبھی مچھلی پکڑنے کی فصل کی نسبت گفتگو کرتے ہین - کبھی تجویز کرتے ہین کہ چل کے فلان تاتاری گانؤن مین ڈاکہ مارین - اِس میدان کے اُس طرف جسکو چوک کہہ سکتے ہین ایک محصور مقام پر سرکاری خزانہ اور سردار کے رہنے کی عمارت تھی - یہ ایک چھوٹا سا چوبی مکان اوسط درجے کا تھا

اور ایک گرجا گھر تھا - ان محصور مقامون مین عورتون کو آنے کی اجازت نہ تھی -
زیپوروژوین کے انتظام جمہوری کو بعض اوقات لوگ قدیم اِسپارٹا سے مقابلہ کرتے ہین اور بعض اوقات زمانہ اوسط کے طبقات جنگی سے - مگر اصل مین جمہوری انتظام مذکور بالکل مختلف قسم کا تھا - اِسپارٹا مین امرانے غلامون کی ایک بڑی آبادی کو اپنا مطیع کرلیا تھا اور خود بھی ہمیشہ مینجنسٹریٹون کی سخت تنبیہ اُنپر رہتی تھی - اِسکے برعکس زیپیرو کے کاسک مچھلی پکڑنے اور صید افگنی اور ڈاکہ زنی سے زندگی بسر کرتے تھے اور داب و آداب کا نام تک نہین جانتے تھے مگر ہان لڑائی کے وقت البتہ داب و آداب کے پتلے بن جاتے تھے خیمہ جنگی کے کُل باشندون مین بدرجۂ غایت میل جول اور اتفاق باہمی تھا - یہ مشہور مثل کہ (اے کاسکو صبر کرتے رہو - ایک دن تم سردار ضرور ہوجاؤگے) اکثر اوقات پوری بھی ہوجاتی تھی کیونکہ اہل دفتر ہر سال مجلس عام کے روبرو دفتر کے کاروبار کے قواعد مرتب کرتے تھے اور جو عزت بھائیون کی بدولت اُنکو حاصل ہوئی تھی اُسکا شکریہ ادا کرکے کاسک کے پہلے درجے سے مستعفی ہوتے تھے - اس تقریب کے بعد انتخاب ہوتا تھا - اسمین ہر ایک ممبر اُس دستے کا افسر منتخب ہوسکتا تھا اور اُس دستے کا ہر ایک افسر سردار ہوسکتا تھا -

ان بہادر سرحدی قومون کو زمانۂ متوسط کے جنگی طبقات سے مقابلہ کرنا صحیح نہین ہے - وہ اپنی بہادری پر نازان تھے اور بعض اوقات کہتے تھے کہ ہم کلیسائے یونانی کا جنبہ کرتے ہین اور رُومن کیتھولک و اسلام کے خلاف ہین مگر مذہب کو اصل مین چندان مانتے نہ تھے - زندگی کا ماحصل وہ لوٹ مار کو سمجھتے تھے - اِس غرض کے حاصل کرنے کے لیے وہ تاتاریون سے ہمیشہ برسرجنگ رہتے تھے - اُنکے مویشی چرالیجاتے تھے اُنکے گانون لوٹ لیتے تھے - بحر اسود مین چھوٹے چھوٹے بوٹون کے بیڑے مین گھوما کرتے اور اکثر سِنوپ اور وَارنا وغیرہ مشہور بندرگاہون کو لوٹ لیا کرتے تھے جب تاتاریون سے اسباب غارت باسانی نہین مل سکتا تھا تو وہ اِسلیئو و نِک آبادی کی جانب متوجہ ہوتے تھے اور جب عیسائی سرداران ذی سطوت اُنکو تکلیف

دیتے تھے تو وہ بلا تامل سلطان روم کی پناہ مین چلے جاتے تھے۔

ڈان اور روالگا اور یاپک کے کاسکون کی جماعت اور طرز معاشرت مختلف قسم کا تھا۔ انکا کوئی ایسا خیمہ جنگی نہ تھا جسمین قلعہ بندی کی گئی ہو۔ وہ گانؤن مین رہتے تھے اور ضرورت کے وقت جمع ہوجاتے تھے۔ چونکہ پولینڈ کے اثر سے وہ بالکل آزاد تھے اُن کو نائیٹ بہادرون کے اعزاز سے ذرا بھی واقفیت نہ تھی نہ مغربی بہادری کے خیالات سے واقف تھے۔ اُنھون نے بہت سے تاتاری رسوم اختیار کرلیے اور صلح کے زمانے مین وہ فوق البھڑک تاتاری لباس پہن کر اکڑتے پھرتے تھے۔ علاوہ برین قریب قریب وہ سب رُوس اعظم سے جلا وطن ہوکر آئے تھے اور اکثر اُنمین سے رِچوٗ لِسٹ یا سکِیز میں تھے انکے برعکس زیپوٗ رُودِین بڑے مذہبی لوگ تھے۔

اِس گروہ جنگجو نے رُوس کے لیے کارہاے نمایان انجام دیے ہین۔ جنوبی سرحد کے محفوظ رکھنے کا بہترین ذریعہ یہی تھا کہ چوپانی ڈاکوون کے بہت بڑے گروہ عظیم کو اپنا دوست بنا لیتے جنکا اُنھین چوپانیون کا سا طرز معاشرت ہوتا اور اُسی قسم کی لڑائی لڑسکتے۔ اور اُسی قسم کا گروہ اِن آزاد کاسکون کا تھا۔ اپنے گروہ کے برقرار رکھنے کے خیالات اور لوٹ مار کی خواہش سے وہ ہمیشہ چست و چالاک اور چوکنے رہتے تھے۔ چھوٹی چھوٹی جماعتین وہ ہر سمت بھیجتے تھے اور بھولے بھٹکے تاتاری جہان اُنکو ملتے تھے اُنکو بھگالاتے یا ایذا پہونچاتے تھے تاکہ وہ مخبری کرین۔ غنیم کی عملداری مین اپنے جاسوس رکھتے تھے۔ انھین تدبیرون سے اُنکو اکثر حملہ مجوزہ ہونے کے قبل ہی اِطلاع ہوجایا کرتی۔ خطرے کے زمانے مین معمولی انتظام دوچند کردیا جاتا تھا۔ پترول اُن مقامون پر رات دِن پہرا دیا کرتے تھے جہان غنیم کے حملے کا احتمال ہوتا تھا اور جیسے ہی غنیم کی قربت کی علامتین ظاہر ہوتی تھین ویسے ہی رال کے پیپے جو اسی غرض سے تیار کیے جاتے تھے داغے جاتے تھے تاکہ سب کو خطرے کی خبر ہوجائے۔ یہ علامت خطرہ یکے بعد دیگرے ہر مقام مقررہ پر ظاہر کی جاتی تھی۔ اِسکو گویا تار برقی بنا یا تھا۔ اسکے سبب سے کل ضلع چند ہی گھنٹون مین مسلح ہوجاتا تھا۔ اگر حملہ آورون کی جماعت

بہت کثیر نہ ہوئی تو اُنپر فوراً حملہ کرکے پسپا کردیتے تھے - اور اگر اُنکی جماعت اسقدر کثیر ہوئی کہ مقابلہ کرنے مین کامیابی متصور نہ ہوتی تو اُنکو گذرنے دیتے تھے مگر کاسکون کا لشکر اُنکی غیر حاضری مین بھیجا جاتا تھا کہ اُنکے گانون کو لوٹ لین - اور ایک اور فوج کثیر جمع کی جاتی تھی کہ جب وہ مال غارت لاد کر اپنے وطن کو واپس جائین تو اُنسے مزاحمت کرین - اسی طرح پر بہت سی سخت و دشوار گمنام لڑائیان میدان اسٹیپی مین ہوا کرتی تھین اور بہت سے بہادر آدمی جان بحق تسلیم ہوتے تھے جنکی دلیری کی نہ کوئی توقیر کرتا تھا نہ توصیف - ؎

بس گرسنہ خفت و کس ندانست کہ کیست	بس جان بلب آمد کہ بر وکس نہ گریست

گو کاسکون کی جماعتین اسقدر خدمات نمایان انجام دیتی تھین تاہم اُنسے ہمیشہ امور ملکی کی مشکلات اور پولٹکل خطرے پیدا ہوتے تھے - چونکہ اُنکو احکام سرکاری کا بہت ہی کم خیال تھا لہذا اُنسے سلطان ٹرکی کو اکثر اوقات بنارے مخاصمت پیدا ہوتی تھی اور اکثر اُس سلطنت ہی کے خلاف ہتھیار اُٹھاتے تھے جسکی اطاعت کا دم بھرتے تھے - مثلاً خوف کے زمانے مین جب کہ قوم باہمی خانہ جنگیون اور اقوام غیر کی یورش سے معرض خطر مین ہوتی تو وہ ملک پر تاخت و تاراج اور ڈاکہ زنی اور لوٹ مار کرتے اور گانون جلادیتے - جیسا کہ وہ تاتاریون کے گانون مین عادی تھے - حال مین ڈان کے کاسکون نے دو بار بڑا خوفناک بلوہ کیا - اول مرتبہ سنہ ۱۶۷۰ء مین بسرکردگی اسٹنکا رزین اور دوسری مرتبہ سنہ ۱۷۷۳ء مین بسرکردگی پگاچیف - پیٹر اور سوڈن کے چارلس دوازدہم مین جو جنگ ہوئی تھی اُسمین زیپورزوین نے شاہان سوڈن کا جنبہ کیا تھا -

گورنمنٹ نے کوشش کی کہ اِس خطرے کو ہمیشہ کے لیے دور کردے اور آخر کار کامیاب ہوئی - کل کاسک اپنی آزادی سے محروم کردیے گئے - مگر مختلف گروہون کی مختلف حالت ہوئی - وانلگا کا گروہ مقام ترہنگ کو چلا گیا - یہان اُنکو مشرقی اقوام کوہ قاف کے حملون سے سرحد کے محفوظ کرنے مین بہت مشغول

رہنا پڑا۔ ییتشورو وین نے اپنی وہ آزادی بڑی مضبوطی سے قائم رکھی جو دریاے تیرپر انکو حاصل تھی۔ اور جب کبھی کسی نے اُن سے مواخذہ کیا تو اُنھون نے خوب مقابلہ کیا یہان تک کہ ملکہ کیتھرائن ثانیہ کے وقت مین زبردستی اُنسے ہتھیار لیے گئے۔ یہ مین اکثر آدمی ٹرکی بھاگ گئے جہان اُنکی اولاد کے بعض آدمی اب بھی پائے جاتے ہین اور باقی ماندہ دریاے کوبانؔ پر بسے اور وہان وہ مغربی حصہ کوہ قاف کی قومون سے لڑنے جھگڑنے مین مثل سابق زندگی بسر کرنے لگے۔ جب سے مقام شمل لے لیا گیا اور کوہ قاف مین امن ہو گیا تب سے کاسکون کے اِس گروہ نے بحر ازاف سے بحر کاسپین تک ایک مسلسل آبادی قائم کی اور تب سے صلح کے اشغال کی طرف متوجہ ہونے کے قابل ہوے۔ اب اُنکے ہان اسقدر مقدار کثیر گیہون کی پیدا ہوتی ہے کہ باہر بھیجتے ہین۔ مگر جنگی جوش اب تک اُنمین باقی ہے۔ اور بعض بعض اُس پُرانے اور اچھے زمانے کو یاد کرکے افسوس کرتے ہین جب اہل سرکیشیا کے ساتھ جنگ کرنا ایک معمولی معاملہ تھا اور زمین کی کاشت کرنے کا کام کبھی کبھی زیادہ جوش وخروش کے کامون سے مبدل ہو جاتا تھا۔ اُنکی زندگی کی جنگی اور جوش کی باتین اب ماضی ہو گئین اور اب سب سے زیادہ خوفناک غنیم جس سے اُنکو مقابلہ کرنا پڑتا ہے جنگلی سور ہے۔ یہ نرکل کے جنگل مین رہتا ہے جو چشمہ سارون کی پست زمین اور دلدل کے کنارون پر واقع ہے۔ ابھی تک اُنکو سرحد کی جنگ کے ہزارہا پُرجوش سانحے بخوبی یاد ہین۔ اِس ملک مین جو سفر مین نے کیے اُنمین کئی بار سفر دراز کی طوالت مین اس طرح پر دل بہل گیا کہ میرے گاڑی بان نے اپنے ذاتی تجربے کے سوانح جوش خیز مجھسے بیان کیے۔

سرکیشیا والے شاذونادر اپنے مخالفین پر علانیہ حملہ آور ہوتے تھے بلکہ خندقون کی راہ سے چھپے چھپے جاتے تھے تاکہ پیچھے سے یکایک پہونچکر کاشتکارون کی آبادی کو تاخت وتاراج کرین اور بوجہ اپنی سرعت نقل وحرکت اور ملک کی واقفیت تامہ کے وہ اکثر اپنے مطلب مین کامیاب ہوتے تھے۔ دونون قومون کے نمونے کے دیکھنے کے بعد مجکو اِن سپاہی پیشہ لوگون کی زرہ کی پسند آئی اور بر اِس امر کے یقین کرنے مین کچھ بھی دشواری

واقع نہین ہوئی کہ یہ جریدہ اور چست و چالاک نشر کشا والے کیسے ہی شجاع کیون نہ ہون تاہم کسی حالت مین وہ تحیم و شحیم اور بہادر گاسکون کی کلّہ بہ کلّہ ایمانداری کی لڑائی مین جہان گران باری کی ضرورت ہوتی ہے ہمسر اور مد مقابل نہ تھے - شاید باستثناے نانیٹ زینگرڈ کے بیشک مین نے کہین ایسے معزز نمونے نہین دیکھے جیسے کہ فرقہ ز نپوروین مین اُنکے قوی ہیکل بڑی بڑی موچھون والے آدمی تھے -

یا ئیک اور ڈان کے گاسکون کو اجازت ہے کہ وہ اپنے اپنے قدیم مکانون مین رہین مگر جو آزاد تھے اور سلف گورنمنٹ اُنکو حاصل تھی وہ لوگ اُس سے محروم کیے گئے اور اُنکا سوشل انتظام معاشرت بالکل بدل گیا مشکل پسند مجامع عوام جو سابقاً مہمات سرکاری کا تصفیہ کرتے تھے موقوف کردیے گئے ہین اور سردار و دیگر اہلکارون کے انتخاب کا دستور جنکو رعایا منتخب کیا کرتی تھی اس اصول پر پھر جاری کیا گیا ہے کہ بہ اتباع قواعد مرعیہ سینٹ پیٹرسبرگ درجہ بدرجہ ترقیان ہون -

اِس ردوبدل سے سوشل ہمسری جو زمانہ سابق مین اِن مجامع کی حالت ممیزہ کا پورا پورا نقشہ تھا جاتی رہی ہے - افسر اور اُنکے اہل و عیال جنسے ایک قسم کا موروثی طبقہ امراے عظام قائم ہوا ہے بذریعۂ عطیات سلطانی کے بہت بڑے قطعہ اراضی پر جو پہلے جمہوری ملکیت تھی قابض و دخیل ہوگئے ہین - اور عام گاسک اب محض ایک قسم کے سواران فوج ہین - ان لوگون کے پاس بہت بڑا قطعہ زرخیز زمین کا ہے اور ہر قسم کے محصولات ظاہری سے وہ مستثنیٰ ہین - بعوض اِن حقوق و مراعات کے وہ مجبور ہین کہ اپنے ذاتی خرچ سے اسلحہ اور سامان جنگ خرید کرین اور اپنے یا غیر ملک مین جہان کہین حکام فوج مناسب سمجھین اُنکو کار و خدمت پر معین و مامور کرین - امن کے زمانہ مین اِن لوگون مین سے اکثرون کو گھر پر رہنے کی اجازت ہوتی ہے - اور چند روز کے لیے موسم گرما مین یہ لوگ باہر نکلتے ہین لیکن یہ لوگ کثرت سے واسطے خدمات جنگی کے ہمیشہ طلب کیے جاتے ہین اور ہر حصہ مین مملکت کے پرُوشِ کی سرحد سے تا بہ سرحد چین یہ لوگ ملتے ہین - صوبجات ایشیا مین وہ بڑے کام آتے ہین یقین نہین آتا کہ کسقدر تھکاوٹ وہ برداشت کرسکتے ہین

اور کتنے عرصے تک بھوک پیاس اور اوڑھنے بچھانے وغیرہ کی سختیان جھیل سکتے ہین۔ وہ ایسے ایسے حالات مین خوش وخرم بسر کرسکتے ہین کہ باقاعدہ فوج کے پیادہ وسوار بسر نہین کرسکتے۔ موقع موقع پر ہر کام کے انجام کی قابلیت رکھنا جو علی العموم اہل روس کی ایک صفت ہے ان لوگون مین سب سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ جب کسی سرحد ایشیا مین فاصلۂ دور و دراز پر ہوتے ہین تو یہ لوگ فوراً اراضیات ملکیت غیر پر قابض ہوجاتے ہین اپنے گھر خود بنا لیتے ہین۔ غلہ کی فصلین تیار کرتے ہین۔ اور بطور نوآباد کرنے والون کے قیام کرتے ہین۔ اور اپنی خدمات جنگی سے بھی غافل نہین رہتے۔ اگر انکو مویشیون کی ضرورت ہوتی ہے تو سرحد کے باہر عملداری غیر سے یا اُس ملک سے جسکی وہ فرضی حراست کرتے ہین چُرالاتے ہین۔ اور یہ کام ٹھیک ٹھیک ویسا ہی ہے جیسا کہ اُنکے آبا و اجداد صدہا برس ہوے کہ کیا کرتے تھے۔ اسی طور پر وہ لوگ اپنا کام حسب دلخواہ نکالتے تھے اور خزانۂ عامۂ سرکاری سے بہت کم خرچ لیتے تھے۔ آیا یہ طریقہ کہانتک مختص المقام اشخاص کے پسند تھا بیشک یہ ایک دوسرا سوال پیدا کرتا ہے۔ ممالک مضافات کے لوگون کی زبانی مین نے کاسکون کی حفاظت کی اکثر شکایت سُنی ہے۔ اور وہ لوگ کہتے تھے کہ اُنکی وجہ سے بڑا خرچ پڑتا ہے۔ لیکن شاید ایسی شکایتین لائق توجہ و لحاظ کے نہین ہین۔ کیونکہ ہر مقام کا قاعدہ ہے کہ لوگ محصول رفاہ عام کے دینے مین عذرات کیا کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ فوجی خزانہ سے اِسکا صرف کیا جاوے۔

بعض اوقات مین نے ملازمان جنگی کو اس بات کو تسلیم کرتے ہوے سنا ہے کہ کاسکون کا طرز انتظام زمانۂ قدیم سے ایسا ہی چلا آتا ہے۔ اور جو سپاہی وہان موتے ہین وہ کیسے ہی کارآمد وسط ایشیا مین کیون نہون مگر جنگ یورپ کے وقت ہیچکارہ ہین۔ مین یہ نہین کہ سکتا ہون کہ یہ اُنکا قول کہانتک صحیح ہے کیونکہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جسکی بابت اہل قلم کو کچھ کہنے کا حق نہین ہے لیکن مین کہتا ہون کہ خود کاسکون کی کسی طرح یہ رائے نہین ہے۔ وہ اپنے آپ کو ذرا اُر کی بہت واجب القدر سپاہ سمجھتے ہین اور یہ جانتے ہین کہ جو فعل انسان کے امکان مین ہے اُسکو وہ بخوبی انجام دے سکتے ہین۔

اور علاوہ اسکے جو فعل حد وود امکان سے باہر ہے اُسکے کرنے کے لیے وہ قدرت رکھتے ہین
ڈان والے کاسکون نے مجھے کئی مرتبہ اس بات کا یقین دلایا کہ اگر جنگ قریمیہ کے
زمانے مین زار چھوٹی چھوٹی کشتیون کا ایک بیڑا تیار کرنے کی اجازت دیتا تو وہ
انگریزون کے بیڑہ جہازات گرفتار کر لیتے جیسا کہ اُنکے آبا واجداد ٹرکی جہازون کو بحر اسود مین
گرفتار کر لیتے تھے۔

ڈان کاسکون کے ملک مین جب میرا سفر ہوا تو مجکو چند باتین متعلقہ قبضۂ اراضی
دریافت ہوئین اسلیے مین اُنکو نذر ناظرین کرتا ہون اور میری غرض اس سے یہ ہے
کہ یہ باتین فی نفسہ تعجب انگیز ہین اور اُنسے بعض بعض ابتدائی مدارج سوشل نشو ونما کے
منکشف ہوتے ہین خصوصًا وہ عجیب دستور سالانہ تقسیم قطعات اراضی کا جسکا بیان
مین نے ایک باب ماسبق مین کیا ہے۔

پُرانے وقتون مین ڈان کاسکون کے تمام ملک مین کاشتکاری قطعًا ممنوع تھی
اور جو کوئی کاشتکاری کرتا تھا اُسکو سزاے موت دی جاتی تھی۔ علی العموم لوگون کا یہ
خیال ہے کہ یہ تدبیر اسواسطے نکالی گئی تھی کہ باشندون کا جنگی ولولہ قائم رہے۔ لیکن میری
راے مین یہ اُنکا قیاس بعید الفہم اور خلاف عقل تھا کیونکہ عمومًا سب کاسک بہ استثناے
چند ایسے پیشہ اور حرفہ کو بالکل بُرا سمجھتے تھے جسمین محنت کا کام ہوا اور مچھلی کے شکار اور دیگر
جانورون کے شکار پر اور مویشیون کی ترقی نسل اور لوٹ مار پر بسر کرتے تھے۔ مگر ان
لوگون مین کثرت سے تارکان وطن اور مفرور غلامان خانہ زاد جنکی معاش صرف کاشتکاری
ہوتی ہے آجاتے تھے۔ ان تارکان وطن اور مفرورون نے چاہا کہ اس زمین پر جو کبھی جوتی
بوئی نہین گئی تھی اور بہت زرخیز و زرریز ہے کئی فصلین بوئین۔ اور اگر اُنکو کاشت کی
اجازت دی جاتی تو چراگاہ کی زمین کسی قدر خراب ہوجاتی پس میری راے مین
یقینًا یہی وجہ کامل ممانعت متذکرۂ بالا کی تھی اور اس راے کی تائید مین اور ملکون کے
بہت سے واقعات بھی بعینہ ایسے ہی لکھے جا سکتے ہین کرغس کے ملک مین محتاج
باشندون کے پاس جو قریب سرحد اول کے رہتے ہین معدودے چند مویشی ہوتے ہین

بلکہ بعض کے پاس ایک بھی مویشی نہین ہے۔ یہ لوگ اراضی مشترکہ کو بغرض کاشت روی
کسانون کو دیدیتے ہین اور اُنسے لگان لیتے ہن لیکن جو باشندے کہ خوشحال ہین
اور اُنکے پاس مویشیون کے کثرت سے گلّے ہین وہ اس تدبیر کے براہ دلسوزی
خلاف ہین یہانتک کہ اگر اُنکو اختیار ہوتا تو وہ قطعًا ممانعت کردیتے اور جو کوئی ایسا کرتا
اُسکو سزاے موت دیتے کیونکہ جہان تک اراضی کاشت کے کام مین لائی جاتی ہے
اُسی قدر اُسکی لیاقت پیداوار چرائی گھانس کی کم ہوجاتی ہے۔

اس ممانعت اور مزاحمت کی جا ہے جو کچھ وجہ اصلی ہو وہ ہو مگر ضرورت عملی فرقۂ
کاشتکاران کے لیے بالعموم مضرت رسان تھی جون جون آبادی کی کثرت اور لوٹ مار کی قلت
ہوتی جاتی تھی کثرت سے لوگ کاشتکاری کی جانب توجہ کرتے تھے حتّی کہ قلیل عرصہ مین قطعات
اراضی مین قلبہ رانی ہونے لگی اور کاسکوؤن کے گانؤن مین غلہ کی بالیان جھومتی نظر آنے لگین
اول اول اس عملدرآمد جدید متعلقہ اراضی کے مطابق کارروائی نہین کی ہر کاسک جسکے
دل مین آیا کہ فصل تیار ہو جہان چاہتا تھا قلبہ رانی کرتا تھا اور غلہ بوتا تھا اور جب تک
اُسکی خوشی ہوتی اُس زمین کو اپنے قبضہ مین رکھتا تھا جب اُسکو معلوم ہوتا کہ زمین سے
آثار انحطاط نمایان ہین تو وہ اُس قطعہ کو چھوڑ کے کہین اور جوتتا۔ مگر یہ قاعدہ اراضی ملکیت
مشترکہ کا عرصہ تک جاری نہ رہا جون جون تعداد کسانون کی بڑھتی جاتی اکثر تنازعات
برپا ہوتے اور بسا اوقات کشت و خون کی نوبت آتی۔ اس سے بڑھکر ایک خرابی اُسوقت
پیدا ہوئی جبکہ قرب و جوار مین بازار قائم کیے گئے اور یہ بات ممکن ہوئی کہ غلہ وہان لیجاکر
واسطے بھیجنے دوسرے ملک کے فروخت کیا جاوے بعض گانؤن مین امیر خاندان کے لوگ
اراضی مشترکہ کے جزو اعظم پر قابض اور متصرف ہوگئے کثرت سے بیلون کی جوڑیان لگاکے
اور قریب کے دیہات کے کسانون کو مدد کے لیے بُلاکر اراضی اُنسے جتواتے اور بوواتے تھے
اور بعد لینے دو یا تین فصلون کے وہ اراضی کو چھوڑ دیتے یعنی تردد نہ کرتے مگر اُسپر اپنا قبضہ
بحال رکھتے تھے اور اُنسکو اپنا خاص مال اور ملکیت سمجھتے تھے۔ اس طور پر کل اراضی چراگاہ کی
یا یون کہین کہ زمین کا سب سے اچھا حصہ درحقیقت بلا قید قانونی چند خاندانون کی ملکیت

ہوگیا اور بمقابلہ اُنکے جو لوگ کم اوقات تھے اور جنکے پاس روپیہ کم تھا یا بے بضاعت تھے اُنکے حصہ مین اوسر اور ناقابل کاشت کی اراضی پڑی یا اُنکو کوئی زمین ہی اُنکو نہین ملی اور حالت اُنکی درجہ بدرجہ بگڑتی گئی کہ محنت اور مزدوری کی نوبت آگئی - اگر یہ امر کسی برٹش نوآبادی یا کسی اور گروہ مین جسمین رعایا زیادہ خودمختار ہوتی واقع ہوتا تو اس طریقے مجلس دیہی کی اراضی استمراری طور پر خاص خاص تنفسون کی جائداد ذاتی ہوجاتی اور جو لوگ مالکان اراضی نہتھے وہ مجبور ہوکر مثل ملازم زندگی بسر کرتے یا اور کہین جلاوطن ہوجاتے - مگر اکثر امور کی وجہ سے کاسکوون کے گانون مین ایسا نہین ہونے پایا مجلس دیہی کے وہ ممبر جنکے پاس اراضی نہتھی جلاوطن نہین ہوسکتے تھے کیونکہ فوجی سلسلے کے سبب سے وہ اُسی مقام پر رہنے کو مجبور تھے جہان اُنکا وطن تھا - اور اُنکو کسی قدر جائداد غیر منقولہ کی ضرورت تھی کہ فوجی خدمت کے لیے سامان بہم پہونچائین اور اُنکی غیر حاضری مین اُنکے خاندانون کی پرورش ہوسکے - اصل یون ہے کہ وہ مثل ایسی رعایا کے تھے جو خدمات جنگی کے لیے مجبور ہے - جنکے پاس کافی اراضی نہین ہے کہ وہ اپنے فرایض کو انجام دے سکین اور جن لوگون نے اُنکو بیدخل کردیا تھا اُنسے اُنکو خواہ مخواہ شکایت کی گنجائش تھی - اس بے قاعدگی سے بڑی بڑی سخت بدنظمیان واقع ہوئین لہذا اسکے دفعیے کے لیے اُنکو تدبیر سوچنی پڑی - پہلے ایک خفیف تجویز کی کوشش کی گئی وہ یہ کہ چونکہ مجلس دیہی ذمہ دار ہے کہ جسقدر آدمی جنگ کے لیے طلب کیے جائین اُسقدر مہیا کرے لہذا جماعت مذکور کو لازم ہے کہ اُن لوگون کو اسلحہ و سامان حرب دے جو اسقدر مفلس ہین کہ خود بند وبست نہین کرسکتے - مگر اس سے اُن ممبرون کی تشفی نہین ہوئی جنکے پاس زمین نہتھی اُنکی شکایت بجا تھی کہ اُنپر بھی وہی بار ہے جو مالکان اراضی پر ہے لہذا اُنکے حقوق بھی مساوی ہونے چاہیین - آئین برابری کا جوش ابھی تک بہت تھا آخرکار وہ اپنے حقوق قائم کرنے مین کامیاب ہوے - اُنکی خواہش کے مطابق عطا کی ہوئی اراضی کو جماعت دیہی نے ضبط کرلیا اور جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے ششماہی تقسیم اراضی کا قاعدہ جاری کیا گیا - اس قاعدے سے ممبران مذکورین ہر ایک کے پاس اراضی کا

ایک حصہ ضرور تھا مختلف مقامون پر طرز تقسیم اراضی مین بھی اختلاف تھا مثلاً گزانسکا یا کے گانون مین یہ طرز انتظام اختیار کیا گیا تھا کہ کل اراضی قابل زراعت سواے اُس حصے کے جو نابالغون کے لیے رکھی گئی تھی ان ذکور ممبرون کی تعداد کے مطابق جو سترہ برس کے ہوگئے ہین مختلف حصون مین منقسم ہوئی تھی- یہ انتظام چھ برس کے لیے کیا گیا ہے- اس عرصے مین جو لوگ سترہ برس کی عمر کے ہوجائینگے اُنکو اُس اراضی کا ایک حصہ دیا جائیگا جو خالی رکھی گئی ہے- بیودن کو اُنکے بچون کی تعداد کے مطابق زمین ملتی ہے- جنکے بچے تین سے کم ہوتے ہین اُنکو نصف حصہ ملتا ہے- جنکے تین بچے ہوتے ہین اُنکو پورا حصہ ملتا ہے- جنکے تین سے زیادہ بچے ہوتے ہین اُنکو دو حصے ملتے ہین جب ممبر کو حصہ مل جاتا ہے تو اُسکو اختیار ہے کہ اُس حصے کو جو چاہے وہ کرے کوئی اُسکو خود جوتتا بوتا ہے- کوئی کسی سالانہ رقم پر لگان پر دیتا ہے- کوئی اپنے پڑوسی کو اس شرط پر دیدیتا ہے کہ پیداوار کا کسی قدر حصہ اُسکو ملے گا- امیر خاندانون مین بعض خاندان بہت سا رقبہ جوتتے ہین کیونکہ اکثر ممبر ہمیشہ خوشی سے اپنے حصون کے ایک جزو کو بیچ ڈالتے ہین- ممکن ہے کہ قبل تقسیم اراضی پورے عرصے تک کے لیے کوئی خاندان چند حصے خرید لے- اور کل حصے ایک ہی اراضی مین اُسکو ملجائین- اس سبب سے اب تک بہت سے ممبر ایسے ہین جنکے پاس واقعی زمین نہین ہے مگر اُنکو گنجائش شکوہ بھی نہین ہے کیونکہ اُنھون نے اپنے حقوق اپنی خوشی سے فروخت کر ڈالے اور آئندہ مکرر تقسیم عام کے وقت وہ پھر اپنے حقوق پاجائینگے-

اب مین یہ بیان کرونگا کہ سوشل ترقی کے ابتدائی زمانے کے بعض مخفی امور اِن باتون سے کیونکر ظاہر اور روشن ہوتے ہین-

سر ہنری مین اور لویلی وغیرہ نے جو تحقیقاتین حال مین ابتدائی کارخانون اور اصول نظمی کی نسبت کی ہین اُس سے ظن غالب ہوتا ہے کہ ہر ملک مین کسی کسی وقت ویسی ہی مجالس دیہی قائم تھین جیسی اب تک رُوس مین قائم ہین- لویلی کا بیان ہے کہ اب ہم ثابت کرسکتے ہین کہ مجالس دیہی ایسی قومون مین موجود تھین جنمین ہر طرح سے

حالت سوشل مین اختلاف تھا مثلاً قدیم جرمن - قدیم اہل اطالیہ - پیرُو - چین - مکزکو -
ہندوستان - اہل انگلینڈ نیٹویا - اہل عرب مین بھی مجالس وہی قائم ہین اور ہر ملک و قوم مین
ایک ہی حالت اُنکی تھی پس جب اس اصول نظمی کو ہم کل قومون اور ہر قسم کی آب و ہوا مین
دیکھتے ہین تو سوسائیٹی کی ترقی کے لیے ہم اُسکو ایک ضروری اور لابدی شے تصور
کرتے ہین اور اسمین ایک قسم کا قانون قدرت نظر آتا ہے جو تمام عالم پر حاوی ہے
اور جائداد غیر منقولہ کی ہر قسم کے نشو و نما اور ترقی کے لیے لازم و ملزوم ہے'' جو نتیجے مین نے
مستخرج کیے ہین اُنکو جب مین اُن واقعات سے مقابلہ کرتا ہون جو مین نے ایک گذشتہ
باب مین بیان کیے ہین کہ چوپانی پیشے سے لوگ زراعت کا پیشہ اختیار کرنے لگے تو بس
میرے نزدیک اس عجیب و غریب ذریعہ ترقی سوشل اور اس قانون قدرت کی جس کو
لویلی نے تمام عالم پر حاوی بتایا ہے اُسکی حقیقت اور اصلیت سمجھنے مین
مدد ملتی ہے -

جب تک مجالس وہی بالکل چوپانی طرز معاشرت رکھتی ہے اور جب تک
اُسکے پاس اراضی بکثرت ہوتی ہے تب تک کوئی وجہ سمجھ مین نہین آتی کہ خاندانون کے
ممبر کیون زمین کو علحدہ علحدہ حصون پر منقسم کرین - بلکہ اسکے وجوہ قاطعہ البتہ ہین کہ وہ
طرز معاشرت کو نہ بدلین تقسیم اراضی کو زیادہ تر مؤثر کرنے کے لیے یہ امر ضرور لازم آئیگا
کہ کسی قسم کی جھاڑی یا خندق بنائی جاے - مگر اسکی تعمیر مین بڑی مشقت درکار ہوگی
اور یہ محنت بالکل رائگان جائیگی اور گران گذریگی کیونکہ سب سے آرام اسمین ہے
کہ بھیڑ اور مویشی باہم مل کر چرا کرین - اگر مرغزار کا رقبہ کم ہے اور اسکے سبب سے
مختلف خاندانون مین اپنے اپنے فوائد کی نسبت فساد پیدا ہوتا ہے تو اگر سب کے سب
چاہین کہ اراضی سے مساوی فائدہ اُٹھائین تو یہ بات جھاڑی اور خندق سے نہین
حاصل ہوسکے گی بلکہ صرف اسطرح پر حاصل ہوسکتی ہے کہ بھیڑ اور مویشی کی اُس
تعداد کو جسکا حق خاندانون کو مرغزار مین بھیجنے کا ہے محدود کردین جیسا کہ آج کل
رُوس کے بہت سے موضعون مین کیا جاتا ہے - جب کسی شخص کو خواہش ہوتی ہے

کہ جسقدر بھیڑ اور مویشی رکھنے کا اُسکو استحقاق حاصل ہے اُس سے زیادہ رکھ سکے تو وہ اور آدمیون کو کسی قدر اُسکا معاوضہ دیدیتا ہے۔ پس ہم دیکھتے ہین کہ چوپانی پیشون کی اقوام مین زمین کے علٰحدہ علٰحدہ حصے کرنا غیر ضروری اور نامناسب ہین پس غالبًا یہ بھی نہ ہونے پائیگا کہ جائداد غیر منقولہ اراضی کے علٰحدہ علٰحدہ حصے ہو جائین -

پیشۂ زراعت اختیار کرنے کے ساتھ ہی یہ میلان طبع بھی پیدا ہو جاتا ہے کہ زمین کو اُن خاندانون پر منقسم کردین جس سے مجلس دیہی بنی ہے کیونکہ جب ہر خاندان کاشتکاری کی زندگی بسر کریگا تو ایک محدود حصہ اراضی اُسکے پاس ہونا چاہیے - اگر اراضی قابل زراعت کثرت سے ہو تو خاندان کے ہر مکھیا کو اجازت دی جاسکتی ہے کہ جسقدر اراضی کی اُسکو ضرورت ہو اُسقدر پر قبضہ کرلے۔ جیسا کہ سابق مین کاسکوٗن کے گانٔون مین ہوتا تھا اور جیسا کہ رُوس کی نوآبادیون مین جو سیبیریا مین واقع ہین اب تک ہوتا ہے - اگر اسکے برعکس اراضی قابل زراعت کم ہے جیسا بشکرس کے بعض گانٔون مین حال ہے تو غالبًا خاندانون مین اراضی بعنوان مناسب تقسیم کی جائیگی -

جب زمین کے محدود حصون مین منقسم ہونے کا میلان طبع پیدا ہوتا ہے تو اس اصول مین بھی جھگڑا پیدا ہوتا ہے کہ اراضی کل مجلس دیہی کی جائداد سمجھی جائے یا علٰحدہ علٰحدہ متنفس کی - جن لوگون کے پاس محدود حصۂ اراضی ہوتا ہے وہ اکثر اُسکو اپنے قبضہ مین رکھتے اور اپنی اولاد کے لیے چھوڑ جاتے ہین - اِسٹِپی کے سے ملکون مین جنکی نسبت مین اسوقت بیان کر رہا ہون زمین کی خاصیت اور زراعت کے طرز نظمی سے اس قبضۂ محض کے بدلنے اور حق ملکیت قائم کرنے کے خلاف اثر ہونچتا ہے - عموماً صِرف تین یا چار سال تک زمین کا ایک ٹکڑا لگاتار جوتا جاتا ہے - بعد ازان کم سے کم اُسکے دو چند زمانے تک وہ ٹکڑا چھوڑ دیا جاتا ہے اور کاشتکار مجلس دیہی کے کسی اور حصۂ عملداری مین چلے جاتے ہین یہ سچ ہے کہ کچھ عرصے کے بعد وہ اُسی پُرانے حصۂ زمین مین واپس آتے ہین جو اس اثنا مین افتادہ پڑی تھی - مگر چونکہ زمین کی خاصیت قریب قریب مساوی ہے لہذا خاندانون اور مختلف متنفسون کو کوئی وجہ

نہین ہے کہ خواہ مخواہ اُنھین حصص زمین کی خواہش کرین جنپر وہ پہلے قابض تھے۔ اِس حالت مین غالبًا یہ اصول مستحکم طور پر قائم نہ رہیگا کہ زمین پر علٰحدہ علٰحدہ متنفسون کا قبضہ رہے۔ ہر خاندان استبداد کرتا ہے کہ اسقدر مقدار اراضی اُسکو ملے مگر یہ کوئی نہین کہتا کہ فلان خاص حصہ ہی ملے مطلب مقدار سے ہے نہ کسی خاص حصہ اراضی سے۔ حق ملکیت مجلس دیہی کے ہاتھ مین رہتا ہے۔ یہ بات نہ بھولنی چاہیے کہ جائداد اور زر و اصلات مین جو فرق ہے وہ رُوس مین ازبس ضروری ہے اور اُسکا اثر پڑتا ہے کیونکہ جب تک مجلس دیہی کو حق ملکیت حاصل ہے تب تک وہ اپنی مرضی کے موافق اراضی کو مکرر تقسیم کرسکتی ہے۔ جون جون آبادی بڑھتی جاتی ہے اور زمین کم ہوتی جاتی ہے اُسی قدر زراعت کے ابتدائی طرز اور ناشایستہ طرز متذکرۂ بالا کے عوض کسی قدر شایستہ طرز کاشتکاری بدل جاتا ہے۔ اس طرز زراعت کے مطابق کاشتکار عملداری مجلس دیہی کے ایک حصے سے دوسرے حصے کو فصل پر نہین بدلتے ہین بلکہ ہمیشہ اُنھین کھیتون کو جوتتے ہین اور جو قطعات زمین اُنکے قبضے مین ہوتے ہین اُنمین مجبور رہو کر پانس ڈالنی پڑتی ہے اِس تبدل سے یہ اصول شاذ و نادر ہی قائم رہتا ہے کہ کل جائداد غیر منقولہ مجلس دیہی کی جائداد سمجھی جائے کیونکہ جب خاندانون کا عرصہ دراز تک قبضہ رہتا ہے تو جس حصۂ اراضی پر وہ قابض رہتے ہین اُنپر اُنکو ایک قسم کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔ اور جو لوگ اپنی اراضی مین اچھی طرح سے پانس ڈالتے ہین وہ ایسی زمین سے اُسکو بدلنے مین خواہ مخواہ معترض ہوتے ہین جو اُنکے ناعاقبت اندیش اور کاہل پڑوسیون کے قبضے مین تھی مگر رُوس مین اس تبدل سے اصول ملکیت جماعت متحدہ مین فرق نہین آتا۔ گو ممالک متوسطہ مین متذکرۂ بالا طرز زراعت کئی نسل سے جاری ہے تاہم اصول ملکیت جماعت متحدہ اور زمین کی سالانہ یا سال مین دو بار تقسیم ثانی اراضی کا قاعدہ اب تک بدستور موجود ہے۔ اس عجیب و غریب امر سے رُوس اور مغربی یورپ کے ملکون مین بڑا ہی فرق ہے۔ مین بخوشی خاطر اسکی چھان بین کرتا مگر یہ ایسی بحث ہے کہ اسمین طوالت درکار ہے اور مجھے خوف ہے کہ مبادا اِس

گذشتہ اور پیچیدہ بحث سے ناظرین کی عنان صبر بالکل ہاتھ سے چھوٹ جاتی بس ہم اب دریاے ڈان کے کاسکون کا بیان شروع کردینگے ۔

ڈان کے کاسکون کی اصلی حالت اور گذشتہ تاریخ اُن لوگون کے لیے ازبس دلچسپ اور فیض بخش ہے جو سوشل ترقی کی تاریخ جاننا چاہتے ہین مثلاً اس سے اُسکو معلوم ہوگا کہ فوجی عہدون مین ترقی پانے سے طبقۂ امراے کرام کیونکر قائم ہوسکتا ہے اور بغیر کسی آئین و قوانین مجاریۂ وضعان قانون کے غلامی خانہ زاد کیونکر پیدا ہوگئی اور کیونکر تمام ملک مین طرز تمدن ملکی مین شامل ہوگئی ۔ اگر شائقین تاریخ روس کو مذہبی امور وخیالات کے خاص اظہار وتحقیقات کا شوق ہے تو بیشمار فرقہا ے مذہبی کی تحقیقات کا اُنکو ایک بڑا وسیع ذخیرہ ملے گا ۔ اور اگر زمان پاستان کے عجیب وغریب رسوم جاننےکا شائق ہے تو بھی اُسکے شغل کے لیے کافی ہے ۔

مثال کے طز پر مین یہان ایک عجیب وغریب رسم کا تذکرہ کرتا ہون جو اب حال مین مفقود ہوگیا ہے ۔ چونکہ کاسکون کو پیمایش زمین سے کم واقفیت تھی اور رجسٹری اراضی کی نسبت اِس سے بھی کم لہذا سرحد کی نسبت اکثر تنازع ہوتے تھے اور بناے فساد قائم ہوجاتی تھی ۔ اور ہمیشہ یہ امر مذبذب رہتا تھا کہ کس کی حد کہان تک ہے جب ایکبار حدود کا فیصلہ کردیا گیا تو اُسکی رجسٹری کرانے کا ابتدائی طرز مندرجۂ ذیل اختیار کیا گیا ۔ دونون گاؤن کے سب لڑکے جمع کیے گئے اور بھیڑون کی طرح سامنے کے میدان مین یہ جماعت ہانکی گئی ۔ بعد ازان کل آبادی کے لوگ اس سرحد کی طرف چلے جو تجویز کی گئی تھی اور ہر سرحد پر لڑکون کی ایک جماعت کو کوڑے مارے جاتے تھے اور اُنکو اجازت دیجاتی تھی کہ گھر بھاگ جائین ۔ یہ اس امید سے کیا جاتا تھا کہ جن لڑکون کو کوڑے پڑینگے تادم مرگ اُس جگہ کو نہ بھولینگے جہان اُن بگینا ہون کو تنبیہ دی گئی تھی مجھے یقین دلایا گیا ہے کہ یہ تدبیر عموماً بہت مؤثر ہوتی تھی مگر اس سے ہمیشہ کامیابی نہین ہوتی تھی ۔ لیکن با این ہمہ فساد کبھی کبھی پیدا ہی ہوجاتا تھا ۔ اور جو لڑکے کہ کوڑے کھائے ہوتے تھے وہ اب بڑھکر اسکے برعکس نتیجہ ظاہر کرتے تھے کہ اُس تنبیہ سے

انکو فائدہ پہونچا۔ یہ فساد یا تو اس سبب سے پیدا ہوتے تھے کہ جو سزا انکو دی گئی تھی وہ سخت اور کافی نہ تھی یا اِس طرز مین کوئی اور فتور ہوگا۔ جب کوئی ایسی بات واقع ہوتی تھی تو یہ تدبیر کی جاتی تھی کہ باشندون مین ایک سب سے مسن آدمی پنچ مقرر کیا جاتا تھا اور انجیل مقدس کی قسم اُس سے لی جاتی تھی کہ اپنے علم و یقین مین ایمانداری سے کام کریگا بعد ازان اپنے ہاتھ مین ایک بت معجز نما لے کر وہ اُس طرف جاتا تھا جسکو سرحد قدیم سمجھتا تھا اُسکے فیصلے کو دونون فریق بطور فیصلۂ آخری قبول کر لیتے تھے عام اِس سے کہ وہ غلطی کرے یا نہ کرے۔ بعض گانون مین یہ رسم ۱۸۵۰ء تک جاری تھی۔ آخر سال مذکور مین گورنمنٹ کے افسرون نے حدود کا صاف صاف فیصلہ قطعی کر دیا۔

باب انیسوان

میدان اِسٹپی کو ممالک غیر کے باشندون نے آباد کیا۔

میدان اِسٹپی۔ اختلاف اقوام والسنہ و مذاہب۔ جرمن سے آن کر لوگون نے نو آبادیان قائم کین۔ روسی تقلید خوب کرتے ہین۔ اہل مِنّونائیٹ۔ آب و ہوا۔ بلغارستان سے آکر لوگون نے میدان مذکور کو آباد کیا۔ یونانی جو تاتاری زبان بولتے ہین۔ یہودی کسان۔ رُوس کی تقلید۔ سرگیشیا کا انکاچ۔ ممالک غیر کے باشندون کی تعداد۔

یُورپی رُوس مین زراعت پیشہ قومون اور اقوام وحوش صحرا نورد کی لڑائیان اب امور ماضیہ مین داخل ہو گئی ہین اور سرسبز و شاداب میدان اِسٹپی جسمین ایرین اور تورانیون مین کئی صدی تک لڑائیان ہوا کی تھین زار رُوس کی سلطنت مین ملحق کر لیا گیا۔ چوپانی اقوام مین سے کچھ تو نکال دی گئین اور کچھ مطیع کر لی گئین۔ اور جس سلطنت کو اُنھون نے عرصۂ دراز تک بسالت کے ساتھ محفوظ رکھا تھا اُسمین اب بہ امن و امان موضع بسائے گئے ہین اور محنتی کسان کاشتکاری کرتے ہین۔

اِس مُلک کے سفر مین معمولی طور کے مسافر کو کوئی دلچسپ شئے نظر نہ آیگی۔ وہ ایسی کوئی شئے کو ہرگز نہین دیکھیگا جسکو وہ بڑھا کر قدرتی بہار کے نام سے نامزد کرے۔ گو کئی دن تک وہ سفر کرتا رہے مگر اُسکو یہ موقع نہ ملیگا کہ اپنی نوٹ بُک مین کوئی بات درج کر سکے۔ لیکن اگر وہ ہفت زبان یا عالم علم انھنا لوجی ہے یعنی مختلف اقوام انسانی کی اصلیت و ماہیت دریافت کرتا ہے تو اُسکو کسی قدر شغل ہاتھ آجائیگا کیونکہ یہان اُسکو بہت ہی مختلف قسمون کی قومین ملینگی اور بہت سی مختلف زبانین سُننے گا جنسے ہفت زبان تک کی قابلیت زبان دانی محک امتحان پر کامل عیار نہ اُترے۔

یہ اختلاف قومیت اُس حکمت عملی کا نتیجہ ہے جو ملکہ کَیتھرائن ثانیہ نے اختیار کی تھی۔ اُدھر تو جنوبی سرحد آہستہ آہستہ بڑھائی جاتی تھی اور ادھر مقامات مفتوحہ پر ممالک متوسطہ سے روسی مزارعین اُسمین بسائے جاتے تھے۔ یہ لوگ شائق تھے کہ جسقدر زمین و آزادی اُنکو اپنے وطن کے گانؤن مین حاصل ہے اُس سے زیادہ یہان سلے مگر ملکہ کَیتھرائن کے عہد دولت مہد مین سرحد اِسقدر جلد بڑھائی گئی کہ سابق کا جو طریقہ تھا کہ ممالک مفتوحہ مین لوگ اپنی خوشی سے جا کے بستے تھے وہ طریقہ ایسا نہ تھا کہ جن مقامات کو ملحق کر لیا ہے وہ آباد ہو سکین۔ پس ملکہ کَیتھرائن نے یہ تدبیر کی کہ ممالک غیر سے لوگون کو ایک اِنتظام کے ساتھ یہان بسنے کے لیے طلب کیا مغربی یُورُپ مین جو اُسکے سفیر اور ایلچی تھے اُنکو حکم دیا گیا کہ صناعون اور مزارعین کو رُوس مین آن کر آباد ہونے کی ترغیب دین اور اِس کوشش مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھین۔ مختلف ملکون مین خاص خاص اِیجنٹ بھیجے گئے کہ سفیرون کو اُنکی کوشش مین مدد دین۔ ہزارہا آدمیون نے اِس طلب کو قبول کر لیا اور اکثر اُس اراضی مین بسے جو تھوڑے دن اُدھر اقوام صحرائی کی چراگاہ کی زمین تھی۔ اِس حکمت عملی کو اُسکے بعد بھی فرمانروایون نے اختیار کیا اور زمانۂ حال تک قائم ہے مگر بیچ مین کبھی کبھی سلسلہ شکست ہو گیا تھا۔ اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جنوبی رُوس مین اب اِسقدر مختلف قومون کے آدمی نظر آتے ہین کہ شاید یُورُپ مین کہین اور نہونگے۔ رُوس جدید کے سرکاری نقشون مین مندرجۂ ذیل قومین درج ہین۔ رُوس جدید۔ صوبجات اِکاٹرِنوسلاف۔ ٹارِڈ۔ کھرسن۔ بِسرِبیا مین اِسقدر قومین ہین۔ بڑے روسی۔ چھوٹے روسی۔ اہل پُولینڈ۔ اہل سَروِیہ۔ اہل مانٹی نیگرو۔ اہل مالڈیویا۔ بلغاری۔ جرمن۔ انگریز۔ اہل سُوِڈن۔ سُوِس۔ فرانسیسی۔ اہل اَطالیہ۔ یونانی۔ ارمن۔ تاتاری۔ اہل مارڈوا۔ یہودی۔ جِپسی۔ اِنکے مذہب بھی قریب قریب اِسی قدر مختلف ہین نقشون سے مندرجۂ ذیل مذہب ظاہر ہوتے ہین۔ کلیساے یونانی۔ رُومن کیتھولک۔ اہل جیارجیا۔ لُوتھرِن۔ کانوِنسٹ۔ اَنگلِکن۔ مینونائیٹ۔ سیپاراٹِسٹ۔ پِٹِیسٹ۔ کریم یہودی۔ ٹالمُوڈِسٹ۔

مسلمان اور بیشمار روسی قومین ہین مثلاً مونو کانی اور اسکا نشینی یعنی خواجہ سرا۔ خود امریکا کے نقشون سے اسقدر مختلف مذہب اور فرقون کی قومین نہین ظاہر ہوتی ہین۔
یہ امر ضرور بیان کردینا چاہیے کہ فہرست مندرجۂ بالا گو صحیح ہے مگر اس سے اصلی آبادی کا واقعی حال نہین ظاہر ہوتا۔ باشندون مین روسی اور یونانی بڑی کثرت سے ہین۔ اور جن قومون کا نام اوپر بیان کیا گیا انمین اکثرون مین معدودے چند آدمی ہین اور انمین بعض بعض صرف قصبون ہی مین ہین مثلاً فرانسیسی۔ با این ہمہ دیہات کی آبادی مین اختلاف اقوام کی بڑی کثرت ہے۔ ایک مرتبہ تین دن کے عرصے مین مین نے یونانی جرمن سرویہ۔ بلغارستان۔ مانٹی نیگرو اور یہودیون کی نوآبادیان دیکھین اور میری سواری بالکل ابتدائی زمانے کی سی سادی تھی۔
ممالک غیر سے جو قومین آن کر آباد ہوئین انمین اہل جرمن سب سے بدرجہا زیادہ ہین۔ گورنمنٹ کا منشا انکے طلب کرنے سے یہ تھا کہ وہ آن کر اراضی افتادہ مین کاشت کرین اور انکے ذریعے سے قومی دولت کو ترقی ہو اور روس کے مزارعین قرب وجوار پر انکی دیکھا دیکھی شائستگی کا اثر پڑے۔ مگر وہ اسمین کامیاب نہین ہوئی کہ مزارعین روس پر شائستگی کا اثر ڈالے۔ جرمن کی نوآبادیون مین جو روسی گانوٴن واقع ہین انمین جہان تک مین نے غور کیا عموماً یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اہل جرمنی کا ذرا بھی اثر نہین پڑا۔ مختلف قومون کے آدمی الگ تھلگ رہتے ہین اور انمین باہم حتی الوسع بہت کم میل جول اور ربط ضبط ہے۔ روسی کسانون کی عادت مین داخل ہے کہ ہر شے کو بغور دیکھتے ہین۔ یہ لوگ اپنے شائستہ اور مہذب ہمسایون کے طرز معاشرت پر غور کے ساتھ نظر ڈالتے ہین مگر یہ کبھی خیال بھی نہین ہوتا کہ وہی طرز خود بھی اختیار کرلین۔ جرمن کو وہ ایک دوسری ہی دنیا کے آدمی سمجھتے ہین اور انکو بذات اور ذکی تصور کرتے ہین اور سمجھتے ہین کہ خدا نے انکو جو خاص خاص صفتین عطا کی ہین وہ فرقۂ یونانی کو نہین حاصل ہین۔ انکے نزدیک اہل جرمن کا بڑے بڑے اور صاف ستھرے اور خوبصورت مکانون مین رہنا ویسا ہی قدرتی امر ہے جیسا یہ امر قدرتی ہے کہ پرند اپنے لیے گھونسلے بنائین۔ اور

چونکہ کسی انسان کے دل مین غالبًا یہ خیال نہین آیا ہوگا کہ اپنے لیے جڑ بونگے سے گھونسلے بنائے لہذا روسی مزارعین کو بھی کبھی یہ خیال نہین ہوا کہ جرمن طرز کے مکان اپنے اور اپنے خاندان کے لیے بنائیے۔ اِس بارے مین بجز اِسکے اور کچھ نہین کہا جا سکتا کہ روسی۔ روسی ہین اور جرمن جرمن۔ اور بس۔

جو روسی کسان اہل جرمن کے ہمسائے مین رہتے ہین اُنکے یہ پرانے فیشن کے خیالات سے اِس مقولے کی تردید ہوتی ہے کہ روسی تتبع کرنے مین مشتاق ہین۔ اور جس کسی اجنبی سے اُنکو سابقہ پڑتا ہے اُسکے رسوم و عادات کے اختیار کرنے کا روسیون کو بہت میلان طبع ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ ایک مشہور مقولہ ہے اور ساری دنیا کو اُسکا یقین ہے کہ روسی اپنی قومیت کو ایسی آسانی سے بدل ڈالتے ہین جیسے ایک کوٹ بدل کے دوسرا پہن لیا۔ اور جس قوم سے اُنکو کوئی تعلق نہین ہوتا اُسکی وضع اختیار کرنے سے خوش ہوتے ہین مگر امر مندرجۂ بالا سے اِسکے برعکس قضیہ نظر آتا ہے۔

حق یون ہے کہ اِس امر مین ہمکو مزارعین اور امرا مین فرق کرنا چاہیے۔ امرا کو بڑا میلان طبع ہوتا ہے کہ ممالک غیر کے طریقے اور رسوم اور طرز انتظامی کو اختیار کرین۔ مگر اِسکے برعکس مزارعین کو پرانی وضع اور باتون سے عشق ہے۔ مگر یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ یہ فرق اختلاف قومیت سے پیدا ہوا ہے۔ اِسکا فرق اِن دونون طبقونکی گذشتہ تاریخ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اور قومون کی طرح روسی بھی اُسوقت تک بالکل اگلے زمانے کی حالت مین رہینگے جب تک وہ اپنی اصلی ابتدائی حالت اخلاقی کو نہین بدلتے یعنی جب تک زمانے کے حالات سے وہ مجبور نہین کیے جائینگے تب تک وہ پرانی لکیر کے فقیر بنے رہینگے۔ عرصہ دراز گذرا کہ امرائے عظام کو آن خسروان روس نے پرانے طرز کے ترک کرنے پر مجبور کیا جو شائستگی اور رفاہ کو شایع کرتے تھے۔ اور اُنکے ملنے سے ممالک غیر کا اثر اُنپر ہمیشہ ایسا ہوتا گیا کہ وہ کوئی نیا طرز اختیار نہین کر سکتے۔ پس جس ڈھرے کو وہ فائدہ بخش یا دلربا سمجھتے ہین اُسکو بآسانی اختیار کر لیتے ہین۔ اُسکے برعکس عوام کی جماعت کثیر ایسی نہ تھی کہ پرانے رسوم و عادات اِس آسانی کے ساتھ

اُنسے ترک کرادی جائین لہذا اُنمین ابھی تک کنسروِیٹیو جوش بدرجۂ غایت باقی ہے۔

اِس مقولے کی تائید مین مین دو امور بیان کرونگا جن پر مین نے اکثر غور کیا ہے۔ ایک یہ کہ فرقۂ مُولوکانی پر جنکے بارے مین مین نے اکثر ذکر کیا ہے بتدریج جرمن کا اثر پہونچا۔ وہ لامذہب ہوگئے۔ اور اِس سبب سے گذشتہ زمانے سے جو اُنکو تعلق تھا اُس سے آزادی حاصل ہوئی اور دنیوی امور مین بھی اُنکے خیالات بدل گئے۔ دوسرا امر یہ ہے کہ جو مزارعین پابند مذہب ہین آسانی وہ طرز اختیار کرلیتے ہین جو اُنکو فائدہ بخش معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً اُن کسانون کو لیجیے جو زراعت چھوڑکر صنعت و حرفت کے کام اختیار کرتے ہین۔ جب وہ دیکھتے ہین کہ ایک نئی دنیا مین آگئے اور اِس نئی دنیا مین وہ اپنے آبا و اجداد کے طرز قدیم سے نہین رہ سکتے تو وہ بلا تامل ممالک غیر کے خیالات اور اُنکے ایجاد کیے ہوے امور اختیار کرلیتے ہین اور جب ایکبار اِس نئے ڈھرے کو پسند کرلیا تو وہ جرمن سے گوے سبقت لے جاتے ہین۔

اکثر اوقات لوگ ایسی روسی اور جرمن نوآبادیون کے مقابلے اور فرق بین سے جو قریب قریب واقع ہون یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ قوم اِسلیوونک پر ٹیوٹانِک قوم کو ترجیح ہے اور اِس فضلیت کو اور زیادہ بڑھانے کی غرض سے اہل مینوتائیٹ کی نوآبادیون کو بھی عموماً جرمن نوآبادیون مین شامل کرلیتے ہین گو زیادہ بحث کی اِس مقام پر ضرورت نہین ہے مگر اِسقدر مین البتہ کہونگا کہ یہ طرز بحث داخل ناانصافی ہے۔ فرقۂ مینوتائیٹ سابق مین قصبۂ ڈینزگ کے قریب رہتا تھا اور پرُوشن سے اِس لیے بھاگ کے یہان بسا کہ وہان فوج مین سپاہی زبردستی بھرتی کیے جاتے تھے۔ یہ اپنے ساتھ اپنے نئے وطن مین سرمایۂ کثیر لائے اور اراضی کے متعلق اُنکا ذخیرۂ قابلیت بھی بہت تھا اُنکو اِس سے زیادہ مقدار اراضی ملی جسقدر روسیون کے پاس تھی اسکے علاوہ ابھی حال کے زمانے تک اُنکو بہت سے بیش بہا استحقاق رعایتی حاصل تھے۔ فوجی ملازمی سے بالکل آزاد تھے اور ٹکس سے بھی بالکل آزاد۔ اخلاقی امور مین وہ جرمن کے نئے آباد ہوے لوگون سے عموماً بہتر ہین اور اہل جرمن اپنے روسی ہمسایون سے بڑھے ہوے ہین۔ جرمنی کے بڑے بڑے

زرخیز اضلاع تک ہین اُنکی کامیابی پر لوگون کی انگلیان اُٹھین - اِن دولتمند اور رعایتی اور تربیت یافتہ کسانون کو ایسے مفلس اور غیر تربیت یافتہ کسانون سے مقابلہ کرنا جو زیر بار ٹکس سنگین ہین اور پھر دونون قومون کی قابلیت فطاتی کے نتائج مستخرج کرنا ایسی مہمل بات ہے کہ اسپر نکتہ چینی کی ضرورت نہین ہے -

جو مسافر رُوس کے موضعون مین کچھ دن رہتے رہتے تھک گیا ہو اُسکو منو نائیٹ کی نو آبادیان دنیا کی بہشت نظر آینگی - اُسکو زمین کے چھوٹے سے جوف مین جو کسی چشمے کے قریب واقع ہے دفعۃً اونچی اونچی چھتون کے مکانات کی ایک بڑی لمبی قطار نظر آئیگی جو درختون مین نصف چھپی ہوئی ہوگی - اور جب غور کر کے دیکھا جائیگا تو درخت چھوٹے چھوٹے سے پودے معلوم ہونگے - مگر میدان اِسٹیپی کے سفر دراز کے بعد یہ پودے گو چھوٹے ہون مگر اُنکے دیکھنے سے فرحت حاصل ہوتی ہے کیونکہ سفر مذکور مین تو درخت یا جھاڑی کا کہین پتا ہی نہین ہے - مکان بڑے ہوتے ہین اور عمدہ طرز کے - اور مرمت ایسی اچھی ہوتی ہے کہ ہمیشہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ حال ہی مین بنے ہین - کمرے سادگی سے آراستہ ہوتے ہین اور انتہا سے زیادہ صاف مگر خوشنمائی کا چندان اُنکو خیال نہین ہے - مکان کے متصل اصطبل اور گوسالہ ہوتا ہے - سامنے رُخ ایک وسیع احاطہ ہوتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دن مین کئی بار صاف کیا گیا ہے اور عقب مین باغ ہے جسمین نباتات کا اچھا ذخیرہ ہے - میوے اور پھول کے درخت بہت کثرت سے نہین ہوتے کیونکہ وہان کی آب وہوا اُنکو راس نہین آتی - باشندے سادہ مزاج ایماندار کفایت شعار ہوتے ہین مگر عقل کے تیز نہین اور جو اشیا اُنکی چھوٹی سی محدود دنیا کے باہر ہین اُنسے سروکار نہین رکھتے - مگر جن امور کو وہ اپنی توجہ کے قابل سمجھتے ہین اُنکو خوب سمجھتے ہین - اگر کسی اجنبی کا اُنمین گذر ہوا تو وہ اِسطرح سے پیش آئینگے کہ بھلا نہ معلوم ہوگا کیونکہ وہ الگ تھلگ رہنا چاہتے ہین اور جلد بے تکلف نہین ہوجاتے اور اجنبیون پر بھروسا کم رکھتے ہین اور جو لوگ اُنکے فرقے کے نہین ہین اُنسے ملنا جلنا پسند نہین کرتے - لیکن اُنسے اگر کوئی شخص اُنکی مادری زبان مین گفتگو کرسکے اور مذہبی امور کی نسبت پادریون کے لب ولہجے سے بحث کرے تو اُنکے مزاج کا تکلف اور الگ الگ رہنے کی

عادت فوراً ترک ہو جائے۔ مگر ایسے گانؤن مین عرصۂ دراز تک قیام کی صلاح کوئی نہ دیگا کیونکہ جو انتظام کی سختی وہان ہے اُسکو ایسی قوم کے لوگ ہرگز برداشت نہین کر سکتے جنکی رگون مین ڈنچ قوم کا خون جوش زن ہو مگر جس زمانے مین میدان اِسٹیپی پر لوگ یارت کے لیے جاتے ہین اُن دنون مین چند روزہ قیام کے لیے وہ بہت ہی دلربا مقام ہے کیونکہ زائرون کو کسی قدر آرام اور صفائی کی بھی وہان ضرورت ہوتی ہے پس مین نے جو اُسکو دنیا کی بہشت کہا تھا تو شاید اتنا اور بڑھا دینا تھا کہ دنیا کی بہشت اہل ڈنچ کے لیے ہے

ان مِنوناَئیٹ اور چند اور جرمن کے نوآباد لوگون نے جو چند سوکھے ہوے درخت بو دیے اور اُسمین کامیاب ہوے تو بعض آدمیون نے غلبۂ ذکاوت سے یہ راے دی کہ اگر درخت بافراط بو دیے جائین تو آب وہوا کی خشکی جس سے اِس مُلک کے مزارعین خاص کر دقت مین پڑتے ہین بالکل اثر نہ کر سکے۔ گورنمنٹ رُوس کے وزرا مین سے ایک وزیر کی بھی یہی راے تھی مگر جو لوگ جانتے ہین کہ اِس دلربا اور خوش آیند سایے کے حاصل کرنے مین جسکے نیچے وہ فرصت کے وقت بیٹھ کر آرام پاتے ہین اور جسکے وہ عاشق ہین نوآبادی والون نے کتنی محنت برداشت کی ہے اور کسقدر زر کثیر صرف کیا ہے وہ خوب سمجھتے ہین کہ اِس راے سے عملاً کوئی فائدہ ہرگز متصور نہین ہے۔ اگر جنگلون کے ہونے یا نہونے سے آب وہوا پر کوئی اثر پہونچتا ہے جسپر کل علما کو کلی اتفاق نہین ہے تو بارش باران شدت سے تب ہی ہوگی جب جنگل بڑی ہی کثرت اور وسعت سے ہو اور یہ خیال کرنا کہ مصنوعی طور سے جنوبی رُوس مین جنگل پیدا کیے جا سکتے ہین مہمل خیال ہے اِتنی دقت اور محنت کون کریگا۔

مِنوناَئیٹ اور جرمنون کے بعد اُن لوگون کی حالت کسی قدر قابل بیان ہے جنھون نے بلگیریا سے آن کر نوآبادیان قائم کی تھین۔ صرف چند ہی سال سے وہ یہان آن کر بسے ہین اور اُس حصۂ ملک مین بسے ہین جو اُسوقت خالی ہو گیا تھا جب نوگئی تاتاری جنگ قرمیہ کے بعد چھوڑ گئے تھے۔ لہذا اُنکے گانؤن اب تک کسی قدر ویران نظر آتے ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ آدھے ہی بنکے رہ گئے۔ مگر وہان کے باشندے ترقی کرنے لگے ہین

اگر صرف سرسری طور پر نظر ڈال کر اُنکی حالت پر غور کیا جائے تو مین کہہ سکتا ہون کہ زراعت
اور شائستگی خانہ داری مین وہ لوگ اُن لوگون سے کچھ بہت گھٹ کے نہین ہین جنھون نے
جرمنی سے آن کر نوآبادیان قائم کی ہین۔ اُنکے مکان تو بیشک چھوٹے چھوٹے ہین یہانتک کہ ایک
مکان کا مکان مینونائیٹ کے مکان کے ایک کمرے مین آجائے مگر اُنمین آرام اور صفائی
ایسی ہوتی ہے کہ اگر جرمن کے مکان مین ہو تو اہلِ خانہ کی لوگ تعریف کرین۔ بااینہمہ
صاف معلوم ہوتا تھا کہ اہل بلگیریا اپنے نئے وطن سے کسی طرح خوش نہین ہین۔ اُنسے
جو مین نے گفتگو کی تو اُنھون نے بہت ہی مختصر جواب دیے۔ اُن مختصر جوابون سے جہانتک
مین سمجھ سکتا ہون میرے نزدیک اُنکی ناراضی کا سبب یہی ہے کہ جلاء وطن کے لیے
جو ایجنٹ مقرر ہوے تھے اُنھون نے مبالغے اور رنگ آمیزی کے بیانات سے اُنکو ترغیب
دی تھی کہ سلطان کی عملداری چھوڑ کر زار کی عملداری مین آن کے بسین۔ اور یہ بیچارے
یورپ سے اِس امید پر آئے تھے کہ یہان اُنکو ایک زرخیز اور خوشنما ملک ملیگا جیسا کہ اُنسے
وعدہ کیا گیا تھا۔ اُسکے عوض مین شہد اور دودھ بہتا ہوا اُنکو ایسا حصّہ میدان اِسٹیپی ملا
جہان پانی بھی بڑی دقت سے ملتا تھا اور سائے کا نام عنقا لہذا گرمی اور شمالی ہوا کے
جھونکون سے محفوظ رہنا معلوم چونکہ اُنکے آنے کے لیے کوئی انتظام کافی نہین کیا گیا تھا
لہذا پہلے موسم سرما مین جرمن نوآبادیون مین بسائے گئے۔ اور چونکہ جرمن لوگون کو
اِن اِسلاو و فِن فرقون کی خو بو سے واقفیت نہ تھی لہذا اُن ناخواندہ مہمانون کی اُنھونے
چندان مہمان نوازی نہین کی۔ اُنکی مایوسی حد کے درجے کو پہونچ گئی جب اُنھون نے دیکھا
کہ یہان انگور نہین پیدا ہو سکتا۔ اور اُنکا ہلکا ہلکا خوشبودار تنبا کو جو اُنکی جان سے
بہت گران بکتا ہے۔ اِس ظلم کے طلسم کے کھلتے ہی وہ ایسے بیچین ہوے کہ جب مین اُنسے ملا
تو اُنھون نے اپنے وطن قدیم ٹرکی واپس جانے کا ذکر کیا۔ واللہ اعلم ٹرکی کے حال کی
کارروائی سے اُنھون نے واپس جانے کی راے بدلدی یا نہین۔ جن لوگون نے
نوآبادیان قائم کین اُنمین جو فرقے سب سے کم کامیاب ہوے اُنمین بطور مثال
مین اُن یونانیون کا ذکر کرتا ہون جو تاتاری زبان بولتے ہین اور مِرِنی پُو پُول کے

متصل رہتے تھے جو شمالی ساحل بحر آزاف پر واقع ہے۔ اُنکے آبا و اجداد قرِمیہ مین خوانین تاتار کے زیر حکومت رہتے تھے اور رُوس مین ملکہ کیتھرائن ثانیہ کے عہد مین قبل اسکے کہ تاتار سلطنت رُوس مین ملحق ہوا ہو چلے آئے تھے۔ یہ لوگ اپنی زبان قدیم بالکل بھول گئے ہین مگر مذہب قدیم کے اب تک پابند ہین۔ تاتاری زبان اختیار کرنے مین اُنھون نے تاتاریون کی سُستی اور کاہلی بھی کسی قدر سیکھی ہے اور اسکا نتیجہ خواہ مخواہ یہ ہوا کہ وہ مفلس اور جاہل ہو گئے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قرِمیہ کے جو تاتاری مشہور ہین اُنمین اور اُنمین بہت بڑی مشابہت ہے اور اِس سے مجھے یہ یقین ہوتا ہے کہ قرِمیہ کے تاتاری اصل مین تاتاری نہین ہین بلکہ سب کے سب اِلمِن ہین جنھون نے اپنے فاتحون کا مذہب اور زبان اختیار کر لی ہے۔

مگر اِس ملک کے کُل نوآبادی قائم کرنے والون مین سب سے کم کامیاب یہودی ہین یہ لوگ نہایت تیز طبع اور جفاکش اور کفایت شعار ہین اور خرید و فروخت وغیرہ امور تجارت مین وہ تمام دنیا کی قومون مین بے نظیر ہین۔ مگر شہر مین اِسقدر عرصے تک رہنے کے عادی ہو گئے ہین کہ کاشتکار اچھے نہین ہو سکتے۔ یہ یہودی نوآبادیان امتحاناً قائم کی گئی تھین تاکہ دیکھین کہ فرقۂ بنی اسرائیل سے اُنکے آبائی پیشے چھُڑا سکتے ہین یا نہین۔ اِس تجربے مین کامیابی نہین ہوئی اور اِس ناکامی کا سبب دریافت ہونا مشکل نہین ہے۔ اِن آدمیون کے دُبلے پتلے چہرے اور عجب قطع کی چال مین اور سیاہ کوٹ جو ٹخنون تک کے ہوتے ہین دیکھ کر فوراً انسان بخوبی سمجھ جائیگا کہ وہ اپنے خاص وطن مین رہے ہین۔ اُنکے مکانات بہت ہی منہدم حالت مین ہوتے ہین اور اُنکے گندے اور ویران گانوُن دیکھ کر حضرت دانیال پیغمبر کی امت کے لوگ یاد آتے ہین۔ اِنکی اراضی کا ایک بہت بڑا حصّہ غیر مزروعہ ہے یا کسی مختلف قوم کی نوآبادی قائم کرنے والون کے پاس لگان پر دی گئی ہے۔ اِنکی جو کچھ تھوڑی سی آمدنی ہے وہ خاص ایسی تجارت سے ہے جو کم و بیش خفیہ رہتی ہے۔

چونکہ اِنگلینڈ پہِلے یا بیشتر کارخانہ کہلاتا تھا پس ہم جنوبی رُوس کو ایسا کارخانہ کہہ سکتے ہین جنھین گویا پُرانی قومون کے ٹکڑے گلائے جاتے ہین تاکہ سب اجزا ایک واحد جزو ہو جائے کیونکہ اِنگلینڈ پہِلے یا ایسے کارخانے کو کہتے ہین جسمین قومین گڑھی جاتی ہین

مگر یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ گلنے کی کارروائی ابھی بخوبی شروع نہین ہوئی۔

قومی خصوصیتین رُوسؔ مین اسقدر جلد نہین دفع ہوتی ہین جسقدر جلد امریکا یا برٹش نوآبادیون مین دفع ہوتی ہین۔ امریکا کے ممالک متحدہ مین مین نے اکثر ایسے جرمنؔ دیکھے ہین جو صرف چند ہی سال سے اِس مُلک مین ہین مگر امریکا والون سے زیادہ امریکائیت چھائی ہوئی ہے۔ یہ اہل امریکا کی خصوصیت رسوم و عادات پر اپنی طرف سے بھی حاشیہ چڑھاتے ہین اور یہ قابل مضحکہ ہے۔ وحوش کی طرح کچی بولی بولتے ہین۔ وہ سمجھتے ہین کہ یہ بھی انگریزی زبان ہے اپنی مادری زبان پر اُسکو ترجیح دیتے ہین۔ اور امریکا کے طرز نظمی کی تعریف مین غلغلہ توصیف بلند کرتے ہین اور اگر کوئی شک کرے کہ وہ اُس سلطنت جمہوری کے اصلی باشندے نہین ہین تو بگڑ کھڑے ہوتے ہین کہ ہمکو گالی دی۔ رُوسؔ کے اُن نوآبادی قائم کرنے والون مین جرمنؔ ہین مین نے اِس قسم کی کوئی بات نہین دیکھی۔ گو اُنکے باپ دادا اِس نئے مُلک مین پیدا ہوے ہون تاہم اگر کوئی اُنکو روسی کہے تو گویا گالی دی۔ وہ دہاقین رُوسؔ کو مفلس اور کاہل اور سست اور بے ایمان سمجھ کر اُنسے نفرت کرتے ہین اور حکام سے اُنکی تعدّی اور زیادہ ستانی کے سبب سے ڈرتے ہین۔ اپنی زبان اور رسوم بڑے رشک کے ساتھ قائم رکھتے ہین۔ روسی زبان شاذ ہی اچھی بولتے ہین۔ اور بعض اوقات زبان مذکور بولتے ہی نہین جن لوگون سے وہ بلحاظ قومیت و مذہب جدا ہین اُنکے ہان شادی بیاہ نہین کرتے۔ مگر رُوسی وضع وغیرہ کا اثر اِسلَیوُنِک اقوام پر جنھون نے نوآبادی قائم کی ہے جلد جلد پہونچتا جاتا ہے۔ مثلاً اہل سَروِیَہ۔ بلغارستان۔ مانٹی نیگرُو۔ یہ کلیسائے یونانی کے ہین اور روسی زبان کو جو اُنکی خاص زبان سے بہت مشابہ ہے بآسانی سیکھتے ہین۔ اور فرقۂ ٹیُوٹانِک سے عموماً زیادہ تربیت پذیر ہین۔

بالفعل گوَرنمنٹ کوشش کر رہی ہے کہ جو حقوق نوآبادی قائم کرنے والون کو عطا ہوے ہین وہ اُنسے اُنھین محروم کردے اور جس انوکھے طرز تمدن سے اُنپر حکمرانی ہوتی ہے اُسکو ترک کردے۔ یہ تدابیر خاص کر زبردستی فوج مین بھرتی کرنے کا طریقہ شاید آخرکار اہل جرمنؔ کی اِس علٰحدگی اور کشیدگی کو دور کردے۔ نوجوان جرمنؔ فوج مین

نوکری کرنے سے اور کچھ نہین تو روسی زبان تو سیکھ جائینگے اور اغلب ہے کہ رُوس کے جوش اور میلان طبع کا بھی اُنپر اثر پڑے - مگر بالفعل اِس نئی حکمت عملی سے جوش مخاصمت بہت بڑھ گیا ہے اور اہل جرمن اب کہین زیادہ کشیدہ اور علٰحدہ رہتے ہین - ہر جرمن نو آبادی مین انسان روسیون کے جبر و ظلم کی شکایت سنیگا - اور روسیون کے چال چلن کی نسبت بہت ہی خراب راے ظاہر ہوگی - اہل مینوٗنائیٹ سمجھتے ہین کہ ان براے نام مصلحان قوم سے اُنکو سب سے زیادہ رنج پہونچا ہے - وہ رُوس مین اِس غرض سے آئے کہ فوجی نوکری سے محفوظ رہین اور اُنسے صاف صاف کہدیا گیا تھا کہ تم اِس سے بری رہوگے مگر اب وہ مجبور کیے جاتے ہین کہ اپنی قوم کے عقاید مذہبی کے خلاف کارروائی کرین - گورنمنٹ کی خدمت مین جو عرضی اُنھون نے پیش کی تھی اُسمین اِسی دلیل پر شکایت کی تھی - مگر اِسکے علاوہ اُنکو ایک اور عذر ہے اور وہ عذر پہلے عذر سے بھی زیادہ سخت ہے کہ وہ تبدل امر مجوزہ کو قبول نہین کرسکتے - اُنمین سے اکثرون نے مجھسے بیان کیا کہ جو حد فاصل اُنمین اور اور باشندون مین قائم ہے وہ اگر جاتی رہے تو اُنکے وہ داب و آداب سخت زیادہ عرصے تک قائم نہ رہ سکین جسکے سبب سے وہ بالفعل طاقتور ہین - پس گو گورنمنٹ کا میلان طبع تھا کہ اکثر امور مین اُنکی راے کے موافق فیصلہ باہمی کرائے تاہم صدہا خاندان اپنی جایداد بیچ کر امریکا چلے گئے اور اب تک چلے جاتے ہین - سنہ ۱۸۷۲ اور سنہ ۱۸۷۳ء مین جب مین نے اہل مینوٗنائیٹ کو دیکھا تھا تو مجھسے اُنکے ذی رعب ممبرون نے کہا تھا کہ کم سے کم نصف مینوٗنائیٹ اِس مُلک کو چھوڑکر مغربی یوٗرپ مین کہین دور جاکر بسینگے - اِس نقل و حرکت سے خواہ مخواہ اُنکے مذہبی جوش و سرگرمی مین گویا از سر نو جان آگئی - مرفہ حالی مین جو برابر اُنھون نے زندگی بسر کی تو یہ جوش اُنکا بتدریج دور ہوتا گیا تھا اب پھر خدا نے اُنکو یاد دلایا کہ گو وہ دنیا مین رہتے ہین مگر وہ دنیا کے لوگ نہین ہین اور اُنکو ہمیشہ مستعد رہنا چاہیے کہ اپنے عقیدے کے قائم رکھنے کے لیے مصائب برداشت کرین -

یہ امر ممکن ہے کہ نئے طرز تمدن سے وہ نو آبادی قائم کرنے والے جو مثل روسیون کے کلیساے یونانی کے ہین بہت جلد روسی خو بو اُنپر اثر کرے - مگر مجھے یقین ہے کہ اور لوگ

عرصۂ دراز تک ایسی خو بو حاصل کرنے سے محترز رہینگے۔ کلیساے یونان کے پیرو اور اہل پراٹسٹنٹ مین اسقدر اختلاف خیالات ہے کہ اُن دونون مین باہم شادی بیاہ ہونا ذرا مشکل ہے اور شادی بیاہ کے بغیر کسی دو قومون کا ربط ضبط کلی ہونا غیر ممکن ہے۔ مسافر کو اِس انوکھے ملک مین اختلاف اقوام کی نسبت ایسی عجیب عجیب باتین نظر آئینگی جنکا اُسکو وہم وگمان بھی نہ تھا۔ اُنہین مین ایک عجیب وغریب امر بیان کرتا ہون جو اِس میدان عظیم کے سفر مین جبکہ آزاف سے بحر کاسپین تک چلا گیا ہے واقع ہوا تھا۔ ایک روز اتفاقیہ سفر کے نقشے مین مین نے اِنگلش نوآبادی پڑھا۔ پیتیٹی گورسک کے مشہور ومعروف حمامون کے پاس واقع ہے اسوقت مین اِشٹاورُ وپول مین تھا۔ یہ قصبہ شمال کی جانب قریب اَسّی میل کے واقع ہے۔ میری اچھی طرح تشفی نہوئی کہ یہ نوآبادی کسکی اور کیسی ہے۔ بعض آدمیون نے جو بڑے واقف کار تھے مجھے یقین دلایا کہ انگلش کی نوآبادی ہے اور اُنہین کے نام سے نامزد بھی ہے۔ اور بعض نے اُسی طرح واقفیت کے ساتھ بیان کیا کہ یہ صرف ایک چھوٹی سی جرمن نوآبادی ہے۔ نوآبادی مذکور میرے راستے مین نہین پڑتی تھی مگر اِس امر کے تصفیے کے لیے مین نے قصد کیا کہ مین خود جاکے اُس مقام کو دیکھون۔ ایکدن صبح کے وقت مین موضع مذکور مین داخل ہوا۔ پہلے پہل جو باشندے مجھے ملے وہ بیشک وشبہہ جرمن تھے اُنکو اِنگلینڈ والون کے عدم ووجود کی مطلق اطلاع ہی نہین تھی۔ اُنھون نے کہا یہان نہ انگلش اب رہتے ہین نہ کبھی کسی زمانۂ سابق مین رہتے تھے۔ مجکو اس سے مایوسی ہوئی۔ قریب تھا کہ مین پلٹون اور سوار ہوجاؤن کہ اِتنے مین ایک نوجوان اِسکول ماسٹر آگیا اور جب اُسنے سُنا کہ اُنکی یہ خواہش ہے تو اُسنے مجھے صلاح دی کہ آپ فلان بوڑھے سرکیشین سے ملیے۔ یہ پیرمرد گانون کے ناکے پر رہتا تھا اور وہان کے حالات زمان باستان سے خوب واقف تھا۔ جب مین اُسکے گھر پر گیا تو مجھے ایک مقدس پیرمرد ملے۔ اُنکا خط وخال بالکل اہل سرکیشیا کا سا تھا کوئلے کی سی کالی کالی آنکھین چمکتی ہوئین اور سفید ریش دراز۔ اگر کسی پیشواے دینی کی داڑھی ایسی ہوتی تو اُسکی اور بھی عزت کی جاتی۔ اُس سے مین نے مختصر طور پر اپنے آنے کی غرض وسی زبان مین بیان کی اور پوچھا کہ کیا اِس ضلع مین اِنگلش رہتے ہین۔

اُسنے اُسی زبان مین پوچھا کہ تم یہ کیون دریافت کرتے ہو۔ اور وقت سوال مجھپر اپنی چمکتی ہوئی آنکھون سے بغور نظر ڈالی۔

مین نے کہا وجہ یہ کہ مین خود انگلش ہون اور مجھے امید تھی کہ یہان میرے ہموطن ملینگے۔ اسکے جواب مین اُسنے ٹھیٹھ انگلش زبان مین کہا کہ مین خود انگلش ہون میرا نام ابرکرامبی ہے۔ کیا تمنے کبھی اڈنبرا کے نامی ڈاکٹر جان ابرکرامبی کا نام نہین سنا۔ ناظرین خود سمجھ سکتے ہین کہ مجھے اس سے سخت حیرت ہوئی کہ رُوس کا گانون اور انگلش کی آبادی۔

اِس عجیب وغریب بیان سے مجھے بڑی حیرت ہوئی۔ ڈاکٹر کا نام مین نے بہت سُنا تھا کہ وہ طبیب ہین اور علم فلسفہ کے مصنف۔ مگر مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ عرصہ دراز ہوا اُنھون نے انتقال کیا جب میری حیرت کچھ کم ہوئی تو مین نے اُس آدمی سے جو مجمعون مین گفتگو کرتا تھا یعنی اُسی پیر مرد سے کہا کہ گو آپکی زبان بیشک انگلش کی سی ہے مگر چہرہ سرکیشین کا سا ہے۔ اُسنے جواب دیا۔ ہان ہان آپکی راے صحیح ہے مین سرکیشیا کا انگلش ہون۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ میرے چہرے سے جو حیرت برستی تھی اُس سے وہ خوش ہوتا ہے۔ اِس عجیب وغریب بیان سے بھی میری حیرت کم نہین ہوئی لہذا مین نے اپنے نئے ملاقاتی سے عرض کی کہ ذرا اور صاف صاف بیان کیجیے۔ اُسنے میری درخواست قبول کی اُسکی طول طویل کہانی کو مین مختصر طور پر بیان کرتا ہون۔

"موجودہ صدی کے اوائل مین انگلش پادریون کا ایک گروہ اس غرض سے رُوس کو آیا کہ اقوام سرکیشیا کو عیسائی کرے اور شہنشاہ الگزانڈر اول نے اُنکو اُس مقام پر وہ زمین عطا کی جو اُسوقت سلطنت مذکور کی سرحد تھی۔ یہان اُنھون نے مشن قائم کیا اور کام شروع کر دیا۔ مگر اُنکو عرصہ قلیل ہی مین معلوم ہو گیا کہ قرب وجوار کی آبادی مین بت پرست نہین بلکہ مسلمان بستے ہین جو مذہب مسیحی کے بالکل خلاف ہین۔ اِس وقت مین اُنکو یہ خیال ذہن مین آیا کہ سرکیشیا کے لڑکون کو اُنکے والدین سے خرید لین اور اُنکو عیسائی تعلیم دین۔ اُنہین سے ایک چھوٹا سا لڑکا قریب ۱۸۰۶ء کے خرید ا گیا تھا۔ جو اُوتا ملے

چونکہ وہ اُس روپیہ سے خرید اگیا تھا جو ڈاکٹر اَبز کرامبی کے چندے سے جمع ہوا تھا لہذا اُنھین کے نام سے اُسکا عیسائی نام رکھا گیا اور وہ اپنے کو اپنے مربی کا لے پالک لڑکا سمجھنے لگا۔ اِس بیان سے راز مخفی عیان ہوگیا۔ ٹی اُو نا عرف مسٹر اَبز کرامبی معمولی ذکاوت سے زیادہ ذکی آدمی تھا۔ اپنی مادری زبان کے علاوہ وہ انگریزی اور جرمن اور روسی زبان بخوبی بول لیتا تھا۔ اور اُسنے مجھے یقین دلایا کہ چند اور السنہ بھی وہ اُسی طرح بول سکتا تھا۔ اُسنے اپنی زندگی پادریون کے کام مین بسر کی۔ خاص کر انجیل کے ترجمہ کرنے اور چھاپنے مین۔ پہلے اُسنے استراخان مین کام کیا۔ بعدازان ساڑھے چار برس تک فارس مین نیل مشن کی ملازمی کی۔ اور اُسکے بعد چھ برس تک سَیبیریا مین کام کیا۔

۱۸۳۵ء کے قریب شہنشاہ نکولس نے اِسکاچ مشن کی ممانعت کردی اور کل دو پادریون کے سوا اور کل پادری اپنے اپنے وطن کو واپس گئے۔ اُن دونون مین ایک کا لڑکا اب تک ہے اور وہ ٹھیٹھ اِسکاچ ہے۔ سَرکیشیا کے اِسکاچ لوگون مین اکثر ہین جنھین سے اکثرون نے اہل جرمن کے ساتھ شادی کرلی ہے۔ اور باشندون مین صوبۂ سراطوف کے جرمن ہین جنھون نے نوآبادیان قائم کین۔ اِس موضع مین جرمن زبان عموماً بولی جاتی ہے ممالک اجنبیہ کی نوآبادی قائم کرنے والون کا اور تاتاری حملہ آورون اور قدیمی اصلی باشندگان ملک یعنی اہل فنش کا اِسقدر حال سُنکر ناظرین کا ضرور جی چاہیگا کہ دریافت کرین کہ اِن اقوام اجنبیہ وغیرہ کی تعداد خاص روسیون کی تعداد کے مقابل مین کسقدر ہے۔ افسوس ہے کہ اِس امر کے دریافت کے لیے کوئی صحیح صحیح اندازہ نقشون سے نہین قائم کرسکتے۔ مگر قیاس سے کہسکتے ہین کہ منجملہ چھ کرور دس لاکھ باشندگان یوُرپی رُوس کے پانچوین حصے سے زیادہ یعنی ایک کرور بیس لاکھ سے زیادہ زیادہ ممالک غیر کے باشندے ہین۔ اِس چھ کرور دس لاکھ مین فنلَینڈ۔ پولَینڈ اور کوہ قاف شامل نہین ہے۔ اَبزوچیف کے حساب سے آبادی کا یہ اندازہ ہے۔ و ہو ہذا۔

اقوام ایرین

لتھوانیین	۲۳۴۳۰۰۰	پولن	۹۶۰۰۰۰
مالڈیوین	۸۷۵۰۰۰	جرمن	۶۶۱۰۰۰
یونانی	۴۷۰۰۰	بلغارستانی	۴۰۰۰۰
ارمن	۳۳۰۰۰		
	۴۹۵۹۰۰۰		

اقوام سیمٹک

یہودی	۱۶۳۱۰۰۰

اقوام تورانی

فننش	۳۰۳۸۰۰۰	کرغیز	۱۴۶۰۰۰
تاتاری	۱۳۱۲۰۰۰	کلمک	۸۶۰۰۰
بشکر وغیرہ	۱۰۳۷۰۰۰		
	۵۶۱۹۰۰۰		

مختلف اقوام

۱۰۳۰۰۰

۵۷۲۲۰۰۰

میزان کل ۱۲۳۱۲۰۰۰

اس حساب سے فی صدی

روسی	۷۹٫۸۹	ایرین اقوام دیگر	۱۱٫۸
سیمٹک	۲٫۶۷	تورانی	۹٫۱۷

مختلف اقوام ۱۶، ہیں

ان مختلف اقوام ممالک غیر کے سوشل اور پولیٹکل فواید کی نسبت ہم ان نقشوں سے جو ہمارے پاس ہیں اور جنہیں مذہب کے متعلق امور ہیں کچھ راے قائم

کر سکتے ہین۔ رُوس مین مذہب اور قومیت کو عملی طور پر اسقدر قربت قریبہ ہے کہ دونون بالکل ایک ہین۔ اور ہمکو خوب یقین کر لینا چاہیے کہ جو لوگ کلیسائے قومی کے ممبر ہو گئے ہین وہ یا تو روسی عادات اور خو بو سیکھ گئے یا سیکھتے جاتے ہین۔ پس قومیت کی نسبت ہمکو بحیثیت سوسائٹی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ممالک غیر کا جو جزو تھا وہ کسی قدر گھٹتا جاتا ہے۔ یورپی رُوس کی آبادی چھ کرور دس لاکھ ہے۔ جنمین نوے لاکھ آدمی کلیسائے یونانی سے تعلق نہین رکھتے انمین تقریبًا تین لاکھ رُومن کیتھولک ہین۔ بیس لاکھ سے زیادہ پراٹسٹنٹ۔ پندرہ لاکھ کے قریب یہودی۔ بیس لاکھ مسلمان۔ اور چھیاسی ہزار لاما کے پیرو۔ ان مختلف قومون کی تقسیم متعلق جغرافیہ قابل توجہ ہے جو صوبے مغربی سرحد کے قریب واقع ہین انمین مغربی یورپ کا اثر زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً رومن کیتھولک یا پراٹسٹنٹ مذہب۔ اور مشرقی صوبون مین مشرقی ملکون کا اثر مثل اسلام و مذہب بودھ زیادہ ہے۔ جسطرح رُوس براعظم ایشیا اور یورپ کو اور امور مین باہم ملاتا ہے اُسی طرح دونون کے مذہبون کو بھی ملاتا ہے۔

باب بیسوان

سینٹ پیٹرسبرگ اور ممالک یورپ کی تقلید

سینٹ پیٹرسبرگ اور برلن - بڑے بڑے مکان - پولیس - پیٹر اعظم اسکی حکمت عملی اور مقاصد - فرانسیسی اثر - ممالک غیر کی تقلید کی ممانعت ممالک غیر سے علم ادب سیکھنا - خفیہ مجلسین - تباہی - نکولس کی عمر پاژناسش مین جنگ خوفناک - گوگل - ۱۸۴۸ء کا جوش بغاوت اسکا نتیجہ -

اگر سیاح تری کی راہ سے سینٹ پیٹرسبرگ جاے تو اور بات ہے لیکن اگر خشکی خشکی شہر مذکور مین داخل ہو تو اسکو جنگل اور دلدل کے کئی سو میل طے کرنے ہونگے جنمین انسان کی آبادی یا زراعت کے شاذ ہی نشان نظر آئینگے - اس امر سے اور شہرونکی نسبت اسکے دل پر ایک عجیب اثر ہوگا - ایک ویران میدان مین جو مسکن دد و دام ہے وہ دفعتہً ایک عظیم الشان مقام مین داخل ہوتا ہے جو مصنوعی طور پر سرسبز و شاداب کیا گیا ہے اور بسایا گیا ہے -

کل بڑے بڑے امصار یورپ مین دار السلطنت زار کو برلن سے سب سے زیادہ مشابہت ہے - دونون بالکل مسطح زمین پر بنے ہین - دونون کی سڑکین چوڑی ہین مگر بیجا خراب - مگر سڑکون کی ترتیب اچھی ہے - دونون مین اکڑپن ہے جس سے فوجی داب قواعد ظاہر ہوتا ہے اور اسکے ساتھ ہی ایک سڈول پن بھی ہے جس سے جرمنی کے امراء عظام کے مذاق کی بو آتی ہے مگر ایک البتہ بہت بڑا فرق ہے - گو اہل جرمنی کہتے ہین کہ برلن دریاے اسپری پر تعمیر ہوا ہے تاہم اگر آپ عرصہ دراز تک بھی شہر مین رہینگے تو بھی وہ سست رو اور میلا چھوٹا سا چشمہ کبھی نظر نہ آئیگا جسکو خواہ مخواہ

لوگ دریا کے نام سے نامزد کرتے ہین اسکے برعکس سینٹ پیٹرسبرگ ایک پرشوکت شان دریا پر بنا ہے جو اس شہر کی جان ہے۔ چوڑائی اور صاف ستھرے آب سرد نیلگون کی کثرت اور عمق سے رود نیوا واقعی دنیا کے خوبصورت سے خوبصورت دریاؤن مین شمار کیا جاتا ہے۔ خلیج فنلینڈ داخل ہونے کے کچھ میل پہلے اسکی کئی شاخین بن جاتی ہین اور انسے دہانے کے پاس مثلث کی شکل بن جاتی ہے۔ سینٹ پیٹرسبرگ اسی مقام پر واقع ہے۔ شہر مذکور کا خاص حصہ جنوبی کنارے پر بنا ہے۔ اور باقیماندہ حصہ شمالی کنارے اور جزیرون مین منقسم ہے۔ انمین جزیرۂ باسل خاص جزیرہ ہے اور یہ جنوبی کنارے سے پتھر کے ایک بڑے پل کے ذریعے سے ملا ہوا ہے مگر بہت سے چوبی پل بھی ہین بعض ستونون کے ذریعے سے بنے ہین اور بعض کشتیون کے ذریعے سے۔ جیسے دریاے رائین کے مشہور پل ہین جو جزیرون کو بھی ایک دوسرے سے ملاتے ہین اور بر اعظم کو بھی۔ اثناے راہ مین موسم گرما مین پار اترنے کے لیے خوشنما اور رنگین چھوٹے چھوٹے بوٹ ہوتے ہین جنمین دو ڈانڈ ہوتے ہین۔ مشہور ہے کہ یہ بوٹ پیٹر اعظم کی پسند کے نمونے پر بنوائے گئے تھے۔ شہر کے بعض دور دراز مقامات پر چھوٹے چھوٹے بوٹون پر آرام کے ساتھ جا سکتے ہین۔ یہ بوٹ دن بھر چکر لگاتے اور ادھر ادھر گھومتے رہتے ہین اور انکے ذریعے سے شہر اور بھی خوش سواد نظر آتا ہے۔ موسم سرما مین یہ کشتیان اور پار اترنے کے بوٹ غائب ہو جاتے ہین اور پلون کا فائدہ بہت ہی کم رہ جاتا ہے کیونکہ دریا تمام و کمال برف کی ایک گہری اور مضبوط تہ سے ڈھک جاتا ہے جو اسقدر مضبوط ہوتی ہے کہ بھاری سے بھاری بوجھ اٹھا سکے۔ اور ڈرانسکی گاڑیان بھی اسکے ساتھ ہی غائب ہو جاتی ہین۔ یہ گاڑیان گاڑیون کا بھی کام دیتی ہین اور ایک قسم کا آلۂ ایذا رسانی بھی ہوتی ہین۔ بڑا غل مچاتی ہین اور بڑے ہچکولے ہوتے ہین۔ انکی جگہہ پر برف کی گاڑیان استعمال کیجاتی ہین جو اس صفائی سے بے شور کی آواز کے بہتی جاتی ہین جیسے بوٹ بندھے ہوے پانی مین جاتا ہے۔

چشمۂ خاص یعنی رنیواے کلان پر ایک پتھر کا پل ہے اور تین ناؤن کے پل۔

یہ شہر خاص اور ویشلیا سٹرُوف کے درمیان مین بہتا ہے اور پشتہ بندی پخت اور گھاٹون کے ذریعے سے اُسکا پانی ایک محدود مقام پر رہتا ہے اور بھاری بھاری تودے سنگ سرخ کے لگا دیے گئے ہین۔ جنوبی حصے مین جو پُشتہ بندی ہوئی ہے وہ سڑک یا تماشاگاہ عام کا کام دیتی ہے۔ اُسکے برعکس بعض گھاٹ تجارتی امور کے کامون مین استعمال کیے جاتے ہین اور موسم گرما مین اِن گھاٹون پر جہازون کی قطار خوش نمائی کے ساتھ نظر آتی ہے۔ اس جزیرے کے مشرقی کنارے کی جانب چونگی کا مکان اور سوداگرون کے جمع ہونے کی عمارت ہے۔ اِس مقام پر ممالک غیر کے وہ سوداگر زیادہ تر جمع ہوتے ہین جنھون نے تجارت رُوس و ممالک اجنبیہ کو خاص اپنا کرلیا ہے۔ لیکن یہ مقام بالکل تجارتی ہی نہین ہے کیونکہ اسمین دار العلم سائنس اور دار العلم خاص اور دار العلم فنون نفیسہ کی عمارات بھی واقع ہین۔ قریب کے جزیرے مین دریا کے حصۂ بالا مین قلعہ واقع ہے۔ یہ ایک خوش سواد عمارت ہے۔ اسمین سرکاری قیدی رہتے ہین اور خاندان خسروی کی ہڑوار بھی ہے۔ محاذی کے کنارے پر ایوان خسروی اور عمارت جلسہ وزرا بحری اور یونیورسٹی کا محل واقع ہے۔ اور دریا کے نیچے کے حصے مین جہازون کے اسباب رکھنے کی عمارت ہے اور سب سے بلندی پر سینٹ آئیزک کے منیع الشان اور سونے کے چمکتے ہوے گنبدون کے برج جگمگاتے ہین۔

سینٹ پیٹرسبرگ مین جس طرح دریاے نیوا عظمت بار ہے اُسی طرح کل اشیا سے سطوت عیان ہوتی ہے۔ سڑکین۔ سیرگاہ کے میدان۔ ایوانات۔ سرکاری عمارات۔ گرجا گھرون سے اور کچھ نہین تو عظمت و شان تو ضرور ٹپکتی ہے گو عیب سے خالی نہ سہی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا آئندہ کی بیشمار نسلون کے لیے تعمیر کی گئی ہین نہ کہ موجودہ باشندون کی ضرورتون اور کاروبار کے لیے۔ اس امر مین شہر نہ کور اِس سلطنت کا اچھا نمونہ دکھاتا ہے جسکا وہ دار السلطنت ہے۔ رعایا کے مکان تک بڑے بڑے پتھرون سے بنائے جاتے ہین اور اکثرون مین بیس بیس

کمرون سے زیادہ ہوتے ہین۔

بڑے بڑے مکان بنانے کی عادت سے طرز تقرر و نظم پولیس زیادہ تر مؤثر اور ایک عجیب قسم کا ہوگیا ہے۔ ہر مکان مین ایک دربان ہوتا ہے۔ یہ مالک مکان کا نوکر ہوتا ہے۔ پولیس کے ایجنٹ کو جھاڑو دینی پڑتی ہے اور گرمی کے دنون مین مکان سامنے کی سڑک پر چھڑکاؤ کرتا ہے اور یہ دیکھتا ہے کہ مکان مین سب کے سب باشندے قوانین و آئین مجاریہ کے مطابق چلتے ہین یا نہین۔ شب کو اسکو باہر سڑک پر رہنا ہوتا ہے اور چوکیدار کا کام کرنا پڑتا ہے۔ جب مقیاس الحرارت کا پارہ صفر کے نیچے ہوتا ہے تب بھی وہ جاڑے کی بڑی بڑی راتون مین مزے سے زمین پر سویا کرتا ہے تعجب ہے کہ اکڑ کے مر نہین جاتا۔ اِس سے صاف ثابت ہے کہ روسیون کو سردی برداشت کرنے کی بڑی ہی عادت ہے۔ مشہور ہے کہ پیشتر یہ چوکیدار پولیس کو اکثر یہ قیمتی مدد دیتے تھے کہ زیادہ رات جاکر جو مسافر ملین انکو لوٹ لین اور رہزنی کرین۔ مگر یہ سب باتین اب امور ماضیہ مین داخل ہوگئی ہین۔ اور اب سینٹ پیٹرسبرگ ممالک یورپ کی اور دار السلطنتون سے ہمسری کر سکتا ہے۔

سینٹ پیٹرسبرگ مین بھی ایسے ایسے دلچسپ مقام ہین جنکو ہر ایک سیاح دیکھیگا اور عش عش کریگا۔ مثلاً سینٹ آئیزک کا گرجا۔ یہ ایک عالیشان عمارت ہے اسکے گنبد سنہرے ہین اور بہت بڑے بڑے ستون سنگ سرخ کے بنے ہوے ہین۔ باہر سے اسکا سواد نہایت ہی دلربا معلوم ہوتا ہے خصوصاً جب پالے کی تہ برابر چمکتی ہوتی ہے۔ مگر اندر سے اسقدر رنگ آمیزی کی ہے اور لکھو کھا روپیے کے خرچ سے آراستہ کیا گیا ہے کہ الّڈھڑ کر دیا ہے۔ اِس سے بالکل گنوارپن برستا ہے۔ قازان کا گرجا گھر بھی عمدہ عمارت ہے۔ مگر علم تعمیرات کی کامیابی اس سے کم ظاہر ہوتی ہے۔ روسی اکثر اسکی تعریف کرتے ہین کہ یہ دیسی کاریگرون کی ایک صناعی ہے مگر اِس سے بھونڈی تقلید کے جوش کی ایک اعلیٰ درجے کی مثال ظاہر ہوتی ہے جو روسی کارخانون مین اکثر پائی جاتی ہے۔ ستونون کی عظیم الشان اور نصف دائرے کی شکل کی قطار جو اُسکے

قطار رکے نمونے کے مطابق بنائی گئی ہے جو روم مین سینٹ پیٹر نے بنائی تھی باقیماندہ عمارتون سے اسقدر مختلف قسم کی ہے کہ گرجا بالکل چھپ گیا ہے۔ موسم زمستان کے لیے ایک ایوان بنا ہوا ہے۔ گو بعض آدمی اس محل معلی پر عش عش کرتے ہین مگر عظمت و شان اسمین مفقود ہے۔ چھوٹے چھوٹے محلون مین بعض آب و ہوا کی خاصیت سے زیادہ موافق ہین مگر انمین کوئی بات ایسی نہین ہے جس سے روسی طرز تعمیرات کی کوئی علامت ظاہر ہوتی ہو۔ گو روسی طرز عمارت بھی کسی قدر ہے مگر وہ طرز صرف چوبی مکانون کے لیے موزون ہے سنگی عمارتون مین روسیون نے اور شمالی قومون کی طرح جنوبی یورپ کے ملکون کا بہت کچھ تتبع کیا ہے مگر آب و ہوا کے اختلاف پر لحاظ نہین کیا۔ اہل سینٹ پیٹرز سبرگ اپنے شہر کی عام عمارتون کی عظمت پر نازان ہون تو بجا ہے مگر خاص خاص عمارات کی خوشنمائی اور خوبصورتی پر اُنکو ناز نہین ہو سکتا۔

یادگار رکے بت اور پتھر کی تصویرین بھی کثرت سے ہین اور اُنسے ہر درجہ کی قابلیت تعمیرات کا اظہار ہوتا ہے۔ پیٹر اعظم کے پورے قد کی تصویر بھی بنی ہے جسمین وہ گھوڑے پر سوار ہین۔ واقعی اسمین کمال صناعی ظاہر کیا ہے۔ فصل گرما کی تفریح کے لیے جو باغ ہین اُنمین بت اور نصف قد کی سنگی تصویرین بنی ہین۔ انمین اوج کمال صناعی تو بجز مگر ہان بہت بڑی بڑی بنی ہوئی ہین۔ تصویرین بھی کثرت سے ہین۔ مثلاً ایک اعلیٰ درجے کا ذخیرہ تصاویر ہے جو ہالینڈ کی بنی ہوئی ہین۔ اسکے سوا اور بہت سی تصاویر بھی ہین جنمین اطالیہ اور ہسپانیہ کے صناعان قدیم کی تقلید کی گئی ہے۔ سیاح اس سے زیادہ دلچسپ طور پر اپنا وقت یون صرف کر سکتا ہے کہ بازارون اور سڑکون پر بخوبی سیر کرے۔ خصوصاً موسم سرما مین جب سینٹ پیٹرز سبرگ کے لوگ بالکل قومی ہی لباس پہنکر چلتے پھرتے ہین۔ لیکن جو لوگ تاریخی امور کے اثر پر غور کرتے رہتے ہین اُنکو ایک بات مین ضرور زیادہ دلچسپی حاصل ہوگی یعنی وہ چھوٹا سا چوبی مکان جسمین پیٹر اعظم اُس زمانے مین رہتے تھے جب اُنکا پایۂ تخت بن رہا تھا۔ طرز تعمیر اور بنوٹ مین وہ بالکل دریا کے ملاحون کے مکانون سے مشابہ ہے نہ کہ قیام گاہ تاجدار روس۔ مگر جو

مشہور ومعروف آدمی اُسمین رہتا تھا یعنی پیٹر اعظم اِسکے چال چلن سے اُس
مکان کو ازبس مطابقت ہے۔ پیٹر اکثر ملاحون کا کام کرتا تھا۔ اور اُسکو ذرا بھی یہ خیال
نہین ہوتا تھا کہ اُسکی شان وسطوت خسروی کو اِس سے بٹہ لگیگا۔ جب اُسنے قصد کیا کہ
فِنِش کے مقامات دَلدل پر نئی دار السلطنت بنائے جہان صرف جنگلی مرغ رہتے تھے
تو اُسنے یہ نہین کیا کہ آرام کرسی پر پڑا ہوا حکومت جتانے پر قناعت کرے۔ قدیم
یونانی دیوتاؤن کی طرح وہ اپنے کوہ اُلِمپَس سے نیچے اُترا اور عام رعایا کی طرح کام کیا
اور اپنی آنکھون سے اُسنے اپنا کام دیکھا۔ اور اپنے ہاتھون سے کام کرنے مین
شریک ہوا۔ اگر وہ مَنار ہاے مصر کی تعمیر کرانے والے شاہ فِیرَاؤُس کی طرح جابر
اور ظالم تھا تو بھی وہ اپنے افعال کے جواز کی انصافاً یہ دلیل پیش کرسکتا تھا کہ اپنی رعایا سے
وہ خود کم محنت نہین کرتا تھا بلکہ جن خطرون اور بے چینی اور بے آرامی سے اُسکے ساتھ کے
ہزارون محنت کرنے والے عاجز ہوگئے اُنمین اُسنے بلاخوف شرکت کی۔

پیٹر کی سوانح عمری کے پڑھنے سے جو کسی قدر خود اُسکے دماغ کا نتیجہ تھا ہم آسانی
سمجھ سکتے ہین کہ اُسکی رعایا مین جو لوگ پکے کنسرویٹیو تھے اُنھون نے اُسکو اُن خسروان
رُوس کے حقیقی جانشینون مین نہ تصور کیا جو مذہب کے بڑے پکے تھے۔ زاران سابق
بڑے سنجیدہ مزاج اور ذی سطوت لوگ تھے۔ اور اُنکے دلون پر یہ نقش تھا کہ مذہبی
طور پر بھی اُنکو کسی قدر درجۂ اعلیٰ حاصل ہے۔ وہ ہمیشہ ماسکو اور اُسکے بالکل قریب رہتے تھے
لہذا وہ بڑی دیر تک مذہبی وعظ سُنا کرتے تھے اور اپنے بوائرز سے مشورہ کرتے تھے
اور شکار کو جایا کرتے تھے اور خانقاہون کو معائنہ کرتے تھے اور تارک الدنیا فقیرون
اور متبرک پادریان بااعزاز سے حقانی امور کی گفتگو کرتے تھے۔ جب کبھی سفر کو
جاتے تھے تو کسی متبرک زیارت گاہ مین بھی جاتے تھے۔ ماسکو مین رہتے یا اور کسی مقام
وہ ہمیشہ عام آدمیون کے میل جول سے اِس طرح علٰحدہ رکھے جاتے تھے کہ اُنکے ملنے مین
دربار کے داب وآداب کی پخ بہت بڑھا دی گئی تھی۔ الغرض ایشیائی طمطراق کرنے
والے بادشاہون اور عیسائی راہب دونون کا یہ لوگ مجموعہ تھے ــــ

پیٹر ان سب سے بالکل ہی مختلف مزاج کا آدمی تھا۔ اور ماسکو مین اسکا وہی درجہ تھا جو چین کے بازارون مین سانڈ کا درجہ ہے۔ کیونکہ ماسکو مین وہ گویا پوجا جاتا تھا۔ وآداب وآداب اور خلق واخلاق کے جسقدر خیالات وہان مدت سے چلے آتے تھے اُنکے خلاف بڑی سختی اور بے رحمی سے کارروائی کرتا تھا۔ وہ عوام کی راے اور رعایا کے تعصبات کی ذرا بھی پروا نہین کرتا تھا۔ لہذا پرانی تکلف کی باتون کی اُسنے بیخ کنی کی اور ہر قسم کے تکلفات مذہبی سے بھی احتراز کیا۔ رسوم قدیم پر وہ خندہ زن تھا۔ اپنے ہموطنون کی حقانی بحث مین اُسکو لطف نہ تھا بلکہ اُسپر وہ ممالک غیر کی کتب مذہبی کو ترجیح دیتا تھا۔ جو لوگ منکر اور ملحد سمجھے جاتے تھے اُنسے وہ یک جان ودو قالب تھا۔ اُسنے ممالک اجنبیہ مین سفر کیا۔ منکرون کا لباس پہننے لگا۔ اور داڑھی منڈوا کر گویا اپنی روح کو گرفتار معصیت کیا۔ اپنے دربار کے ارکین کو مجبور کیا کہ اُس ہی کے سے کپڑے پہنین اور اُسی کی سی داڑھی موچھ رکھین۔ اپنی سلطنت مین چوطرفہ دوڑتا پھرا گویا بے چینی کا بھوت اُسکے پانون پر سوار تھا۔ بڑھئی کے کام اور اور اسی قسم کے چھوٹے آدمیون کے پیشے سے اُسنے اپنے ہاتھ ناپاک کیے۔ الغرض خسرو ملک اور بادشاہ وقت اور خلیفہ دینی سے جو باتین سرزد ہونی چاہیین وہ سب باتین اُسنے کین۔ اہل ماسکو اُسکے چال چلن سے نفرت کرتے تھے اور انمین بعض بعض اُسکو زار سمجھتے ہی نہ تھے۔ بلکہ تصور کرتے تھے کہ یہ کوئی شخص بھیس بدلکر عیسیٰ کا دشمن پیدا ہوا ہے۔ پس یہ کوئی مقام استعجاب نہین ہے کہ سینٹ پیٹرز برگ کی ہوا اُسکو راس نہ آئی اور اُس نے اپنی نو تعمیر دار السلطنت کے قیام کو ترجیح دی۔

سینٹ پیٹرز برگ کے تعمیر کرنے مین اُسکی خاص غرض یہ تھی کہ ایک ایسا دریچہ بنائے جسکے ذریعے سے روسی لوگ شائستہ ممالک یورپ کو دیکھ سکین۔ اور شہر مذکور سے یہ غرض بخوبی پوری ہوگئی۔ اُسکی تاریخ تعمیر سے تاریخ روس کا یورپین زمانہ شروع ہوتا ہے۔ قبل عہد پیٹر روس کو یورپ کی نسبت ایشیا سے زیادہ تعلق تھا۔ اور انگریز اور فرانسیسی اُسکو بیشک ویسا ہی سمجھتے تھے جیسا اب ہم لوگ

بخارا یا کاشغر کو سمجھتے ہین۔ اُسوقت سے رُوس یوُرپ کے پولٹیکل طرزِ انتظامی کا ایک حصہ ضروری ہوگیا ہے۔ اور جوکچھ دماغی قوت اُسنے ظاہر کی وہ مغربی یوُرپ کے آئینے سے منعکس ہوئی ہے۔ خاص خاص قومی چال چلن اور مختلف مقامون کی حالت سے البتہ تغیر اور رنگ آمیزی ہوئی ہے۔

جب ہم کسی قوم کی قابلیت اور دل و دماغ کی حالت تاریخی کا ذکر کرتے ہین تو اصل مین عموماً یہ مطلب ہوتا ہے کہ طبقات اعلیٰ کی قابلیت دل و دماغ کا ذکر ہے۔ شاید اور ملکون کی نسبت رُوس کے معاملے مین اس فرق پر ہمیشہ زیادہ تر لحاظ ہونا چاہیے۔ پِیٹر اس امر مین کامیاب ہوا کہ امرا پر یوُرپ کی شایستگی کا اثر زبردستی ڈالا جاسے مگر رعایا پر اُسکا اثر نہین ہوا۔ پس گویا روسیون کی قوم کے باہم دو ٹکڑے ہوگئے۔ اور ہر نسل مین وہ ٹکڑے باہم زیادہ تر علٰحدہ ہوتے گئے۔ جمہور انام نے استبداد کے ساتھ پُرانی رسمون اور اعتقاد کی پابندی کی کیونکہ قدیم زمانے کو وہ تبرک سمجھتے ہین اور اُمرا نے عوام کے خیالات کے مقدس ہونے کو زمانہ گذشتہ کی جہالت کا بقیہ حصہ قرار دیا اور تصور کیا کہ شائستہ قوم کو اس جہالت قدیمہ پر شرم کرنی چاہیے۔

پِیٹر نے جو تدبیرین روسیون کے دل و دماغ کی ترقی کے لیے کی تھین اُنکا عملدرآمد بھی ہوا۔ وہ خود رفاہ انام پر تُلا ہوا تھا۔ اور اُسکو بخوبی معلوم تھا کہ اُسکی رعایا کو حقانی اور فلاسفی علمیت کی ضرورت نہین تھی بلکہ روزمرہ زندگی بسر کرنے کے لیے سیدھے سادے امور کی واقفیت درکار تھی جس سے کام نکلتا۔ اُسکو نہ مُلّاؤن کی ضرورت تھی نہ فلسفیون کی بلکہ فوج بحری و بری کے افسرون۔ ناظمان ملک۔ کاریگرون۔ معدنیات کے کام جاننے والون۔ صنّاعون اور تاجرون کی ضرورت تھی۔ اِس غرض سے اُسنے ایسے امور کی تعلیم شروع کی جس سے دنیا کا کام نکلے۔ بچّون اور کم سنون کے لیے ابتدائی تعلیم کے مدارس قائم کیے گئے۔ اور زیادہ سن والون کے لیے قلعہ بندی کی عمدہ عمدہ کتب ممالک غیر اور علم تعمیرات۔ علم جہازرانی۔ انجنیری اور معدنیات کے رسالون وغیرہ وغیرہ علوم کا روسی زبان مین ترجمہ کرایا۔ علما۔ سائنس اور استاد کاریگر ملک مین

بلائے گئے اور نوجوان روسیون کو ہنر مفید اور السنۂ ممالک غیر سیکھنے کے لیے باہر روانہ کیا۔ الغرض جن جن امور سے معلوم ہوتا تھا کہ غالبًا روسیون کو وہی اصلی فوائد حاصل ہونگے جو شائستہ تر قومون کو حاصل ہوے ہین وہ سب کیے گئے۔

رُوس کی ترقی دماغی مین ایک ضروری امر قابل بیان ہے۔ مغربی یورپ مین جوش اخذ علوم جدیدہ قدرتی طور پر بے شمار وجوہ تاریخی سے پیدا ہوا تھا جو لازم ملزوم ہین۔ اور سوسائٹی سے اس شوق کے پیدا کرانے مین پہلے بڑی بڑی تکلیفین برداشت کرنی پڑین اسکے برعکس رُوس مین یہ جوش اس طرح دفعۃً نظر آیا جیسے کوئی بن تمیز کا آدمی ملک غیر سے کسی ملک مین داخل ہوجاے۔ پس رُوس نے زمانہ متوسط و حال دونون کے خیالات کو ایک کردیا۔ اور لطف یہ کہ پُرانے اور نئے خیالات کے لوگون مین ذرا بھی مخالفت ہونے پائی حالانکہ مغربی یورپ مین سخت مخالفت ہوتی تھی۔ کلیساے مسیحی کے امور مین گورنمنٹ نے بالکل دخل نہین دیا۔ لہذا مذہبی طبقۂ رُوس کے اعتقادات اور خیالات مین کوئی تبدل نہین واقع ہوا۔ مگر اُمرا نے پُرانے زمانے کے اعتقاد اور خیالات کو ترک کردیا۔ اور اِس دُھرے پر بلا قید آزادانہ چلے جسکو اُنکے آبا و اجداد جہنم کی سیدھی راہ تصور کرتے تھے۔

پیٹر کی عملداری کے ابتدائی حصے مین رُوس پر کسی خاص ملک کا اثر نہین ڈالا گیا تھا۔ رفارمر موصوف کی ہمدردی خاص روسیون ہی پر محدود نہ تھی وہ ہمیشہ مستعد رہتا تھا کہ جو امر اُسکے مطلب کا ہوا اسکو جرمن اور ڈچ اور ڈینس اور فرنچ سے چاہے کوئی قوم اجنبیہ ہو حاصل کرے۔ مگر چونکہ جرمنی کی سرحد قریب تھی اور صوبجات بحر بالٹک جنمین جرمنی شائستگی کا جھنڈا بلند تھا لحق کرلیے گئے تھے۔ اور خاندان خسروی اور مختلف جرمن خاندانون مین باہم شادی بیاہ ہوتا تھا۔ لہذا اہل جرمن کا اثر کہین زیادہ پڑا۔ جب پیٹر کی بھانجی شہزادی اینی نے جو کورلینڈ کی شہزادی تھی اپنے کل ملک کا انتظام اپنے ایک لائق کارندے کے سپرد کردیا تو جرمن باتون اور لوگون کی خو بو کا اثر سب مین پھیل گیا اور دربار خسروی اور سرکاری عدالتین اور مدرسے بالکل جرمن طور کے ہوگئے۔

اُسکے کارندے کی سخت اور ظالمانہ اور جبریہ حکومت مین امن کے بالکل برعکس غدر ہوگیا جس سے شہزادی الزبتھ پیٹر کی بن بیاہی بیٹی تخت نشین ہوگئی - جرمن عہد تمدن مین یہ کسی گنتی مین نہ تھی بلکہ سب سے الگ تھلگ رہتی تھی - لوگون کو اِن شاہزادی سے امید تھی کہ غیر ملکون کے آدمی رُوس سے خارج ہوجائینگے - اس امید کے پورا کرنے مین اُسنے حتی الوسع کوشش کی - اُسنے جرمنون کو کل عہدہ ہاے اعلیٰ سے برطرف کردیا - اور غلغلہ ڈال دیا کہ مجھے ہمدردی اور حُب الوطنی کا تہ دل سے خیال ہے - اور حکم دیا کہ آیندہ سے دار العلم کے ممبر وہی لوگ منتخب ہون جو رُوس مین پیدا ہوے ہین - اور حکم نافذ کیا کہ نوجوانان رُوس ہوشیاری کے ساتھ ہر قسم کے سرکاری عہدون کے لیے تیار کیے جائین -

اس کوشش سے کہ جرمنی کا اثر جاتا رہے آزادی اور دماغی امور کی ترقی کو مدد نہین ملی - پیٹر کے زمانہ رفاہ مین روسیون نے اپنے باقیماندہ قدیمی خیالات کو بالکل دور کردیا تھا اور اصلی قومی تعلیم کا اب اُنمین ذرا بھی جز و باقی نہ تھا - اُسکی حالت ایسی تھی جیسے کوئی غلام بھاگ کر آزادی حاصل کرے اور بھوکون مرنے کے ڈر سے کسی اور آقا کی تلاش کرے - طبقات اعلیٰ نے جنکو ممالک غیر کی شایستگی کا لطف حاصل ہوگیا تھا جیسے ہی جرمنی کی شایستگی سے کنارہ کیا ویسے ہی اُنکو خیال ہوا کہ کسی اور ملک کی شایستگی کا تتبع کرین - وہ مدت تک اِس منصوبے مین نہین رہے کہ کس ملک کی شایستگی کا تتبع کرین - کیونکہ جس کسی کو اُسوقت مین رفاہ کا خیال ہوتا تھا وہ فوراً پیرس یا ورسیلس کی جانب متوجہ ہوجاتا تھا شاہان فرانس کے دربارون مین کل امور شایستگی و تہذیب موجود تھے جو سب سے گوے سبقت لے گئے تھے جنکی حمایت مین ترتیس کے ہنر اور علم ادب کا ستارہ بلندی پر تھا گو جرمنی نے شاہ لوئی چودھوین کے خیالات کی بلند پروازی کو روکا تھا تاہم اُس نے بھی فرانس کے دربار کی تقلید کی - جرمنی کے ادنیٰ ادنیٰ اُمرا بھی کوشش کرتے تھے کہ فرانس کے خسرو گردون وقار کی شان و دبدبہ و سطوت کا مُنہ چڑائین اور ارا کین سلطنت نے جرمن کے ہر فعل کو وحشیانہ سمجھ کر فرانسیسی فیشن اختیار کیا اور اپنی مادری زبان سے زیادہ شُستہ و رفتہ سمجھ کر فرانس کی ٹوٹی پھوٹی بولی آدھا تیتر آدھا بٹیر بولنے لگے -

پہلے پہل فرانسیسی امور کا اثر خاصکر بیرونی باتون مین یعنی لباس - طرز معاشرت اور زبان وغیرہ پر ظاہر ہوا - مگر رفتہ رفتہ ملکہ کیتھرائن ثانیہ کی تخت نشینی کے بعد اُسکی اور زیادہ نبیاد مضبوط ہوگئی جس کسی امیر کو شایستگی کا دعویٰ ہوتا تھا وہ فرانسیسی زبان صاف صاف بولنا سیکھتا تھا اور فرانسیسی علم ادب سے کسی قدر واقف ہوتا تھا - شاہی تھیٹر مین فرانس کے مسخرہ پن اور کلام مضحک و مبکی کے تماشے ملکہ کے سامنے ہوا کرتے تھے - اور سامعین کو اُنسے جوش ضرور پیدا ہوتا تھا - واللہ اعلم وہ جوش اصلی تھا یا بناوٹ کا - جو لوگ اپنی مادری زبان مین پڑھنا پسند کرتے تھے اُنکے لیے بہت کتابون کا ترجمہ کیا گیا تھا جنکی فہرست سے بہت سے صفحے بھر جائین - اُنمین صرف وَالٹیئر اور رُسُو اور رَاسین وغیرہ فرانسیسی مصنف ہی نہ تھے بلکہ تمام یُورُپ کے مصنف ہُومَر - سِسَرو - مِلٹن - سِوِفٹ وغیرہ بھی تھے -

اُس کارندے کی نسبت بیان ہے کہ جب کوئی تماشا اُسکے روبرو ہوتا تھا تو وہ کبھی اُسکا حال نہین لکھتا تھا - اِس امر سے ایک ضروری اصول فلاسفہ قائم ہوتا ہے جبتک انسان کے دماغ پر جبر کیا جائیگا کہ قوت آخذہ پر روک رکھے تب تک ممکن نہین کہ اُسمین بقول اِصطلاح یونانی شاعرانہ مذاق پیدا ہو - یعنی تب تک وہ دماغ خلاق مضامین جدید نہین ہو سکتا جیسا ایک آدمی کا حال ہے ویسا ہی ایک قوم کا حال ہے - جب ایک قوم دوسری قوم سے ایک ذخیرۂ واقفیت و تعلیم حاصل کرتی ہے تو کچھ زمانے تک اُسکو شرم آتی ہے کہ مین نے اُس سے اخذ کیا ہے اور مین اُسکی گویا دست نگر ہون جبتک وہ نئے نئے خیالات سیکھنے مین مصروف ہے جنسے وہ واقف نہ تھی اور جبتک غیر ممالک کے طرز خیال کا تتبع کرتی ہے تب تک وہ ہرگز خلاق خیالات نہ ہو سکیگی - اِسکی اعلیٰ سے اعلیٰ سعی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ صرف تقلید مین کامیاب ہو جائیگی - پس ہم جو سنتے ہین کہ ممالک غیر کے علم ادب حاصل کرنے مین روسیون نے تقلید کی اور تصانیف مین سرقہ کیا تو کچھ جاے استعجاب نہین ہے - اِس قسم کے کام مین اُنکے قدرتی میلان طبع اور تقلید کی قابلیت نے اُنکو بڑا کامیاب کیا - غزلون کی تصنیف اور غم و الم کے بیانات اور ہجو اور مزاح اور

رزمیہ کلام منظوم وغیرہ شاعرانہ طرز کلام بڑی افراط سے جاری ہوا۔ اور اکثر صاحبان تصنیف روسی زبان پر حاوی ہوگئے جو پیشتر وحشیون کی زبان سمجھی جاتی تھی۔ مگر اس تقلید مین طبعزاد کوئی بات نہ تھی۔ رفتہ رفتہ یہ ذخیرہ علم ادب کا معدوم ہوگیا۔ اُس زمانے مین رُوس کے شائقین علم ادب کی بڑی تمنا یہ تھی کہ لوگ اُنکو کہین کہ یہ بڑے عالم اکمل ہین۔

علم ادب کے ساتھ روسی تربیت یافتہ طبقون نے رُوس کا علم فلسفہ بھی اختیار کیا تھا۔ مگر جو طوفان ترقی وشایستگی کا یُورپ مین آیا تھا اُس سے مقابلہ کرنے کے بالکل قابل نہ تھے۔ پہلے تو اُنھون نے مقبولہ اصول فلسفہ وعلم الٓہیات واصول علمی کی بیخ کنی کی۔ اور بعد ازان موجودہ طرز نظم مدن اور طرز سوسائٹی کو جڑ سے ہلا دیا۔ روسی امرا مین نہ تو پُرانا تاریخی جوش تھا نہ وہ منطقی اور دلائل عقلی کا جما ہوا اعتقاد جس سے جرمنی اور انگلستان مین فرانس کا اثر نہین پڑنے پایا۔ یہ ابھی حال ہی مین اس دنیا مین آئے تھے اور یہ ملک غیر کی شایستگی حاصل کرنے کے بدرجۂ اتم شائق تھے۔ پس انمین کنسرویٹیو جوش ذرا بھی نہ تھا۔ ایک تو بڑی عجلت اور سختی سے پیٹر کے امور رفاہ عام جاری کیے۔ دوسرے کلیسائے یونانی کے انوکھے خیالات تھے۔ اور پادری کم علم وکم فہم۔ اِن وجوہ سے علم الٓہیات اور نئے نئے خیالات مین مطابقت نہوئی۔ طبقات اعلی کے دلون سے اُنکے آبا واجداد کے اعتقادات کا تقدس جاتا رہا تھا۔ اور جو اعتقاد جاتا رہا تھا اُسکی جگہ پر اور کوئی اعتقاد نہین جمنے پایا۔ جو لوگ جوش اور پُرانی فیشن کے سمجھے جاتے تھے انمین اور پُرانے مذہبی خیالات مین ایسا تعلق تھا جو دور نہین ہوسکتا تھا۔ اور نئے خیالات فلسفہ کو اُن کل امور سے تعلق خاص تھا جو جدید اور شایستہ تھے۔ اسکے علاوہ جو شاہنشاہ اُسوقت ملک پر حکمران تھا اور جسکی تعریف مین طبقات اعلی کے لوگ بدرجۂ غایت رطب اللسان تھے وہ فلسفہ جدید کی علانیہ طرفداری کرتا تھا اور اُسکے علماء نامی سے مشورہ لیتا اور اُنسے دوستی کرتا تھا۔ اگر ہم اُن امور واقعی کو خیال کرین تو ہمکو حیرت نہوگی جب ہم یہ سنینگے کہ اُس زمانے کے امراء رُوس مین بہت سے ایسے آدمی تھے جو برائے نام والٹیر کہلاتے تھے اُس سے بھی کسی قدر حیرت خیز یہ امر ہے کہ نئے فلاسفہ بعض اوقات پادریون کے مدرسون مین بھی

دخل پاتے تھے۔ اسپرنسکی نے جو مشہور آدمی تھا بیان کیا ہے کہ "مدرسہ سینٹ پیٹرز برگ کے ایک پروفیسر کا یہ قاعدہ تھا کہ جب نشے مین نہین ہوتا تھا تو مسائل ادق کی تعلیم کرتا تھا۔"

مغربی یورپ مین جو فلاسفہ وغیرہ کو ترقی ہوئی اُس سے رُوس کے علم ادب مین ایک بڑا انقلاب پیدا ہو گیا۔ کیونکہ فرانس کے مصنوعی علوم قدیم کے جو لوگ انتہا سے زیادہ دلدادہ تھے وہ اب اسکی طرف متوجہ ہوے۔ یہ قطرب رُوس مین اُن ملکون سے زیادہ تھا جہان وہ پیدا ہوا تھا۔ جو لوگ بخوبی بالغ اور ریشائیل تھے وہ روتے تھے کہ ہاے ہم اُس زمانے مین کیون نہ پیدا ہوے جب امن تھا اور ابتدائی حالت انسانی مین جب کل بنی نوع انسان گڈریے اور بھائی بھائی تھے۔ صدہا نوجوان مرد اور کم سن عورتین آہ سرد بھرتی ہوئین اُن مقامون پر جاتی تھین جنکا پُرجوش مصنفات مین بیان کیا گیا تھا۔ اور یہ لوگ اُن دریاؤن اور چشمون پر گھوما کرتے تھے جہان مشہور تھا کہ عورتون نے مایوس ہو کر عشق کے سبب سے ڈوب کر جان دیدی تھی۔ لوگ اُس ہمدردی باہمی کی نسبت گفتگو کرتے اور لکھتے اور غور کرتے تھے جو پیشتر زمین موجود تھی۔ یعنی وہ چاہتے تھے کہ انسانون مین باہم ایک روحانی تعلق پیدا ہو جاے۔ اور اسی قسم کے اور خیالات تھے۔ درد اور تکلیف و دقت انگیز سفرون سے اُنکے دلون کو ایک خاص حظ حاصل ہونے لگا۔ اور بڑی مشہور مشہور کتابون مین اُنکا ذکر ہونے لگا جنمین ایسے ایسے امور درج ہوتے تھے جو مہمل محض تھے۔ اِس زمانے مین تو رونے کے عوض لوگ اُنپر خندہ زن ہون۔ مثلاً ایک مسافر ایک پرانے درخت کے سامنے گھٹنون کے بل گر کر درخت سے اسپیچ کہنے لگا۔ ایک مسافر ہر روز اپنے مرے ہوے کُتّے کی قبر پر روتا تھا۔ اور اسی سبب سے اُسکی ہمیشہ سے آرزو تھی کہ کسی کسان کی چھوکری کے ساتھ شادی کرلے۔ تیسرا مسافر چاند پر عاشق ہو گیا۔ ستارون کے دور سے بوسے لیتا تھا اور چاہتا تھا کہ آسمان کو گلے سے لگالے۔ کچھ عرصے تک عوام بجز اِس قسم کے مہملات و مزخرفات کے اور کچھ نہین پڑھتے تھے۔ اُس زمانے کے ایک بہت بڑے مستند مصنف نے بیان کیا ہے کہ "ہنر کا خاص اور اصلی کام یہ ہے کہ خیالی اور فرضی باتون مین جو مہمل ہون انسان کو دلچسپی حاصل ہو جاے۔"

جس طرح فرانس کا مصنوعی قدیم علم ادب بہت جلد مفقود ہوگیا اُسیطرح فرانس کے فلاسفہ کا عشق بھی دفعتہً جاتا رہا - جب پیرس مین مشہور انقلاب عظیم ہوا تھا تو سینٹ پیٹرسبرگ کا علم ادب جسمین فلسفہ بھی شامل تھا مفقود ہوگیا - جو لوگ پولٹکل آزادی اور حقوق انسانی کے بارے مین گفتگو کرتے تھے اور کبھی ایک لمحے کے لیے بھی اُنکو یہ خیال نہین ہوتا تھا کہ زار کی طاقت خود مختاری کو محدود اور غلامان خانہ زاد کو آزاد کرین اُنکو خواہ مخواہ استعجاب اور خوف ہوا جب اُنھون نے سُنا کہ آزادی کے اصول کے روزمرہ کی زندگی پر اثر پڑیگا - وہان کے غدر کی خوفناک باتین دیکھکر وہ ڈر گئے لہذا اُنھون نے کوشش کی کہ جن اصول سے ایسے ایسے خراب نتائج پیدا ہوے اُنکو دور کردین - وہ انتہا درجے خیالات مین ڈوبے ہوے تھے جو اُس زمانے کی فرضی باتون اور خیالون کے جوش سے مطابقت رکھتے تھے - اس امر مین خود ملکہ روس نے اقدام کیا تھا - اُسکے عہد سلطنت کے زمانہ آخری مین اُن لوگون کے خیالات بالکل بدل گئے اور برعکس خیالات سابقہ ہوگئے جو پہلے شاہنشاہی اصول کے پیرو تھے -

نپولین کی جنگ کے زمانے مین جبکہ محبت قومی کا بڑا جوش تھا لوگ اسکے سخت مخالف تھے کہ ممالک غیر کی قابلیت دماغی کی تقلید کیجاے اور اُسکا اثر پڑے - اور باوقات مختلف یون ہی سی کوشش کیجاتی تھی کہ اس تقلید کی غلامی سے آزادی پائین - جب لشکر جرار نے ۱۸۱۲ء مین اُس ملک پر حملہ کیا اور ماسکو جلادیا گیا تو اس جوش ہمدردی قومی کی آگ اور بھی بھڑکی - کچھ عرصے تک اگر کوئی شخص ذرا بھی فرانسیسی قابلیت علمی کی تعریف زبان پر لاتا تو وہ خرابی مین پڑتا اور ملک کا دشمن اور قومی عقائد کا منکر سمجھا جاتا مگر جوش ہمدردی کا یہ دیوانہ پن جلد جاتا رہا اور جو لوگ قومی ہمدردی سے بدرجہ غایت جوش ظاہر کرتے تھے اُنکی ہجو ہونے لگی جب پولٹکل خطرہ جاتا رہا اور لوگون نے اپنے معمولی پیشے ازسر نو شروع کردیے تو جن لوگون کو ممالک غیر کے علم ادب کا شوق تھا اُنھون نے پھر اپنی مطبوعہ و مرغوبہ کتابین پڑھنی شروع کین - جو لوگ حد سے زیادہ جوش ہمدردی ظاہر کرتے تھے وہ اُنکی نسبت کہتے تھے کہ "وہ لوگ پھر دلدل مین لوٹنے لگے"

اسکا سبب یہ تھا کہ اُنکے ملک کے علم ادب مین وہ بات نہ تھی جو وہ چاہتے تھے۔ جو لوگ اُنپر طعنہ زن ہوتے تھے اُنسے وہ کہتے تھے کہ "جب آپ کی عمدہ عمدہ مصنفات تیار ہو جائین تو آپ اُنپر عش عش کیجیے۔ مگر بالفعل تو جو کچھ ہمکو مِل سکتا ہے اُس سے ہمکو لطف اُٹھانے دیجیے۔" اسی طور پر حبِ وطنی کا جوش مخالفت بتدریج جاتا رہا۔ اور ایک نیا زمانہ شروع ہوا جسمین آزادی کے ساتھ لوگ غیر ملکون کے علم و فضل اخذ کرنے لگے۔

جو اصول علمی ملک مین جاری کیے گئے وہ اُن اصول سے بہت مختلف تھے جو ملکہ کیتھرائن کے عہد مین جاری ہوے تھے۔ فرانس کے غدر عظیم اور نپولین کی حکومت اور بوربن کے ازسرنو قائم ہونے اور اُس زمانہ یادگار کے اور اور ماجراے عظیم نے مغربی یورپ کی حالت علمی و مدنی مین بہت بڑا انقلاب پیدا کر دیا تھا۔ نپولین کے محاربون کے وقت مین رُوس کو جرمنی سے ایک تعلق خاص ہو گیا تھا اور جرمنی کے تربیت یافتہ فرقون مین جو عجیب و غریب جوش علمی پیدا ہوا تھا اُسکا عکس اب سینٹ پیٹرسبرگ کی سوسائٹی پر منعکس ہوتا تھا۔ گو تحریر کے ذریعے سے اُس جوش کا اظہار نہین ہوا تھا کیونکہ چھاپے کی آزادی اُن دنون مین حاصل نہین ہوئی تھی مگر اُس سبب سے وہ جوش کم نہین ہو گیا تھا۔ رسالون مین نوجوانون کی ترقی اور صنعت و حرفت و عشق وغیرہ امور کی نسبت سیدھی سیدھی بحث ہوتی تھی۔ مگر نئی پود کے لوگ اپنی صحبت مین اُن کل امور پر سرگرمی سے بحث کرتے تھے جنکو مٹرنِخ اور اُسکے ساتھی جڑ سے اُکھاڑنا چاہتے تھے۔

مگر یہ بحث کوئی ایسی پُراثر بحث نہ تھی۔ صرف ایسے وضعدار لوگون مین یہ بحث ہوتی تھی جو اپنے فرصت کا وقت کسی قدر نئی کتابون کے مطالعے مین صرف کرکے اسقدر اُنسے اخذ کر لیتے تھے کہ خواہ مخواہ حجت کرنے لگین۔ یہ نووضع نوجوان نئی کتابون سے نئے نئے خیالات اور مسائل اقتباس کر لیتے تھے۔ اور نلچ کے کمرے یا صحبت مین اُنکا ذکر چھیڑتے تھے۔ اُنکی گفتگو سُننے کے لیے سامعین ہر وقت ہمہ تن گوش ہو جاتے تھے۔ جسقدر زیادہ تعجب انگیز خیال یا مسئلہ پیش ہوتا تھا اُسیقدر

زیادہ لوگون کو مرعوب ہوتا تھا۔ اِس سے کچھ بحث نہ تھی کہ یہ خیال فرقہ رُشنلسٹ یا مِسٹِلک یا فریمیسَن یا سِتھاڈِسنٹ مین سے کس فرقے نے ظاہر کیا ہے۔ چاہے جس فرقے نے ظاہر کیا ہو لیکن لوگون کو مرعوب ضرور ہوتا بشرطیکہ اُسمین جدت ہو اور خوش اسلوبی کے ساتھ ظاہر کیا جاے۔ چاہے فرقہ جیسوٹ کی رنگین بیانی ہو۔ چاہے پُشکِن کی بغاوت خیز غزلین خواہ فِرَاوانْ کی بے معنی ہرزہ گوئی۔ اُنکو ہر قسم کے بیان سے لطف حاصل ہوتا تھا۔ لوگون کے دلون پر بے معنی اصول علم آلہیات اور گورنمنٹ اور رعایا مین باہم ایک روحانی تعلق پیدا کرنے کے خیالات کا طلسم زیادہ اثر ڈالے ہوے تھا اور اِس امر سے اُنکے دلون کو اور بھی خاصکر تقویت ہوتی تھی کہ خسرو وقت کو اُنسے ہمدردی ہے اور اُنکی حفاظت کرتا ہے۔ جنگا شِلِنگ اور ہیگِلْز کے بعید الفہم مسائل سے اِس زمانے کے مقدس لوگون نے کل مشکلات موجودہ امور پولِٹکل اور سوشل اور فلاسفہ کو گویا بالکل حل کر دیا تھا۔ اور جو لوگ مسائل خیالی کو چندان نہین مانتے تھے وہ مسائل کفایت شعاری ومنی کے معتقد تھے اور ملک کی تاریخ قدیم اور قومی چال چلن کی ذاتی خاصیتون پر نظر ڈالکر وہ اپنی تدابیر مطبوعہ و مرغوبہ کی بنیاد کو مستحکم کرتے تھے۔

جرمنی کے نوجوان شرکا، سلطنت جمہوری کی طرح جو ٹیُوٹن اور رِچرسنگر اور اِسکاٹلنڈ او رِنِیلَنجِن کے بہادرون کی نسبت بڑی سرگرمی سے گفتگو کرتے تھے اِن نوجوان روسیون نے بھی ابتدائی تاریخ رُوس مین اعلیٰ درجے کی بلند پروازی کے خیالات کا اظہار کیا تھا اور اُنکو خیال خام تھا کہ پرانے طرز نظم کو خیالی اور فرضی شوکت قدیمی کے ساتھ از سر نو قائم کرینگے۔

قاعدہ ہے کہ ہر زمانے مین لوگ کسی نہ کسی امر کو پولِٹکل اور سوشل امور کے لیے اکسیر اعظم قرار دیتے ہین۔ ایک زمانے مین لوگون کو مذہب کا اعتقاد ہوتا ہے۔ دوسرے مین ہمدردی انسانی کے عاشق ہوتے ہین۔ تیسرے مین تحریری اصول تمدن کا عقیدہ جا ہوتا ہے۔ چوتھے مین لوگ سمجھتے ہین کہ عوام مصیبت مین ہین۔ پانچوین مین عوام کی تعلیم کو مقدم سمجھتے ہین اور مخفی پولِٹکل جماعت ہی ترقی ملکی کے لیے اکسیر اعظم متصور

ہوتی ہے - نپولین کی شکست کے بعد ہی اُن لوگون کو جو مسلح ہو کر پولٹکل آزادی حاصل کرنے
کے لیے باغی ہوگئے تھے دریافت ہوگیا کہ اُس انقلاب سے صرف یہ نتیجہ پیدا ہوا تھا
کہ ایک بادشاہ کی حکومت بدل کر دوسرے کے زیر نگین ہوئی - شہزادون نے
یورپ کا طرز نوی اپنے آرام کے مطابق کیا - اور حب الوطنی کے خیالات اعلی کا
چندان خیال نکیا اور جیسے ہی اپنے اپنے استحکام کے تختون پر متمکن ہوے - اُس
اپنے اقرار کو بالکل بھول گئے جو آزادی رعایا کی نسبت کیے تھے - کئی سال تک اسکو
لوگ مغالطہ سخت سمجھے - نوجوانون نے جب دیکھا کہ پولٹکل امور مین ہمین کوئی حصہ نہین
ملا اور پولیس کی سخت نگرانی نے ہکو اظہار خیالات سے محروم کر دیا تو اُنھون نے مخفی
جماعتون کے ذریعے سے اپنا دلی مطلب حاصل کرنا چاہا جو کم وبیش فریمیسنون کی
جماعت برادرانہ سے مشابہت رکھتی تھین - جرمنی مین برشن شیفٹن - فرانس مین
یونین اور ریڈیکوائی ہسپانیہ مین آرڈر آف دی ہیمر - اطالیہ مین کاربوناری
اسمین نوجوان روسیون نے مروجہ فیشن اختیار کر لیا - مخفی جماعتین قائم ہوئین - اور
دسمبر ۱۸۲۵ء مین کوشش کی گئی کہ سینٹ پیٹرسبرگ مین فوج غدر کر دے تاکہ
شاہی خاندان کو تخت سے معزول کر کے سلطنت جمہوری قایم کیجاے - مگر اس
کوشش مین ناکامی ہوئی - اُن لوگون کے بے سرو پا خیالات خزف کو چھرون کی
بوچھار نے بیکار کر دیا جو اولوالعزمی کے ساتھ آیندہ ریفارمر ہونے چلے تھے -

دسمبر کے مہینے کی یہ آفت ناگہانی جو اب تک لوگون کو بخوبی تمام یاد ہے
سینٹ پیٹرسبرگ کی سوسائٹی کے لیے ایسی تھی جیسے کسی بڑے ناچ گھر کے
کمرے کی زمین ایسے وقت مین اندر دھنس جاے جب اُسمین کثرت سے آدمی
جمع ہون - ایک لمحہ قبل حدوث آفت مذکور سب بے فکر اور خوش وخرم تھے - مگر
اس بلاے ناگہانی سے سب کے چہرون سے وحشت اور حیرت برستی تھی - جن کمرون
مین ابھی کل ہی اخلاق اور پولٹکل امور اور حقانی باتون کی زندہ دلی سے بحث ہوتی تھی
وہ آج ویران پڑے ہین اور سناٹا ہے - جو لوگ بحث مین سرغنہ ہوتے تھے وہ

اب قلعے کی کوٹھریون مین قید ہین - اور جو لوگ گرفتار نہین ہوے تھے وہ کانپتے تھے کہ مبادا اہم یا ہمارے احباب اب گرفتار کر لیے جائین کیونکہ کچھ عرصے سے سب کے سب کم و بیش غدر مین شریک تھے - بعض عملاً کام کرتے تھے اور بعض تدبیرین بتاتے تھے - جب یہ اعلان ہوا کہ سازش کرنے والون مین سے پانچ پھانسی پائینگے اور باقیماندہ جلا وطن کیے جائینگے تب بھی خوف مین کمی نہین ہوئی - سُوسائٹی کی بعینہ وہ کیفیت تھی جو بے چین بچے کی اُسوقت کیفیت ہوتی ہے جب آتشبازی چھوڑتے ہوے عین خوشی اور بشاشی کے وقت اُسکی اُنگلی بہت جل جاتی ہے -

الکزانڈر اول کے بعد جو متلون مزاج اور وہمی باتون کا شائق تھا اُسکا بھائی نکولس تخت نشین ہوا - یہ مستعد اور سخت مزاج بادشاہ تھا - اسکا حکم تھا کہ اب ظاہری نمایش اور بیکار کے فلسفہ اور پولٹیکل حوصلہ مندی سے لوگ باز آئین - مگر اس حکم کے نافذ کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی - سُوسائٹی اس عرصے مین پولٹیکل خیالی باتون سے بالکل کنارہ کش ہو گئی تھی - تعجب اور مایوسی کے ساتھ سُوسائٹی کو معلوم ہو گیا تھا کہ یہ نئے خیالات جنسے انسان کو عارضی طور پر بہتری حاصل ہونے کی امید تھی اور یہ کہ وہ کل آدمیون کو خوش اور نیک اور شایستہ اور شاعر مزاج کر دینگے اصل اُنکا نتیجہ جلا وطن اور پھانسی تھا - اُنکی یہ خواب و خیال کی دل خوش کُن باتین دور ہو گئین - اور نئی پود کے آدمیون نے اپنی عادات کو ترک کر کے ایسے اشغال شروع کر دیے جنسے پولٹیکل خطرہ نہ تھا - مثلاً گنجفہ بازی - عیاشی اور فرانس کی آسان آسان کتابون کا مطالعہ -

جب یہ طوفان فرو ہو گیا تو صحبتون مین نئی باتون کا چرچا پھر ہونے لگا مگر پیشتر سے مختلف تھا - پولٹیکل امور اور الٰہیات اور تعلیم عوام اور طرز تمدن کے عیوب اور سُوشَل اور پولٹیکل رفاہ کی نسبت اب گفتگو نہین ہوتی تھی - جس کسی شئے مین ذرا بھی پولٹیکل باتون کا لگاؤ ہوتا تھا اُس سے لوگ صاف احتراز کرتے تھے - گو بحث مثل سابق اب بھی ہوتی تھی مگر اب صرف علم ادب کی نسبت یا علوم کے مسائل وغیرہ امور کی نسبت ہوتی تھی جن سے کوئی پولٹیکل تعلق نہ تھا -

فلاسفہ اور پولٹیکل سائنس سے جو بے تعلقی بلکہ غایت درجے کی نفرت لوگون کو

ہو گئی تھی اُسکو نکولس کے سخت طرز تمدن سے اور بھی مدد ملی - اور عہد گذشتہ مین جو علمی ترقی ہوئی تھی اُسکو اس سے بڑا نقصان پہونچا مگر خیالی علم ادب کو اس سے کوئی نقصان متصور نہ تھا - بلکہ اسکے برعکس شاعری کی طرف لوگون کی طبیعت زیادہ مائل ہوئی اور جن خود غرضی کی باتون سے علوم وصناعی کو نقصان پہونچتا ہے وہ مفقود تھین پس یہ امر حیرت انگیز نہین ہے کہ نکولس کے عہد مین جسکو لوگ صحیح طور پر علمی اور سوشل امور کا مانع ترقی کہتے ہین وہ ایک معنی کرکے روسی علم ادب کی ترقی کے لیے اکسیر کی خاصیت رکھتا تھا -

عہد گذشتہ مین شاعر مزاج اور اور قسم کے طبائع کے لوگون مین مخالفت ہوا کرتی تھی سینٹ پیٹرسبرگ کے طبقہ امراء عظام کے چند نوجوانون کی جماعت نے نئے مسائل سرگرمی سے اختیار کر لیے تھے اور پُرانے علوم سے مخالف ہو گئے تھے جنکو وہ خشک اور نمایشی سمجھتے تھے اُنکو زمانۂ قدیم کی بیکار اور فضول باتون سے نفرت تھی جو سابق مین رائج تھین - اُنھون نے ایک سوسائٹی خاص اس غرض سے قائم کر لی تھی کہ پُرانے فیشن کے مشہور مصنفون کی ہجو کرین - اصول جدیدہ کے بہت سے حامی ہو گئے اور نئے طرز کے بہت سے پیرو ہوے - مگر اس سے اُن لوگون کی مخالفت کو اور بھی ترقی ہوئی جو کنسرویٹو تھے - پُرانے خیالات کے سرغنہ جنکی راے تھی کہ بوائیلو کے مسائل کی کبھی تردید نہین ہو سکتی اُنکو جب یہ معلوم ہوا کہ نئے نئے خیالات شائع ہونے لگے جو مخالف خیالات سابقہ تھے تو اُنکو خوف ہوا اور ڈرے کہ اب علم ادب کے تنزل کی علامتین ظاہر ہونے لگین - اور نئے نئے خیال کے آدمیون کو وہ خطرناک آزاد اور عیاش آدمی کہنے لگے -

مغربی یورپ کی طرح رُوس مین بھی کچھ عرصے تک ایک سخت جنگ رہی - اوائل مین گورنمنٹ اِن موجدان طرز نوی کے خلاف تھی کیونکہ اُنمین سے کسی نے ایسی غزل تصنیف کی تھی جس سے غدر کی بو آتی تھی - مگر جبکہ شاعرانہ خیالات ماضی اور وہ خیالات منزلون دور ہو گئے تو چھاپے کی روک ٹوک کی افسرون کو کوئی وجہ

نہ تھی۔ لہذا احکام نے شاعری کی آزادی پر روک ٹوک کرنا چھوڑ دی اور اولوالعزمی اور جوش کی شاعری کو گوزمنٹ اور دربار خسروی کی حمایت حاصل ہوگئی۔ اور روسی طبقہ ہاے تربیت یافتہ مین پر جوش شاعری کے تین نامی آدمیون کا نام گھر گھر مشہور ہوگیا یعنی ژُکوفسکی ۔ پُشکن ۔ لرمانطوف۔

علماء علم ادب کے یہی تین آفتاب کہلاتے تھے۔ ان تین آفتابون کے ساتھ اُنکے اقمار بھی تھے جنھون نے پُرجوش شاعری کے اصول کی نسبت بڑے بڑے زور مارے۔ انمین اکثرون کو عبارت آرائی مین اچھا دخل تھا۔ ان براے نام شعرا نے اپنی تصانیف مین جنسے ذرا بھی فکر نہین ثابت ہوتی تھی آزادانہ خیالات حاصل کرنے کے لیے بڑے بڑے زور مارے اور اِس عہد کو بُرا بھلا کہا جسمین شاعری اور فضول باتون اور علوم بیکار کی بیڑیان اُنکے پاؤن مین ڈالی گئی تھین۔ اسکے ساتھ ہی ڈرامہ اور ناول لکھنے والون نے اپنے ناولون مین ایسے ایسے لوگون کا ذکر کیا جو فرشتہ صفت تھے اور اعلیٰ درجے کا چال چلن رکھتے تھے اور جنکو نیکی مجسم کہنا چاہیے۔ اور اُنکے برعکس شیطانی حرکات کے آدمیون کا بھی ذکر کیا جنکا دشیانہ جوش تھا اور چمکتے ہوے خنجر اور سم قاتل اور ہر قسم کی بدذاتی اور بدی رگ وپے مین اُنکے پیوست تھی۔ ہجو کی عبارت اور تاریخی واقعات اور علم ادب کے اعتراضون اور دلچسپ قصص سے اُس زمانے کی تحریرین مملو تھین اور اُنسے پڑھنے لکھنے والون کی تشفی ہوتی تھی۔ ملکی امور اور ممالک غیر کے امور ملکی مین کسی کو لطف نہین آتا تھا۔ گوزمنٹ کے وہ افعال جنپر بڑی توجہ کیجاتی تھی یہ تھے کہ ملازمی مین ترقی کیجاے اور خطاب عطا ہون۔ ژُکوفسکی نے یا شاید مارلنسکی دونون مشہور مصنفون مین سے ایک نے ایک ناول تصنیف کرکے چھپوایا۔ گو اب لوگ اُنکو بھول گئے ہین مگر اُسوقت کُل قوانین وآئین پر لوگ اُس قصے کو ترجیح دیتے ہین۔ سنہ ۱۸۳۰ء مین جو غدر فرانس مین ہوا تھا وہ پُشکن کی ایک کتاب منظوم سے بالکل ماضی ہوگیا تھا۔

جرمنی مین جو جوشیلے قسم کے فلسفہ کا جوش علم ادب سے لازم ملزوم تھا اُسکا ایک شعبہ روس مین بھی پایا جاتا تھا۔ چند نوجوان پروفیسر اور طلبہ اسکولون مین پرانے مصنفون کے

عوض نئے مصنفون کی کتابون کا مطالعہ کرتے تھے۔ یہ لوگ جرمنی کے علم ادب کے بڑے مداح تھے۔ چونکہ انھین پرجوش خیالات کے اسکول مین انھون نے تعلیم پائی تھی لہذا ان نوجوان فلسفیون کو پہلے پہل شلنگ کے مخفی طرز علمی مین لطف خاص حاصل ہوتا تھا جسمین شاعرانہ بھونڈے استعارے تھے مگر رفتہ رفتہ انکو معلوم ہوا کہ ان خیالات کے ثبوت کے لیے منطقی دلیلین ہونی چاہیین۔ انکو ہیگل کی کتابون کے پڑھنے کا شوق ہوا۔ اور بہت عرصے تک اس مصنف قابل کے بعید الفہم نکات کے سمجھنے مین کوشش بلیغ کی۔ اور یہ بھی کوشش کی کہ اسکی منطقی مسائل کی بھول بھلیون مین انکو راہ ملے۔

ہمکو معلوم ہوگیا کہ مغربی یورپ مین اس قسم کی بیکار شاعری کو جسمین خیالی اور روحی اور جوش دلانے والی لاطائل باتین تھین لوگون نے ترک کرکے ایسا علم ادب اختیار کیا جو روزمرہ کی زندگی اور انکی معمولی خواہشون سے تعلق تامہ رکھتا تھا۔ تربیت یافتہ آدمی ان مصنفونکی مصنفات پڑھتے پڑھتے تھک گئے جو ہمیشہ عزلت گزینی اور ابدی خوشی اور مہمل خیالی باتون کا ذکر کرتے تھے اور آسمان اور زمین سے مدد کے طالب ہوتے تھے کہ مایوسی مین اعانت کرین اور اسی قبیل سے اور امور بے سروپا۔ جب لوگون کے دماغ صحیح ہوے تو شاعرانہ جوش سے انھون نے مخالفت کی کیونکہ یہ شاعر اصلی حالات پر نظر نہین ڈالتے تھے بلکہ ایسے خیالات کا اظہار کرتے تھے جو اصلی امور و واقعات اور کام کاج کی مستعدی کے دشمن تھے مگر اس تبدل خیالات مین بھی جو مفید مطلب تھا فلاسفہ نے شعرا سے زیادہ ترقی نہین کی۔ کیونکہ ان دونون کے خیالات کا ماحصل ایک ہی تھا۔ ان لوگون نے دنیا کے امور سے آنکھ بند کرلی اور اندھے کی طرح قادر مطلق کا خیال کرنے لگے۔ انھون نے کوشش کی کہ انسان کے کل خیالات اور ہر قسم کے خیالات پر حاوی ہوجائین۔ جو لوگ اصل مین انسانی خیالات سے ہمدردی رکھتے تھے انکو رفتہ رفتہ معلوم ہوا کہ فلاسفہ کی اس سب کش مکش سے بہت ہی کم فائدہ اصلی متصور ہے۔ صاف ظاہر ہوگیا کہ ان نام کے فلسفیون کو دنیا کے کل امور بد سے تشفی حاصل ہوتی ہے بشرطیکہ انکے خاص مسائل مقبولہ کی تردید ان امور سے نہو۔

رُوس مین اِن خیالات کی تردید پہلے پہل فِشیون کی رنگین بیانی سے ہوئی
پہلے پہل گوگل نامے عالم نے اسکی اشاعت کی جسکو ایک معنی کرکے رُوس کا ڈِکِنس کہہ سکتے مین
اِن دونون مشہور اور بامذاق آدمیون کے مقابلے سے غالبًا اُسی قدر باہمی اختلاف ثابت
ہوتا ہے جسقدر مشابہت ہے مگر ان دونون مین مشابہت بہت زیادہ ہے اختلاف کم ہے
اِن دونون کا مذاق بڑھا ہوا ہے اور ایسے زندہ دل کم پیدا ہوتے ہونگے۔ قوت
متخیلہ بھی خدا نے اُنکو عطا کی ہے۔ تمسخر اور ظرافت کی کوئی بات اُنسے چھٹنے نہین پاتی۔
اور ایسی ایسی ہجو کی باتین گڑھی ہین کہ واقعی امور کی تصویر کھنچ جاتی ہے۔ اگر ذرا غور کیا جاے
تو معلوم ہو جاے کہ جن لوگون کا حال اُنھون نے مذاقًا بیان کیا ہے وہ محالات سے ہے
اِنسان مین وہ بات ہو ہی نہین سکتی۔ مگر جب پہلے پہل انسان اُنکو پڑھتا تھا تو دو ایک امور
ایسے نظر آتے تھے جس سے عش عش کرنے لگتا تھا اور سمجھتا تھا کہ یہ واقعات ہین کیونکہ بڑی
قابلیت سے اُنکا ذکر کیا جاتا تھا۔ قصے کے اعلیٰ درجے کے مذاق سے انسان ایسا
خود فراموش ہو جاتا ہے کہ اعتراض جڑنے کا نہ میلان طبع ہوتا ہے اور نہ اُسکو اسقدر وقت ملتا ہے
تھوڑے ہی زمانے مین گوگل کی تمام یُورپ مین شہرت ہو گئی اور جن لوگون کا اُسنے اپنے
قصون مین ذکر کیا تھا وہ ایسے مشہور ہو گئے جیسے رستم۔ حاتم طائی۔ لیلی مجنون۔ اُسکے بیان ایسے
رنگین اور دلربا تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ جن لوگون کا اُسنے ذکر کیا ہے وہ گویا ہمارے پُرانے
شناسا ہین۔ اور ناظرین کو خوشی حاصل ہوتی تھی کہ اُنکے احباب کا حال اس لطف کے ساتھ
دل لگی مین بیان کیا گیا ہے۔ زارِ نکلس جو سنگدل فرمانروا تھا اس مذاق اور تمسخر پر ہنس
دیتا تھا اور نہ صرف ہنس دیتا تھا بلکہ مصنف کو حکام سنسر کے ظلم و تعدی سے جو چھاپے کی
روک ٹوک کے لیے مقرر تھے بچاتا تھا۔ جب کبھی حکام مذکور کہتے تھے کہ فلان مضمون یا
قصہ بدنیتی سے لکھا گیا ہے۔ الغرض اِس مذاق پر عوام اسقدر ہنستے تھے کہ پیشتر کبھی نہین
ہنسے تھے۔ اور اِس اصلی مذاق اور خوشی سے بیرن شاعر کے ہیرو اور پرجوش بناوٹ کی
باتون کی بڑی بیخ کنی ہوئی۔ یہ شاعری جسمین ظاہری جوش بہت تھا دفعتًہ نہین جاتی رہی
مگر جون جون گوگل کی شہرت ہوئی شاعری بھی خیرباد کہتی گئی۔ پُرانے فیشن کے لوگون نے

اعتراض جڑے کہ اس کلام سے سفلہ پن کی بو آتی ہے اور کوئی لیاقت اس سے ظاہر نہین ہوتی مگر بے سود۔ عوام نہین چاہتے ہین کہ بے معنی اور فرضی باتون کے خیالات سے اپنے مذاق کو ترک کر ڈالین۔ نوجوان مصنفون نے گوگل کی پیروی کی اور زندگی کے واقعات کو اپنے طرز پر بیان کیا۔ اور کوشش کی کہ اصلی امور کو صحت کے ساتھ بیان کرین۔

اوائل مین یہ دماغی کوشش بالکل علم ادب اور صرف ناول اور قصص اور کلام منظوم پر محدود رہی۔ جو معترض پہلے خوبی طرز بیان اور رنگینی کلام کے شائق تھے وہ صحت بیان سکے دلدادہ ہو گئے اور مصنوعی علم ادق کے خلاف راے زنی کرنے لگے۔ جو لوگ عمدہ سے عمدہ علم ادب کے رسالے تصنیف کرتے تھے اور واقعات کی تصویر کھینچ دیتے تھے انکی توصیف مین عذب البیان ہوے۔ مصنفون نے رفتہ رفتہ اس ڈھرے سے بھی کسی قدر تجاوز کیا اور واقعات کے بیان کرنے مین یہ ظاہر کیا کہ اخلاق کیا شے ہے۔ اور معترضون نے طرز بیان کے عوض طرز المھار واقعات پر نظر ڈالنا شروع کی۔ کلام منظوم اور قصص سے انھون نے اخلاقی نتیجے نکالے اور ناول کے ہیروز کا اندازہ ہونے لگا کہ کون کون بات رہگئی ہے اور کون کون عمدہ طرز پر بیان کی گئی ہے۔

مظلومون اور عورتون کی آزادی اور عزت و آبرو اور انسانی ہمدردی کی نسبت بہت کچھ لکھا جاتا تھا۔ اور جو لوگ پرانی لکیر کے فقیر اور کاہل اور جاہل تھے وہ خوب بنائے جاتے تھے۔ کوشش یہ تھی کہ عوام کو اب اُن امور کو ترک کرنا چاہیے جنکو پہلے لوگ شاعرانہ باتین اور بلند خیالات تصور کرتے تھے اور وہ امور حاصل کرنے چاہیین جو عملاً کارآمد ہین اور جو زندگی کی ضروری باتین ہین۔ خاصکر اُن خیالات پر اعتراض کیا جاتا تھا جو پیشتر اخلاقی سمجھے جاتے تھے۔ مصنفان علم اخلاق کی ہدایت تھی کہ اخلاقی امور کا تحملہ فلسفے کے مطالعے سے حاصل ہوسکتا ہے۔ مگر زمانہ حال کے علما اسکے برعکس یہ راے زنی کرتے تھے کہ گناہ و جرائم انسان کے کسی خلقی عیب سے نہین پیدا ہوتے بلکہ صحبت وغیرہ امور خارجی سے۔ یا اُسوقت پیدا ہوتے ہین جب ہماری خواہشون کی بوجہ روک ٹوک ہوتی ہے

اِس صغریٰ اور کبریٰ سے ناظرین خود یہ نتیجہ بدیہی بآسانی مستخرج کر سکتے ہین کہ اخلاق کی ترقی اِس طرح پر نہین ہوسکتی کہ انسان کی خلقت کو بدل دین بلکہ اس طرح پر کہ سوشل ترتیب کے طرز کو اِس طور سے بدلین کہ انسانی خواہشون اور ضرورتون کو آزادی حاصل رہے۔ اور بیوجہ روک ٹوک اُنپر نہو۔

مثل اور انقلابون کے جنکا مین نے ذکر کیا ہے یہ انقلاب علم ادب بھی ممالک غیر کے اثر سے پیدا ہوا تھا۔ فرانس مین اُس زمانے مین یہ عقیدہ بہت جما ہوا تھا اور نصف صدی کے تجربے سے یہ عقیدہ جم گیا تھا کہ اگر انسان بادشاہ وقت سے بغاوت کرے تو سچی خوشی نہین حاصل ہوسکتی۔ اور اصلی ترقی صرف اُسی وقت ہوسکتی ہے جبکہ موجودہ حالت سوشل مین رفاہ خاص عمل مین آئے۔ اِس عقیدے کا اظہار نہ صرف فلسفیون کے کلامون سے ہوتا تھا جنکو لوگ بہت ہی پڑھتے تھے بلکہ رسالون اور مضمونون سے بھی اسی عقیدے کا اظہار ہوتا تھا۔ اور لوگ موجودہ حالت سوشل کے شاکی تھے۔ اِس قسم کی تحریرات سینٹ پیٹرسبرگ اور ماسکو تک مین پہونچین۔ اور بعض بعض نامی علما تک جنھون نے اُن تحریرون کو پڑھا اور اپنے ذاتی تجربے سے مطابق پایا اس نئے مسئلے کے پیرو ہو گئے انقلاب متذکرۂ بالا اصل مین اُس غدر کا ایک شعبہ تھا جو ۱۸۴۸ء مین فرقۂ سوشلسٹ کی تدبیرون سے ہونے والا تھا۔

بعضون کو یہ امر تعجب انگیز معلوم ہوگا کہ نکولس جو بڑی سرگرمی سے اُن کُل خیالات اور مسائل کی بیخ کنی کرتا تھا جن سے ذرا بھی احتمال غدر ہوتا تھا اُسکے عہد مین روس مین ایسے ایسے مسائل بغاوت خیز بذریعۂ رسالجات اشاعت پاتے تھے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ ۱۸۴۸ء تک لوگون کو یہ نہین معلوم تھا کہ اُن خیالات کو غدر کرنے کی کہانتک قوت حاصل تھی۔ اور انمین سے بعض بعض خود شہنشاہ کی حکمت عملی کے مطابق تھے۔ نکولس کو فلسفہ اور ایسے ہی پیچیدہ علوم سے ہمیشہ انتہا کی نفرت تھی اور اُسکی خواہش تھی کہ اُسکی رعایا اپنے ذاتی فوائد خاص اور اپنی اصلی بہبودی کی طرف توجہ کو محدود کرے۔ اُسکے دل پر یہ عقیدہ جما ہوا تھا کہ عام آدمیون کے لیے سچی بہبودی اُن مہمل اور بے سر و پا

حرکات سے زیادہ مفید ہے جنکے حاصل کرنے کے لیے خیالی اور فرضی باتون کے شائق ہمیشہ جان دیتے ہین جو اصل مین خواب وخیال سے زیادہ وقعت نہین رکھتی ہین۔ نئے فیشن کے مصنفون کے کلام سے اسکا یہ خیال بخوبی ثابت تھا۔ یہ لوگ قدیم اہل رُوم اور جمہوری کارخانون اور سلطنت شخصی کا ذکر بھی نہین کرتے تھے۔ اور پولینڈ کے سازش کرنے والون سے اُنکو ذرا بھی مشابہت نہ تھی۔ اور نکولس کو صرف اسی غدر کے حال سے اطلاع تھی جو پولینڈ مین ہوا تھا۔ مصنف اپنے کلام کے اس حصے کو جو غدر پر مبنی تھا ہوشیاری کے ساتھ مخفی رکھتے تھے۔ اسمین شک نہین کہ ہمکو اُنکی تعریف کرنی چاہیے کہ وہ اس علمی قابلیت اور چالاکی سے اظہار کرتے تھے کہ اُس زمانے کے حکام نگران مطابع سے بھی زیادہ ترعقیل آدمی دھوکا کھا جاتے۔ جب وہ صاف صاف اظہار کرنے کی جرأت نہین کر سکتے تھے تو وہ ذہانت کے ساتھ اشارون مین اظہار مطلب کرتے تھے اور عوام جلد سمجھ جاتے تھے کہ اِن علامتون کا مطلب کیا ہے۔

یہ نیا انقلاب علمی و دماغی جلد جلد ترقی کر رہا تھا کہ مغربی یورپ مین پولٹکل امور کے حدوث سے دفعۃً اسکی ترقی رک گئی۔ پیرس مین جو غدر فروری مین ہوا تھا اور جو ملکی جوش ۱۸۴۸ء سے ۱۸۴۹ء تک رہا اور جسکا یورپ کے قریب قریب کل ملکون پر اثر پڑا تھا اس سے شہنشاہ نکولس اور اُسکے مشیر گھبرا اُٹھے۔ آسٹریا مین ایک روسی لشکر بھیجا گیا کہ ہنگری کے غدر کو فرو کرے۔ اور خاندان ہیپسبرگ کی طاقت کو محفوظ رکھے۔ رُوس مین بدنظمی کے دور کرنے کے لیے بڑی سخت تدبیرین کی گئین۔ رُوس کے امن وامان قائم رکھنے کے لیے سب سے پہلے یہ ہوشیاری اور دوربینی کی گئی کہ اخبار اور چھاپے کی آزادی پر سابق کی نسبت زیادہ تر روک ٹوک ہو اور سوشل رفاہ کے حوصلے کو بھی روک دے۔ لہذا بجز اسکے کہ جو لوگ نہایت سے زیادہ حب الوطنی کے پابند تھے اُنکے خیالات شائع ہون اور کچھ اخبار کے ذریعے سے شائع نہین ہو سکتا تھا۔ جیسا کہ ایک امیر والا دودمان نے لکھا ہے کہ "گذشتہ زمانہ تاریخ رُوس بڑے رونق کا زمانہ تھا۔ زمانہ حال اُس سے بھی بہتر ہے۔ اور زمانہ آیندہ ایسا ہوگا کہ انسان کے وہم وگمان سے

خارج ہے۔ غدر کی بدنظمیون سے جو خوف پیدا ہوا وہ اُن لوگون پر بھی اثر پہونچانے لگا جو سرکاری نوکر نہ تھے اور اس سے ہمدردی کے خیالات کو ایک طرح کی تشفی ہوئی۔ لوگ کہتے تھے کہ مغربی یورپ کے باشندون کو ہمسے رشک ہے لیکن اگر وہ ہمارا حال اچھی طرح جانتے اور اُنکو معلوم ہوتا کہ ہم کس قدر خوش اور مرفہ حال ہین تو وہ اور بھی زیادہ ہمسے رشک کرتے۔ مگر ہمکو یہ لازم نہین ہے کہ ہم یورپ کے امور سے اپنے تردد کو دور کردین۔ وہان کی مخالفت سے ہم یہ نہین کرسکتے کہ اپنے متبرک کام کو ترک کردین کہ مختلف قومون کو ہمارے ذریعے سے امن وامان اور نظم عمدہ کی برکت حاصل ہو۔ ہمکو لازم ہے کہ ہم اُنکو سکھائین کہ قانون اور حکام کی مثل ہمارے اطاعت کرین۔ یہ ہماری غرض ہے کہ دنیا کے جو ملک طوائف الملوکی کے دام مین پھنسے ہین اُنمین انتظام اور امن کو شایع کرین اور جو فرائض حضرت زار نے ہمارے تعلق کیے ہین وہ ہمکو ترک نہ کرنے چاہیین۔ زار ہمارے شہنشاہ ہین اور خلیفۃ الرحمانی۔

جن لوگون نے ۱۸۴۸ء کے امور پولٹکل غدر کو بالکل بے سروپا طوائف الملوکی قرار دیا تھا اور کہتے تھے کہ اس غدر کا کوئی مقصد خاص نہین ہے اور جنکا عقیدہ تھا کہ اُنکا ملک کل شایستہ ملکون مین امن وامان قائم رکھنے کے لیے خدا کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے اُنکو اتنی فرصت بھی نہ تھی اور نہ میلان الطبع تھا کہ اپنے گھر کا تو انتظام کرتے۔ اب سوشل رفاہ کی ضرورت کی نسبت کوئی بحث نہین کرتا تھا۔ جو حوصلے اور امیدین حال مین پیدا ہوئی تھین اُنکو لوگ اب بالکل بھول گئے تھے۔ معترضین نے اپنے پرانے مسلے کو اختیار کرلیا کہ علم ادب اور علوم وفنون کو صرف اُنکے جاننے کے لیے سیکھنا چاہیے نہ اسلیے کہ جو خیالات اُنکے ملک اور طبائع کے خلاف ہین اُنکو علوم کے ذریعے سے شائع کرین۔ الغرض معلوم ہوتا تھا کہ جو خیالات بلند ایک وقت مین لوگون کے دلون مین جاگزین تھے وہ صرف مثل حباب کے تھے اور وہ اس طرح مفقود ہوگئے کہ اُنکا نشان تک باقی نہین رہا۔

مگر اصل مین یہ تدبیر انقلاب کسی طرح بے کچھ اثر دکھائے نہ رہی۔ جن لوگون کو اس سے

ہمدردی تھی اُنمین اکثر آدمیون نے صرف خاموشی اختیار کی یا تھوڑے دن کے لیے خائف ہو گئے۔ گو تحریر کے ذریعے سے اُنھون نے شکایت نہین کی تاہم مصنوعی حب الوطنی سے اکثرون کو اتفاق نہ تھا جو یہ سکھاتے تھے کہ ہر قسم کی شکایتون اور جبر کو خاموشی اور صبر کے ساتھ برداشت کرنا چاہیے بشرطیکہ رُوس فوجی طاقت مین زبردست ہو اور مغربی یورپ کے ملک اُس سے خائف ہون۔ سینٹ پیٹرسبرگ مین نوجوانون کی ایک جماعت قائم ہونے لگی جو اس پولٹکل ڈرامیا تماشے کو بغور دیکھتے تھے جو مغرب مین ہورہا تھا اور ملک کے جوش غدر کے جو خاص اسباب سوشل بحث کی نسبت سمجھے اُنکو بھی وہ غور سے دیکھتے تھے اسکا ذکر مین آگے چلکر کرونگا کہ تدبیر منزل اور سوشل سائنس کی نسبت اُنکو کہانتک عبور تھا۔ جن لوگون نے اِس امر کی طرف توجہ کرنے کی تکلیف نہین بھی اُٹھائی تھی اُنمین بھی اکثر ایسے تھے جو گورنمنٹ اور سرکاری پریس کے معنون اور تاویلات سے اتفاق نہین کرتے تھے اور وہ پولٹکل آزادی کے مدعیون سے اور بادشاہون اور اُمرا کی خودمختاری کے جو لوگ حامی تھے اُنسے مخالف تھے۔ الغرض کنسروٹیٹو کی قوت اور سوشل اور پولٹکل مسائل سے جسقدر سخت نفرت مشہور تھی اُسقدر سخت اور قوی مخالفت اصل مین نہ تھی۔ جب جنگ قریمیہ شروع ہوئی تو اُنکو چند روزہ طاقت مزید حاصل ہوگئی مگر جب جنگ باعث آفات نظر آئی اور شہنشاہ نکولس جسکو وہ اپنا جیتا جاگتا دیوتا سمجھتے تھے مرگیا تو وہ قوت خیالات اس طرح مفقود ہو گئی جیسے کسی نے جادو کردیا اور اُنکے جانشین جو لوگ ہوے وہ پولٹکل اور سوشل رفاہ کے اِس درجہ سرگرم حامی تھے کہ رُوس مین بیشتر ویسے کبھی نہین ہوے تھے۔ یہ اخلاقی اور دماغی قوت از سر نو عجیب طرح سے پیدا ہوئی۔ اسکے نتائج عملی جو نہایت ضروری اور لازم البیان ہین وہ آیندہ بیان کیے جائینگے۔

مجھے بڑی امید ہے کہ مین نے اس امر کے اظہار کے لیے کافی طور پر بیان کردیا کہ پیٹر اعظم کے عہد سے رُوس اور مغربی یورپ مین کس قدر باہمی تعلق وربط

ہو گیا تھا۔ گذشتہ ڈیڑھ صدی سے جو انقلاب اور ہرج عظیم علم وفضل کی ترقی مین ہوا وہ فرانس یا جرمنی تتبع کی کسی پولٹکل کارروائی کا نتیجہ تھا۔ پس بخوبی تمام ظاہر ہے کہ جو دریچہ پیٹر اعظم نے روس مین کھولا تھا کہ روسی اسکے ذریعے سے یورپ کی تمام حالتون پر نظر غور ڈال سکین اس سے مطلب برآری کا بڑا ذریعہ حاصل ہوا۔

باب اکیسوان

ماسکو اور فرقۂ اِسلیوُوفِل

ماسکو کے دلچسپ مقام۔ کرِملن مین تقریب عشاءِ ربانی کی شام۔ عجیب وغریب رسم۔ شہنشاہ نکولس کی نسبت ایک روایت۔ مِڈونا بُت کا مکانون پر آنا۔ ماسکو کے بازار۔ شہر کی حالت مین آجکل کیا انقلاب ہوا۔ اِسلیوُوفِل کے واہیات خیالات۔ ذاتی تجربے پر راے قائم کرنا۔ ایک صدی اُدھر اُنکے کیا خیال تھے۔ عقاید اِسلیوُوفِل کی اصلیت اور ترقی۔ اِسلیوُوفِل اور آزادی غلامان خانہ زاد۔ ماسکو گزٹ۔

مختلف طبائع کے سیاحون نے مصورون محققین اشیاءِ قدیمہ۔ دیندار آدمیون فوجی افسرون اور ظریفون نے ماسکو کا حال اکثر اوقات خوش بیانی کے ساتھ شرح و مفصل قلمبند کیا ہے۔ اور اِسقدر لکھا گیا ہے کہ جن لوگون نے کتب سیاحت پڑھی ہین وہ ماسکو کے حالات اور اُسکی صورت اور دلچسپ مقامات سے بے دیکھے ہی کسیقدر واقف ہوگئے ہونگے۔ پس میرے نزدیک از سرِنو اُن حالات کو بیان کرنا تحصیل حاصل ہے۔ مگر رواج کے موافق مین اپنی نوٹ بک سے وہ امور ضرور قلمبند کرونگا جو مجھے اُسوقت بھلے معلوم ہوئے جب شاہنشاہان رُوس کے اس قدیم پایۂ تخت مین مین نے اول بار قدم رکھا۔ مین اِس شہر کے سواد کی خوبصورتی پر ضرور عش عش کرونگا اور اُسکی توصیف مین عذب البیان ہونگا۔ مجھے افسوس ہے کہ مین نے اُسکے کل حالات اُسی وقت نہ قلمبند کر لیے اور اب اتنے عرصے کے بعد بڑی دقت سے وہ باتین یاد آسکتی ہین۔ مگر اُنکے درج نہونے سے ناظرین کا چندان نقصان نہین ہے۔ کیونکہ نہ اُنمین کوئی جدت تھی نہ کوئی امر خاصکر قابل اندراج تھا۔ پہلے چند روز مین مین نے وہ کل مقامات دیکھ لیے جنکا قابل دید ہونا مسلم تھا۔ کرِملن کو مین نے دیکھا۔ یہ چھ سو گز

مشہور تاریخی مقام ہے۔ اُسکے مَنار ازبس خوش سوادہین۔ بڑا گرجا گھر دیکھا جسمین مقدس شہیدون اور ابرار اور تاجدارون کے مرقدہین۔ پُرانے گرجا دیکھے جنمین قیمتی قیمتی تبان معجز نماہین۔ پیر پادریون کے خزانے معائنہ کیے جنمین سونے چاندی کے ظروف ہین۔ پُرانے اور نئے محل۔ وہ عجائب خانہ دیکھا جسمین یُورپ کی مختلف قومون کا لباس اور شکل وشمائل دکھائی جاتی ہے۔ اشیاء قدیم کا ذخیرہ دیکھا جسمین قدیم باشندگان ماسکو کی وحشیانہ نمائش ظاہر ہوتی ہے۔ تصویرون کا ذخیرہ معائنہ کیا جسمین آئیوا نوف کی عظیم الشان تصویر تھی۔ وطن دوست روسی اِسپر ناز کرتے ہین کہ اِسمین معجزے کے سبب سے وہ قابلیت مصوری مصور نے ظاہر کی ہے جو مانی وبہزاد کو بھی نہ سوجھتی۔ اونچے گھنٹا گھر کی چوٹی پر بھی مین گیا اور وہان سے گرجا گھرون کے سنہرے گنبد اور مکانون کی چمکتی ہوتی ہری ہری چھتین دیکھین۔ اور اِس سے فاصلے پر وہ ملک نظر پڑا جہان کوہ اِسپیرو واقع ہوا ہے۔ فصیح البیان مشیون کا قول ہے کہ نپولین نے اِن پہاڑون کی چوٹی سے ماسکو کو دیکھکر کہا تھا کہ اَب یہ شہر مَین نے فتح کر لیا۔ مَین نے اِس امید مین بازارون کی سیر کی کہ روسیون کی صنعت وحرفت کے دلربا نمونے دیکھونگا۔ دُکاندار بڑے اصرار سے مُجھے بلاتے تھے کہ آئیے ہماری دکان سے خرید لیے۔ مگر مجھے اُن اشیا کی ضرورت نہ تھی۔ مین نے مشہور مشہور ہوٹلون مین کھانا کھایا اور اعلیٰ درجے کی خوش ذائقہ مچھلیان اور عمدہ عمدہ کھانے کھائے جنکے لیے یہ ہوٹل مشہور ہین۔ اور اور ہوٹلون مین بھی گیا۔ مجھے خوف معلوم ہوتا تھا اور حیرت تھی کہ یا خدا یہ لوگ اِسقدر خراب چاے اِس مقدار کثیر مین کیونکر پی سکتے ہین مگر اِس قسم کی باتین اول تو خود مجھے اچھی طرح یاد نہین دوسرے دیکھتے دیکھتے اُنکا عادی ہو گیا لہذا اچھی طرح اُنکا بیان نہین ہو سکتا۔ اور نہ ناظرین کو اُنمین چندان لطف حاصل ہوگا۔

مگر ایک امر البتہ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ عشاے ربانی کی تقریب تھی اور جھٹپٹا وقت۔ مَین ایک دوست کے ساتھ کرِملن گیا تھا کہ عشاء ربانی کی تقریب اور رسوم دیکھون گو مینھ موسلادھار برس رہا تھا تاہم لوگ گرجا کے اندر باہر جوق جوق جمع تھے۔ اِسمین مختلف فرقے کے آدمی تھے۔ ریشائیل کسان بھیڑی کی کھال کے کپڑے پہنے ہوئے لحیم وشحیم سوداگر

سیاہ اور چمکتا ہوا چغہ زیب بدن کیے ہوئے۔ وضعدار امیرزادے سبز کوٹ پہنے اور چھڑیان لیے ہوئے عورتین تھوڑے سے کپڑے پہنے ہوئے گٹھیا کی بیماری مین مبتلا۔ مارے جاڑے کے تھر تھر کانپ رہی ہین۔ نرگسین چشم نوعمر عورتین گرم کپڑے پہنے ہوئے بوڑھے آدمی تھیلے اور زائرون کی لکڑیان ہاتھ مین لیے ہوئے۔ شریر اور بدذات آدمی بھی اسوقت ایسا منھ بنائے ہوئے تھے کہ کوئی جانے بڑے متین ہین۔ یہ سب صبر کے ساتھ منتظر کھڑے تھے کہ کہین یہ صدا کانون مین آئے کہ حضرت مسیح آسمان سے نازل ہوئے جب آدھی رات قریب آئی تو آوازون سے جو غل پیدا ہوا تھا وہ رفتہ رفتہ موقوف ہوتا گیا۔ اور جب بارہ کا گجر بجا تو اس عظیم الشان گھنٹا گھر سے رعد کے گرجنے کی سی آواز آنے لگی۔ اسکے سنتے ہی اور گرجاؤن کے گھنٹے بھی اس خوشی مین شریک ہوئے اور ٹھنا ٹھن بجنے لگے۔

چونکہ میرا حافظہ بہت تیز نہین ہے اور مذہبی تقریبون کی پیچیدگیون پر مین کبھی حاوی نہین ہوا لہذا مین تفصیل و توضیح کے ساتھ بیان نہین کر سکتا کہ کیا کیا امور واقع ہوئے مگر عام طور پر ان سب کا نتیجہ میرے دل پر منقوش ہے۔ ہر شخص کے ہاتھ مین ایک روشن فتیلہ تھا۔ اور گو چھوٹے چھوٹے فتیلے تھے لیکن ہزارون ہی تھے۔ لہذا انکی روشنی مل کر اردگرد کی عمارتون پر وہ لطف دکھاتی تھی کہ دن کے وقت مین کہان نصیب ہو۔ اب سنیئے کہ ناٹنگو کے کل گھنٹا گھرون کی یہی خواہش تھی کہ اسقدر زور سے گھنٹا بجائین کہ پاس پڑوس کے گرجا کے گھنٹون کی آواز پست پڑ جائے۔ جو گھنٹا گھر سب سے اونچا تھا اسکی آواز چھوٹے چھوٹے گھنٹون کی آواز سے مل کر عجب آواز پیدا ہوتی تھی۔ اگر ناٹنگو مین واقعی خبیث رہتے تھے اور گھنٹے کی آواز انکو ناپسند تھی تو اسمین شک نہین کہ خبیث ارواح بگٹٹ بھاگ گئی ہونگی۔ اسکے علاوہ توپ چلانے سے توپین بھی دنادن جلد جلد دغنے لگین۔ شاید گھنٹون کی آواز ارواح خبیثہ کے بھگانے کے لیے کافی نہین سمجھی گئی۔ واللہ اعلم توپون پر بتیان پڑنے سے مذہبی جوش زیادہ ہوتا ہے یا نہین مگر اسمین شک نہین کہ میرے ایک روسی دوست جو میرے ہمراہ تھے انپر اسکا بہت اچھا اثر ہوا۔ اپنی اصلی حالت مین تو وہ ایک کم سخن آدمی تھے۔ علوم کا شوق تھا۔ مغربی شائستگی کے عموماً اور ڈارون کے مسئلون کے خصوصاً مشتاق تھے۔ مذہب کا انکو ذرا بھی اعتقاد

نہ تھا مگر وہان جو کچھ ہو رہا تھا اُسکا اثر خصوصاً بھاری بھاری توپون کا اثر ایسا اُنکے دل پر جا کہ فلسفہ کے خیالات بھول گئے کچھ دیر کے لیے اُنکے دہریہ پن کے خیالات جاتے رہے۔ اُنھون نے بار بار صلیب مقدس کی شکل ماتھے پر بنائی - یہ مذہبی رسم مین نے کبھی پیشتر اُن کو ادا کرتے نہین دیکھی تھی خیر صلیب کی شکل بنا کر اُنھون نے میرا ہاتھ پکڑا اور اُس بھیڑ کی طرف دکھا کر اور خوش ہو کر با واز بلند کہا "دیکھیے دیکھیے - یہ لطف تماشا سوا اِس سنگ ابیض کے شہر کے اور کہین نہ دیکھیے گا ہین روسی دیندار آدمی کہ نہین" سنگ ابیض کا شہر ماسکو کے شہر سے مراد ہے۔

اِس سوال کی مجھے امید نہین تھی - مین نے ذرا ہان کہکے ٹال دیا - مین نہین چاہتا تھا کہ اپنے دوست کی راے سے اختلاف کرون اور جو نیا نیا جوش مذہبی اُنکے دل مین پیدا ہوا ہے اُسمین مخل ہون - مگر مین یہ ضرور کہونگا کہ اِس تیز روشنی اور جگمگاہٹ اور دفعتہً گھنٹون اور توپون کی آوازون سے جنسے کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی تھی مجھ گنہگار کے دل مین جوش مذہبی تو نہین مگر ہان جوش جنگ البتہ پیدا ہوا تھوڑی دیر کے لیے مین نے خیال کیا کہ مین پرانے ماسکو مین ہون اور یہ دیکھ رہا ہون کہ رعایا طلب ہوتی ہے کہ تاتاریون کے گروہ کو جو شہر کے ناکے تک دوڑاتے چلے آئے ہین لڑکے نکال دین -

میرا قصد تھا کہ اِس پرستش کے آخر تک رہون اور دیکھون کہ کیک روٹی کی تقریب کیونکر ادا ہوتی ہے - گرجا کے باہر یہ روٹیان ایک لمبی قطار مین چنی ہوئی تھین - مگر بارش کے سبب سے مین دو بجے گھر چلا گیا -

اگر مین وہان رہ جاتا تو ایک عجیب وغریب رسم دیکھنے مین آتی یعنی پاک اور برادرانہ محبت سے بوسہ لینا اور بوسہ دینا مگر اور موقعون پر مجھے اُس رسم کے دیکھنے کا موقع اکثر ملا تھا - اور یہ امر لازم ہے کہ جو ملے اُس سے بغلگیر ہو تا کہ اُس سے یہ ثابت ہو کہ کل عیسائی آپس مین بھائی بھائی ہین مگر حال کی تہذیب اور شائستہ خیالات نے اِس رسم مین یہ ایجاد کیا ہے کہ بوسہ صرف اُنھین لوگون کا لیا جاے جنسے دوستی اور ملاقات ہے - جب دو دوست اِس شب کو اور دوسرے روز صبح کو ملتے ہین تو ایک کہتا ہے کہ حضرت مسیح زندہ ہو گئے - دوسرا کہتا ہے کہ

بیشک زندہ ہوگئے۔ بعد ازان تین بار دہنے اور بائین رخسارے پر یکے بعد دیگرے ایک دوسرے کا بوسہ لیتے ہین۔ کل طبقون کے لوگون مین یہ رسم کم و بیش جاری ہے۔ اور خود زار زوس اسکی پابندی کرتے ہین۔

اسپر مجھے ایک روایت یاد آئی جو نکولس کی نسبت مشہور ہے کہ تقریب عشاء ربانی کی صبح کو نکولس نے ایک سوار سے جو پھاٹک پر پہرا دے رہا تھا وہی معمولی لفظ کہے کہ حضرت مسیح زندہ ہوئے۔ امید تھی کہ معمولی جواب ملیگا کہ ہان بیشک زندہ ہوگئے مگر اسنے صاف اختلاف راے کیا کہا حضور عالم ہرگز نہین۔ اس جواب کی امید تو تھی نہین سخت متحیر ہوا کیونکہ یہ کسی کی مجال نہ تھی کہ عاجزی اور ادب کے ساتھ بھی نکولس سے اختلاف راے کر سکتا لہذا اسنے فوراً جواب طلب کیا۔ سوار اپنی اس گستاخی پر کانپ اٹھا۔ کہا حضور مین تو یہودی ہون۔ مین کیونکر اپنے عقیدے کے خلاف مسیح کے از سر نو زندہ ہونے کا قائل ہو جاؤن۔ مذہبی عقیدے کے اظہار مین جو یہ جرأت اس سوار نے کی تو زار اسقدر خوش ہوئے کہ اسکو ایک عمدہ تمغہ عنایت کیا۔

روسی عموماً اور اہل ماسکو خصوصاً بیشک ایماندار لوگ ہین۔ میرے دوست نے یہ بات صحیح کہی تھی مگر انکی پاکبازی بعض اوقات اس قسم کی ہوتی کہ پراٹسٹنٹ مذہب والون کو اچھی نہین معلوم ہوتی۔ مثلاً مڈونا کا لوگون کے گھرون مین جانا۔ اس مشہور بت معجز نما کو اہل ماسکو بہت ہی مقدس و متبرک سمجھتے ہین۔ جب نپولین ۱۸۱۲ء مین داخل ماسکو ہونے تھا تو لوگون نے بڑا شور و غل مچایا کہ بت مڈونا کو نکالو۔ اور بسر کردگی بت موصوف ہمکو لے چلو کہ ہم کافرون کے گروہ سے کلھاڑے لے کر لڑین۔ اور جب زار زوس اس شہر مین آتے ہین تو پہلے ریل کے اسٹیشن سے اسی مندر مین آتے ہین اور پرستش کرتے ہین۔ ہر ایک کٹا روسی اس مندر کی طرف سے جاتے ہوئے صلیب مقدس کی شکل پیشانی پر بناتا ہے اور جب کبھی وہان پرستش ہوتی ہے تو بہت سے آدمی جمع ہو جاتے ہین۔ مگر بعض امرا اسی پر قناعت نہین کرتے کہ بت معجز نما کے روبرو عوام مین پرستش کرین وہ چاہتے ہین کہ وقتاً فوقتاً وہ بت انکے گھرون مین جائین اور پادری لوگ انکی یہ آرزو پوری کر دیتے ہین۔ پس ہر روز وقت صبح کو

بُت معجز نما چار گھوڑون کی گاڑی پر ایک مکان سے دوسرے مکان مین جاتا ہے۔ گاڑی کو لوگ فوراً پہچان جاتے ہین۔ کچھ اس وجہ سے نہین کہ اُسکا ڈھانچا کسی خاص طور کا ہوتا ہے بلکہ اس سبب سے فوراً پہچان لیجاتی ہے کہ اُسکا کوچمین برہنہ سر بیٹھتا ہے۔ اور جدھر سے یہ گاڑی نکل جاتی ہے کل آدمی صلیب کی شکل اپنی اپنی پیشانیون پر بناتے ہین۔ جب اُس مکان مین داخل ہو جاتی ہے جہان بُلائی گئی تھی تو کمرون مین اُسکولے جاتے ہین۔ اور ایک خاص کمرے مین اُسکے روبرو کچھ مذہبی رسوم ادا کرتے ہین۔ گھر کی خادمہ اکثر گھٹنون کے بھل بیٹھ جاتی ہین تاکہ اُنکے اوپر سے بُت موصوف گذر جائے۔ اور اُسکا سایہ اُنپر پڑ جائے۔

شاید لوگ سمجھین کہ یہ انوکھی رسم اکثر لوگون کے خلاف ہوگی کیونکہ اُس سے لازم آتا ہے کہ بُت مین موصوف دِن کو عرصے تک مندر سے باہر رہتا ہے یہ بات نہین ہے بلکہ پادریون نے وہ حکیمانہ تدبیر نکالی کہ کسی کو ناراضی کا باعث نہین رہا بُت معجز نما کی سی ایک اور مورت بنائی۔ جب بُت باہر جاتا تھا تو وہ مورت اُسکی قائم مقام ہوتی تھی۔ پس جو نذر کا پیسہ خانقاہون مین چڑھایا جاتا تھا اُسمین بھی کمی نہین ہوئی اور دیندار روسیون کی پرستش مین بھی خلل نہین واقع ہوا نذر کا روپیہ اور وہ روپیہ جو بُت کے اُمرا کے گھرون پر جانے سے ملتا تھا اُس سے سال بھر مین ایک بہت بڑی رقم ہو جاتی تھی۔ اور مین نے سُنا ہے کہ اِس رقم سے پادریون کے افسر اعلیٰ ہاتھ گرماتے ہین۔

اگر سیاح ماسکو مین سیر کرے یا سوار ہو کر نکلے گو تاریخ رُوس سے نہ بھی واقف ہو تو بھی ایک ہی مرتبے کی سیر مین اُسکو معلوم ہو جائیگا کہ یہ شہر سینٹ پیٹرز برگ کا سا نہین ہے سینٹ پیٹرز برگ کو تو ایک عاقبت اندیش خود مختار خود راے شہنشاہ نے قائم کیا تھا مگر ماسکو قدرتی بنتا گیا اور باشندون کی ضرورتون کے مطابق رفتہ رفتہ اُسکا طرز بدلتا گیا۔ چند سڑکین تو یورپ کی سڑکون کی سی ہو گئی ہین مگر کھرنجا ایسا خراب ہے جیسے ایشیا کے ملکون کا ہوتا ہے۔ یہ سڑکین اِسلیے اِس قطع کی بنائی گئی ہین کہ اُن لوگون کے مذاق کے مطابق ہون جنھون نے یورپ کے ملکون کا مذاق سیکھا ہے مگر بہت سی سڑکین ایسی ہین جنمین وہی ابتدائی بے ضابطگی اور پُرانی قطع ہے۔ جیسے ہی ہم بڑے بڑے

بازارون سے نکلتے ہین تو ہمکو کیمرلے چوبی مکانات نظر آئینگے معلوم ہوتا ہے کہ گویا یہ چوبی مکانات گانؤن سے بجنسہ اُٹھوا کر یہان رکھدیے گئے ہین - اور اُنکے ساتھ ہی احاطے اور باغ اور اصطبل اور شاگرد پیشہ وغیرہ کو بھی اُٹھا لائے ہین - اِسمین شک نہین کہ سڑکین خودبخود نہین بنگئی تھین بلکہ کسی خاص تجویز کے مطابق تیار ہوئی تھین - مکانون کا بھی ایک نیا ہی ڈھنگ ہے جنسے ظاہر ہوتا ہے کہ جب وہ بنائے گئے تھے تو مالک مکان نے ذرا بھی اِس امر کا لحاظ نہین کیا کہ پڑوسیون کے مکانون کو تو کچھ ضرر نہ ہوچکیگا - پس وہان نہ تو مکانون کی کوئی قطار چلی گئی ہے - نہ کوئی سیر کا مقام ہے - مغربی یورپ کے شہرون مین اگر کہین جھونپڑیان ہون تو کسی تنگ گلی مین یا بازار کے پچھواڑے جہان غریب غربا رہتے ہون چھپ جائین مگر اِس شہر مین جھونپڑیون کے آس پاس شاہی محل کھڑے ہین - اور کسی کو ذرا بھی خیال نہین ہوتا کہ جھونپڑیان محلون کے پاس کیسی بھونڈی اور بدقطع معلوم ہوتی ہین - اور طرہ یہ کہ ایک ادنی کسان کو بھیڑ کی میلی کچیلی کھالین پہنے ہوئے ایک ایسے لوگون مین دیکھیے گا جو سفیدپوش اور خوش لباس ہین اور اُسکو ذرا بھی شرم نہ آئیگی کہ مین پھٹے حالون اور کثیف حالت کے ساتھ کِن لوگون مین کھڑا ہون -

مگر یہ بھونڈاپن ماسکو سے جلد دور ہوجائیگا - بلکہ یون کہنا چاہیے کہ دور ہوتا چلا ہے ماسکو مین اب بہت سی ریلین جاری ہین اور تجارت اور صنعت کے لحاظ سے عنقریب یورپ کا پایۂ تخت ہونے والا ہے - آبادی روز بروز بڑھتی جاتی ہے - اور اب سینٹ پیٹرسبرگ کی آبادی کے برابر ہوگئی ہے - جائداد اور اراضی کی قیمت اب دوگنی تگنی ہوتی چلی ہے اور بڑی عجلت کے ساتھ لوگ عمارتین بنوا رہے ہین - اب نئے نئے خیالات نے اِسقدر زور پکڑا ہے کہ ماسکو کے جس کلب گھر مین مقدس لوگ اگلے وقتون سے دِن رات بیٹھنے کے عادی اور خوگر تھے وہ اب مجبور ہوگئے ہین کہ کسی کروڑپتی یہودی یا نو دولت تاجر کی نئی کوٹھی کو اُن کی جگہ قرار دین - بیچارے پُرانے خیالات کے لوگ شاکی ہین کہ دنیا تہ و بالا ہو رہی ہے - ہاے وہ اگلے وقتون کا آرام اب کہان - اب وہ دِن لدگئے - اب کہان پایئے - یہ قدیم دارالسلطنت جِسکو زمانہ گذشتہ کے فروغ بے پایان پر عرصے تک ناز رہا ہے اب اپنی تجارتی

ترقی اور کامیابی پر فخر کرتا ہے - اور لوگون کو امید ہے کہ آیندہ اور بھی اسکی ترقی بلند ہوگی - فرقۂ اِسلَیوُ وفِل تک جنکے مزاج مین جوش مردانگی و بہادری بہت تھا اب زمانے کا رنگ بدلا ہوا دیکھکر مرنجان مرنج زندگی بسر کرنے لگے - اب وہ لوگ قصبون کے جلسون کے ممبر ہوگئے اور اُنکو یہ فکر پیدا ہوئی کہ کِن کِن تدبیرون سے سڑک کے کھرنجون اور نالیون مین ترقی ہونی چاہیے - مگر مجھے پہلے یہ لکھنا لازم ہے کہ یہ اِسلَیوُ وفِل کون لوگ تھے -

ناظرین نے غالباً سُنا ہوگا کہ اِسلَیوُ وفِل ایک وحشی قوم ہے - کوئی پچیس[۲۵] برس کا عرصہ ہوا کہ وہ ایک عجیب لباس پہنتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ پُرانی رُوس کی وضع ہے - گو پِیٹر اعظم کے مشہور فرمان مین داڑھی رکھنے کی قطعی ممانعت تھی مگر وہ برابر داڑھی رکھتے تھے اور نِکُولَس نے جو حکم حجامت بنوانے کی نسبت دیا تھا اُسکے بھی خلاف کرتے تھے - یہ لوگ اہل ماسکو کی وحشیانہ باتون پر نازان تھے - اور اُنھون نے بڑے عقیدے کے ساتھ قسم کھائی تھی کہ یُورُپ کی شائستگی اور تہذیب سے ہمیشہ برسرپیکار رہینگے - اُس زمانے کے سیاح اُن لوگون کو بھی ماسکو کی اُن چیزون مین شمار کرتے تھے جو قابل دید اور مشہور تھین لیکن سیاحون نے اُنکے حالات کچھ ایسے اچھے نہین بیان کیے ہین - جنگ قِرِیمیہ کے زمانے مین وہ چاہتے تھے کہ سینٹ سوفیا کے ناپاک گنبد پر صلیب یونانی نصب کیجاے - بعد اختتام جنگ اُنپر یہ جُرم عائد کیا گیا کہ وہ بدعت کرتے ہین اور حضرت سلطان روم کی رعایا سے اِسلَیوُ وفِل کو بھڑکاتے ہین اور خفیہ طور پر یہ منصوبہ کر رہے ہین کہ سلطنت روم کو تباہ کردین - رُوس جانے کے قبل ہی مجھے یہ حالات معلوم تھے - سینٹ پیٹرسبرگ داخل ہونے کے تھوڑے ہی دِن کے بعد مجھے اُنکے حالات کسی قدر اور معلوم ہوئے اُنھون نے شہنشاہ کی خدمت مین ایک عرضی بھیجی کہ زمان سابق کے جلسۂ سَبُوری کو از سر نو قائم کرین اور اسکو رُوس کا پارلیمنٹ قرار دین - اِس عرضی سے حکام بالادست کے دلون مین بڑا خوف پیدا ہوا - اِس سے وہ اور بھی مشہور ہوگئے اور وہ درپردہ بڑے بڑے امور اصلاح کی فکر کر رہے تھے - مین نے بڑی قیمتین دینا اُٹھا کر اُن لوگون سے ملنے کے لیے احباب سے خطوط لیے اور ماسکو پہونچتے ہی کوشش کی کہ اُنسے ملون -

چونکہ مین پردیسی تھا اور وہ مجھے کافر سمجھتے تھے لہذا مین سمجھا کہ روسیون اور کلیسائے روس
کے یہ حامی میرے ساتھ سرد مہری اور افسردگی سے پیش آئینگے۔ مگر میری یہ رائے غلط
نکلی۔ وہ سب مجھ سے نہایت ہی دوستانہ طور پر باخلاق تمام پیش آئے تب تو مین سوچا کہ
اُنکی نسبت میرے خیالات صحیح نہ تھے۔ مین سمجھتا تھا کہ مجھے وحشیون سے سابقہ پڑیگا مگر
اُنسے ملا تو اُنکو اعلیٰ درجے کا تربیت یافتہ نہایت ہی ذکی الطبع اور حلیم مزاج پایا۔ ممالک غیر
کی زبانین وہ بفصاحت فرفر بولتے ہین۔ مشہور تو ہے کہ مغربی یُورپ کے علم و فضل سے
اُنکو نفرت ہے مگر اصل مین وہ بڑے عالم و فاضل ہوتے ہین۔ کئی سال تک جو مجھ سے
اُنسے دوستانہ برتاؤ رہا تو جو خیال میری لوح دل پر پہلے جما تھا وہ اور بھی زیادہ جم گیا۔
اِسمین شک نہین کہ جس شئے کو وہ اچھا سمجھتے ہین اُسمین بڑی ہی سرگرمی ظاہر کرتے ہین
اور عقیدے کے بڑے پکے ہین مگر مین نے کبھی اُنکی کوئی بات ایسی نہین دیکھی جس سے
وہ وحشی اور دیوانے کے خطاب کے مستحق سمجھے جائین۔ وہ فلسفی مزاج لوگ ہین۔
مگر واقعات کی طرف کم توجہ کرتے ہین خیالی مسائل کی جانب زیادہ رجحان ہے۔ لیکن اصلی
دلیلین عمدہ عمدہ پیش کرتے ہین۔ اگر مین روسی ہوتا تو شاید اُنکی تقریر اور دلیلون سے مین بھی
اِسلیو وفِل ہو جاتا۔

اُنکے اُصول دینی سمجھنے کے لیے ہمکو پہلے اُن اُصول کی اصلیت دریافت کرنی چاہیے۔
فرقۂ اِسلیو وفِل کے اُن خیالات کی ابتدا نصف سترھوین صدی سے ہوئی۔
اور اُسی زمانے مین ماسکو کے زار سیاست مدن اور کلیسائے رُوس مین بڑی بڑی اصلاحین
کر رہے تھے۔ رعایا کو اُن اصلاحون سے کلی نفرت تھی۔ ادنی طبقے کے بہت سے آدمیون نے
پُرانے عقاید مذہبی اختیار کیے۔ اور پیٹر اعظم کو وہ کافر سمجھنے لگے۔ امرا کے خیالات اِسقدر
خلاف نہ تھے وہ کلیسائے سرکاری مین شامل رہے۔ اور پیٹر کے خلاف صِرف اِسقدر
کہنے لگے کہ وہ بچہ شیطان تو نہین ہے مگر جرمنی کے ایک ڈاکٹر کا لڑکا ہے۔ مگر امرا مین بھی
اکثر آدمی اِس انقلاب کے خلاف تھے۔ اور جو بار اُنپر اب ڈالا گیا تھا اُسکی بڑی شکایت
کرتے تھے۔ پیٹر کے جانشینون مین یہ مخالفت اور بھی زیادہ تھی کیونکہ صِرف اُصول ہی

جرمنی کے اصول کے مطابق نہ تھے بلکہ حکمران بھی سب جرمن تھے۔

جب تک گورنمنٹ کی جانب سے یہ نئی نئی اصلاحین ہوئین تب تک تو کنسرویٹیو فرقے کے لوگ حب الوطنی کے سبب سے خاموش رہے۔ مگر ارکین سلطنت کے طرز معاشرت پر ممالک غیر کا جب اثر پڑا تو اخبارون اور رسالون کے ذریعے سے مخالفت کا اظہار ہونے لگا ملکہ کیتھرائن ثانیہ کے عہد مین یہ جوش دیوانگی اور بھی زیادہ ہوا پنچ اخبارون اور ہجو کے کلامون مین اُن لوگون کا خوب بنانا شروع ہوگیا جو مصلحانِ قوم تھے۔ لکھتے تھے کہ یہ لوگ غیر ملک والون کی اُن باتون کا تتبع کرنے لگے ہین جو ڈھول کے اندر پول اِس مثل کے مصداق ہین اور اِس جوش تقلید مین ایسے چوندھیا گئے ہین کہ نہ صرف اپنے وطن پر اور ملکون کو ترجیح دینے لگے بلکہ اپنے ہموطنون تک سے نفرت کرنے لگے ہین اور چاہتے ہین کہ روسیون کو چال چلن تک غیر ملک کے باشندون سے سیکھنا چاہیے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے اُنکو یہ بددعا دی ہے کہ کُل ملکون مین گھوما کرین اور مختلف قومون کی پوشاک پہنین۔ اُور کچھ اِدھر سے اور کچھ اُدھر سے اخذ کر کے نہ اِدھر کے رہین نہ اُدھر کے رہین۔ اُن مصلحان قوم کو کوئی تو بندر کہتا تھا۔ کوئی کہتا تھا یہ لوگ میان مٹھو کی طرح رٹ کر پرائی بولی یاد کر لیتے ہین اور سمجھتے خاک نہین۔ تمام یُورپ کے یہ لوگ صدقے ہوئے۔ اور ہر مقام کے عیوب سیکھ کر آئے۔ ایسے ایسے اور بہت سے قول تھے۔ اِن استعارات اور تشبیہون مین بعض اوقات فصاحت کے عوض زور بہت دیا جاتا تھا۔ مثلاً ایک اخبار نے بطریق ہجو یہ قصہ دلچسپ لکھا تھا کہ رُوس کے چند سور کے بچے غیر ملکون کو اِس غرض سے گئے تھے کہ وہان سے عقلمند ہو کر آئین۔ اور وہان سے جب واپس آئے تو بچون کے عوض جوان ہو کر آئے۔ وہ لوگ اِسکو اپنی قوم کی توہین سمجھتے تھے کہ روسیون کو کوئی یہ کہے کہ اُنھون نے بندرون کی طرح سے دوسرون کی نقل اُتاری ہے۔ بعض منشی اور مضمون نگار اسپر بہت ہی جھلائے اور بہت ہی مخالف ہوگئے۔ اور روسیون کی بڑی لمبی چوڑی تعریفین کرنے لگے۔ وہ کہتے تھے کہ مغربی یُورپ کی قومین ہمسے قدیم قومین ہین لہذا ہمسے زیادہ شائستہ ہین۔ مگر ہمین وجہ کیا کہ ہم رشک کرین بلکہ ہم یہ کیون نہ کرین کہ اُنکی غلطیون سے

فائدہ اٹھائین اور جن بُرائیون مین وہ ڈوبے ہوئے ہین اُنسے بچتے رہین ۔ جو شخص ابھی پیدا ہوا ہے وہ اُس شخص سے خوش ہے جو مر رہا ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ سَو برس اُدھر رُوس مین لوگ ممالکِ غیر کے خیالات اور علم و فضل کے دشمن تھے اور وہ نہین چاہتے تھے کہ اُنکے وطن مین اُسکی ترقی ہو۔ جب نَپولین کی سلطنت عظیم کا زوال ہوا تو تمام یُورپ مین یہ خیال وبا کی طرح پھیل گیا کہ اپنی قومی باتون کے برقرار رکھنے اور غیر قومون سے نفرت کرنے مین سرگرم رہنا چاہیے۔ اہلِ قومیت لوگ حب الوطنی کے جوش مین اندھے ہو رہے تھے۔ ہر قوم اپنے منھ میان مٹھو بنتی تھی۔ اور اپنی ہی چال ڈھال اور کارہاے نمایان کی مدّاح تھی۔ قومی خصوصیتین اور پُرانی رسمین اور پُرانا تعصب اب پھر عود کر آیا۔ اُسکا نتیجہ خراب بھی ہوا اور اچھا بھی ہوا۔ جو لوگ متین تھے اُنھون نے تاریخ اور قومی علم ادب اور دیوتاؤن کے تذکرے پڑھنے شروع کیے۔ مگر جو لوگ ایسے ویسے تھے وہ بڑا جوش ظاہر کرنے لگے اور مبالغے کے ساتھ فصاحت بیانی دکھانے لگے۔ اِسلیوو فِل مین یہ دونون باتین موجود تھین۔

جرمنی مین اس جوش سے بہت بڑی بات پیدا ہوئی کہ ہیگل نے ایک مسئلہ تاریخی پیش کیا۔ ہیگل کے خیالات کے مطابق جرمنی کے فلسفہ سے روسی عموماً ناواقف تھے لہٰذا اُن خیالات کا اُنپر کوئی اثر نہین ہوا تھا۔ مگر ماسکو مین نوجوانون کی چھوٹی سی ایک جماعت تھی۔ یہ لوگ جرمنی کے علم ادب اور فلسفہ کو بڑے شوق سے پڑھتے تھے علاوہ کیتھرائن ثانیہ کے عہد دولت مہد سے جنھون نے ترکون کو شکست دی تھی اور خاصکر ۱۸۱۲ء-۱۸۱۵ء کے واقعۂ مشہور کے وقت سے جب کہ الگزانڈر اول نے اعلان کیا تھا کہ مین تمام یُورپ کو غلامی کی حالت سے آزاد کرونگا۔ اور اُسکی قسمت کو چمکاؤنگا۔ روسیون کو یقین کامل تھا کہ تاریخ مین رُوس کا بڑا نام ہوگا۔ مشہور روسی مورخ کرمزین نے اعلان کر دیا تھا کہ رُوس کو تاریخ اقوام مین اعلیٰ درجہ حاصل ہوگا۔ ہیگل کے مسئلے کے مطابق کُل قوم اسلاؤ خراب قوم تھی۔ کوئی اعلیٰ درجے کا کام اُسکے ذمّے نہ تھا۔ اُسکے تعلق اور کوئی کام نہ تھا بجز اسکے کہ جرمنون کا تتبع کرے۔ ماسکو کے وطن دوست نوجوان فلسفیون کے خیالات ایسے نہ تھے۔ وہ اصل اُصول کو تو قبول کرتے تھے

گرمسئلے کو غیر مکمل سمجھتے تھے۔ اِسوقت اقوام ٹیوٹانک شائستگی کی گھوڑدوڑ مین سب سے بڑھی ہوئی تھین مگر یہ کوئی وجہ نہ تھی کہ وہ اِس حالت کو ہمیشہ برقرار رکھ سکینگی بلکہ یہ بھی ظاہر ہوتا چلا تھا کہ اقوام مذکور کی عظمت آفتاب لب بام ہے۔ لوگ کہتے تھے کہ مغربی یورپ پر ایک قسم کی اُداسی چھائی رہتی ہے۔ ایک راے کو دوسری راے سے مخالفت ہے۔ ایک قوت دوسری قوت کے خلاف۔ ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ کا دشمن۔ فن اور علم اور مذہب کی قوت جاتی رہی۔ اور یہی تین چیزین معاشرت کی کل کو دُرست کرتی ہین۔ ہم ایک امر بیان کرینگے جس سے غالباً اکثرون کو بادی النظر مین تعجب ہوگا مگر چند سال مین وہ خود بخود ظاہر ہوجائیگا۔ وہ یہ کہ مغربی یورپ اب تباہ ہونے ہی کو ہے۔ مگر ہملوگ جوان اور تندرست ہین۔ اور یورپ کے گناہون مین ہم شریک نہین ہوئے ہین۔ ہمکو بہت بڑا کام کرنا ہے۔ ہمارے نام فتح لکھ گئی ہے۔ مغربی یورپ پر ہم ایک بہت بڑی فتح حاصل کرنے والے ہین فتح علوم فتح فنون اور فتح مذہب"

یہ نتیجہ اُنھون نے دلائل تاریخی سے نکالا تھا۔ لوگ کہتے تھے کہ یورپ اگر دنیا ہے تو اُسکے کُرے دو ہین یعنی مشرقی اور مغربی۔ ان دونون مین بڑے بڑے فرق ہین۔ اِن دونون مین مذہب مسیحی نے اول اول مین شائستگی کی بنیا ڈالی تھی مگر مغربی یورپ مین اُسکو صدمہ پہونچا۔ اور جبکہ لوگ علم وفضل کی ترقی سمجھتے تھے اِس سے اُنھون نے دھوکھا کھایا۔ علما کے دلائل منطقی کو کل کلیساے رُوس پر ترجیح دیگئی لہذا رُومن کیتھولک سے پروٹسٹنٹ ہوگئے۔ اور اِس سے بے شمار فرقے نکلے۔ منطقی دلائل سے ایسے فلسفہ کو ترقی ہوئی جو صحیح نہ تھا۔ اور آخرکار اِس فلسفیت نے لوگون کو بالکل مُشرک کر دیا۔ اور وہ ایسے اندھے ہوگئے کہ جن مسائل حقیقی کے کنگرے تک عقل اور منطق دونون کی کمند نہین پہونچتی تھی اُنکو پوچ اور ہیچ سمجھتے تھے۔ مشرقی یورپ نے اِسکے برعکس مذہب مسیحی شہر روم سے نہین سیکھا تھا بلکہ بائزنٹیئم سے اخذ کیا تھا لہذا اُنکی شائستگی اور مذہبی عقائد اعلیٰ درجے کے تھے۔ پس نہ تو اُنپر کوئی ظلم کرتا تھا نہ پروٹسٹنٹ کے سے وہ آزاد خیالات کے آدمی تھے پس مشرقی یورپ کے باشندون کے قدیم خیالات اور قدیم جوش مذہب ابھی تک باقی ہے۔ یعنی اُنکے مزاج مین

برادرانہ محبت اور توکل بخدا اور خدا ترسی اور عجز یہ صفتین برقرار ہین اور یہی صفتین حضرت مسیح نے سکھائی تھین - اور خود بھی اُن مین یہ صفتین تھین - گو فلسفہ اُن مین نہین ہے مگر وہ ایجاد کرینگے اور اُنکا فلسفہ اور سب قومون کے علم مذکور سے بڑھ جائیگا کیونکہ یونان کے علماے دینی کی تحریرون سے اُس سے بہتر اور افضل فلسفہ کی تعلیم ہوتی ہے جو مغرب کے خشک فلسفہ سے ہوتی ہے - مشرقی فلسفہ صرف منطقی دلیلون پر محدود نہ رہیگا بلکہ انسان کی خلقت کے کل امور اِسمین ہونگے -

فرقہ اِسلیوو فل کی راے ہے کہ مغربی یورپ مین لوگون کی انانیت اور خود رائی نے سوسائٹی کی قوت زائل کردی - اور سوسائٹی کو اِس درجے کو پہونچا دیا کہ اب وہ جان بلب ہے - اور اسکا مرض لاعلاج - مگر رُوس کی پولٹیکل اور سوشل تاریخ مین امن و امان کا ڈنکا بج رہا ہے مختلف طبقون مین کوئی لڑائی جھگڑا نہ تھا - اور کلیسا ے رُوس اور گورنمنٹ مین بھی کوئی جھگڑا نہ تھا - سب مِلکر باتفاق سچے عقیدے سے کام کرتے تھے مگر اِس خوشنما اور دلپذیر تصویر مین ایک بڑا اور بھونڈا اور کالا کالا دھبا ضرور ہے - وہ کیا پِیٹر - وہ لوگ جو اُسکو پِیٹر اعظم کہتے ہین جھوٹے ہین - اور اُسکی اصلاحین بھی ویسی ہی ہین اپنے آبا و اجداد کی حکمت عملی کی تو اُسنے پابندی کی نہین بلکہ قومی اُصول اور قوم کی وہ باتین جو مدت العمر سے چلی آتی تھین پِیٹر نے ترک کردین - اور اپنی سلطنت مین جو مشرقی یورپ مین واقع ہے اُسنے مغربی یورپ کے مسائل جاری کیے - اِسکے امور غیر ملک کی خواہشون کے مطابق تھے - اور اُن لوگون کو اُسنے ترقی دی جو قوم کے خیالات سے واقف نہ تھے - قوم کی راے اور مرضی کے خلاف یہ باتین زبردستی جاری کی گئین - نتیجہ اُسکا وہی نِکلا جسکی امید تھی

اِسلیوو فِلز کی خلقت کے خلاف تھا کہ طرز تمدن یا تدبیر منزل مین جرمنی کے امراے تنگدل و متکبر و خود فروش کی شاگردی کرین - ممالک غیر کے علم و فضل جاری کرنے کا اثر اور بھی خراب تھا - اعلیٰ طبقے کے لوگ مغربی علوم کی خوبیون اور فوائد پر ایسے فریفتہ اور والہ ہوے کہ اُس نئے خزانے کے حاصل کرنے کے لیے اُنھون نے بڑی کوشش کی اور اسی سبب سے علم و فضل مین اُنکا درجہ غلامون کا سا تھا - مگر خوش قسمتی یہ ہے کہ عوام پر

اُس شائستگی کا جو اور ملکون سے سیکھی تھی اثر نہین پڑا تھا۔ جو انقلاب طرز تمدن اور امرای عظام مین ہوا اُسمین کسانون نے پُرانے مذہبی عقیدے کو نہین چھوڑا۔ اُنکا مذہب پُرانے زمانے کی وصیت ہے۔ اور گویا رُوس کی قوم کا ست۔ اِس وصیت کو لوگ بھول گئے تھے اِسلَیوُ فِل فرقے نے اپنا فرض قرار دے لیا کہ اِس وصیت کو از سر نو تلاش کرین۔ اور اُسکے لیے کِسانون کی رسمون اور طرز معاشرت و تمدن اور چال چلن پر غور کرین۔ اور تربیت یافتہ آدمیون کو پھر اُسی ڈھرے پر لگائین جس سے وہ بھٹکے تھے۔ اور وہ اتفاق اور اخلاق پھر پیدا کرین جو اور ملکون کے تتبع کرنے سے جاتا رہا تھا۔

فرقہ اِسلَیوُ فِل اکثر انتہا سے زیادہ مبالغے کے ساتھ رُوس کی ہر چیز کی تعریف کرتے تھے اور باہر کی ہر چیز کی ہجو کرتے تھے۔ مغربی یُورپ کی تاریخ مین اُنکو بجز سختی اور غلامی اور انانیت کے اور کچھ نہین نظر آتا تھا۔ اور اپنے خاص ملک مین اُنکو معلوم ہوتا تھا کہ آزادانہ خیالات اور امن اور آزادی کا ڈنکا بجتا تھا۔ رُوس مین آزاد پُولِٹِکل جلسہ ہائے نظمی نہ تھے۔ اِسی سے وہ یہ دلیل پیش کرتے تھے کہ یہ مذہب مسیحی کے صبر اور نفس کشی اور توکل کا نتیجہ نیک ہے۔ روسی اہل یُورپ کے خود غرض اور مغرور باشندون سے بدرجہا بہتر ہین اور چونکہ رُوس مین معاشرت کا آرام کم ہے لہذا اُن لوگون نے مغربی یُورپ کی معاشرت کے آرام پر حسد کی راہ سے یہ کہنا شروع کیا کہ مغربی یُورپ تو آرام کا بندہ ہے اور آرام کو خدا سمجھتا ہے مگر ہمکو اُسکی ضرورت نہین ہے کہ اِن چھوٹی چھوٹی باتون کا زیادہ بیان کرین۔ اِنھین باتون سے اُنکے بانی بدنام ہوئے کہ وہ جاہل اور تنگدل لوگ ہین۔ شائستگی سے اُنکو نفرت ہے۔ اور چاہتے ہین کہ اُنکا ملک پھر اپنی اصلی ابتدائی حالت مین وحشت اختیار کرلے۔ اِسلَیوُ فِل کے عقاید کی بہت ہی کم آدمیون نے پابندی کی مگر ہان ساری دنیا مین دُھوم مچ گئی۔ سینٹ پِیٹرزبرگ والے اسکو ایک قسم کا قُطرب سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ اہل ماسکو کی تو یہ خلقت مین داخل ہے۔ سینٹ پِیٹرزبرگ مین اگر کوئی کوشش کرتا کہ لوگ پُرانے خیالات کو از سر نو اختیار کرین تو لوگ اُسکا مضحکہ کرتے۔ سینٹ پِیٹرزبرگ سے مخالفت کرنا خاص اِسلَیوُ فِل لوگون کی خلقت مین داخل ہے۔ ماسکو مین تو اِس عقیدے کا گویا گھر تھا

وہان کے پُرانے گرجا گھرون- شہزادگان عظام مقدس شہدا کے مقبرون- ماسکو کے شہنشاہون کے محلون- کرزلن مین بتان معجزنما کے مندرون مین اگلے وقتون کی کل باتین موجود ہین- باشندون کی معاشرت اور چال چلن مین زمانۂ قدیم کی باتین اب تک باقی ہین- رُوس کے اکثر شہنشاہون نے متواتر کوشش کین کہ رُوس مین یورپ کی اور سلطنتون کی طرح ترقی ہو مگر اہل ماسکو اُسی پرانی لکیر کے فقیر ہین- اہل ماسکو عموماً ناخوش ہین خصوصاً وہ لوگ جو مقرب سلطانی ہونا چاہتے تھے مگر آرزو بر نہ آئی- حال کے شہنشاہون نے اُسکو چھوڑ دیا- اب وہ پُرانے تاجدارون کی ثناو صفت کرتے ہین مگر ماسکو والے بھی اِس قدر عقائد اِسلیو وفل کو پہلے پہل نہین پسند کرتے تھے جس قدر آخر آخر مین عقیدے جم گئے-

اہل اِسلیو وفل کی ایک چھوٹی سی جماعت علما تھی- شاید دس بارہ آدمیون سے زیادہ نہ تھے- مگر اُنکا رعب اُنکی تعداد سے کہین زیادہ تھا- وہ کہتے تھے کہ رُوس کی تاریخ پڑھنے سے عجب عجب باتین پائی جاتی ہین- مغربی یورپ کی موجودہ سیاست مدن اور تدبیر منزل سے رُوس کی سیاست مدن اور تدبیر منزل بالکل مختلف ہے لہذا جن تدابیر سے فرانس اور جرمنی نے اپنی سیاست مدن وغیرہ کے نقص دفع کیے اُس سے رُوس کے نقص دفع نہین ہوسکتے- مگر اِس راے سے جو واقعی صحیح ہے لوگون کو اتفاق نہ تھا- اہل اِسلیو وفل کی یہ صلاح قابل تعریف تھی- علاوہ برین اُس سے اعلیٰ طبقے کے لوگون مین غربا اور مظلومین بیچارے کسانون کے ساتھ ہمدردی پیدا ہوگئی جب تک شہنشاہ نکولس زندہ رہے تب تک اِس جماعت نے علمی بحث پر اپنے خیالات محدود رکھے- مگر موجودہ عملداری کے شروع مین اُنھون نے ملکی باتون مین بھی دخل دینا شروع کیا اور آزادی غلامان خانہ زاد کی بحث مین بڑی مدد دی- اسکے بارے مین مین پھر ذکر کرونگا-

اب سوال یہ ہے کہ اہل اِسلیو وفل کے خیالات نسبت پین سلیونزم کیا تھے آجکل اِس بحث کو لوگ بہت دلچسپ تصور کرتے ہین مگر اِسکے بارے مین مجھے بہت کچھ نہین لکھنا ہے- انمین اِسلاو فرقے کی نسبت روسی پن زیادہ تھا- اور روسیون کی نسبت اہل ماسکو سے زیادہ مشابہ تھے گو جنوبی اِسلیو ونک قومون سے ہمدردی پیدا کرنے کی اُنھون نے بڑی کوشش کی

اور ہمیشہ اس امید مین رہے کہ یہ قومین کسی نہ کسی روز جرمنون اور ترکون کی غلامی سے بری ہوجائنگی
گر اِسکی اُنھون نے کبھی خاطرخواہ کوشش نہین کی کہ مسئلہ مشرقی کو حل کر دین۔ اُنکی گفتگو سے
مجھے اِسقدر معلوم ہوا کہ وہ چاہتے تھے کہ کل اِسلیوونِک قومین ایک ہوجائین۔ معمولی
دقتون مین وہ اِسکول اور گرجاگھر قائم کرنے کے لیے روم اور آسٹریا کی اِسلاؤنون کو چندہ
دیتے تھے۔ اور جو نوجوان بلغاری رُوس مین تھے اُنکو تعلیم دیتے تھے تاکہ اُنکا مقصد برآئے۔
جب کریٹ کا غدر ہوا تو اُنھون نے باغیون کے ساتھ بڑی ہمدردی کی کہ یہ ہمارے ہم مذہب ہین
مگر اُسوقت سے اُنکی ہمدردی بہت کم ہوگئی ہے کیونکہ یونانیون کے اکثر افعال سے ظاہر
ہوگیا ہے کہ وہ اِسلاؤن کے رقیب ہون تو ہون۔ دوست تو کسی حالت مین نہین ہوسکتے۔

مغربی یورپ کے اخبار اکثر یہ غلطی کرتے ہین کہ وہ اِسلیوو فِل فرقے کو وہ گروہ
لکھ جاتے ہین جو ماسکو گزٹ کے اڈیٹر کاٹکوف صاحب کے خیالات کا حامی ہے۔ ماسکو گزٹ
کو رُوس قدیم سے کوئی خاص الفت نہین ہے نہ مجالس دیہی کا وہ حامی ہے۔ مگر کسانون کے
عوض وہ زمینداروں کا جنبہ دار ہے اور ہر مسئلے پر پولٹکل امور کے لحاظ سے بحث کرتا ہے
مذہبی اور قومی امور کا لحاظ مطلق نہین کرتا۔ اُصول تجارت آزادانہ کا بھی حامی ہے۔
اِس امر مین اور اور امور مین بھی وہ اہل اِسلیوو فِل سے بالکل مختلف ہے۔ مگر ایک امر مین
دونون ایک ہین۔ وہ یہ کہ جب کبھی پولٹکل دقتین پیدا ہوتی ہین تو دونون فرقے بڑے
وطن دوست اور جنگجو ہوجاتے ہین۔

باب بائیسوان

کلیسا اور سرکار

سینٹ پیٹرسبرگ اور ماسکو - کلیسائے یونانی - رُوس کی تاریخ مذہبی - تعلقات کلیسا و سرکار - مشرقی کلیسا اور روسی قومی گرجا - پادریون کی شکایت - طرز نظمی کلیسا - خانقاہین اور سیاہ پادری - عملی نتائج -

مین اکثر سُنا کرتا تھا کہ روسی بہت ہی بڑے دیندار ہوتے ہین مگر جب مین نے اول تبہ سینٹ پیٹرسبرگ مین قیام کیا تو جن لوگون سے مجھے سابقہ ہوا اُنکو مذہبی امور سے مطلق کوئی سروکار ہی نہین تھا - گو وہ کلیسائے یونانی کے بلادلیل قائل تھے اور اُسکی رسمین اور تقریب مذہبی کسیقدر ادا کرتے تھے مگر معلوم ہوتا تھا کہ وہ اعلیٰ درجے کے خیالات مذہبی اور ظاہرداری کے مذہبی برتاؤ سے آزاد ہین - جن بعض احباب سے اپنے دل کا یہ عقیدہ مین نے بیان کیا اُنھون نے کوشش کی کہ اِسکا سبب مجھے اسطرح پر سمجھائین کہ سینٹ پیٹرسبرگ رُوس کا خاص شہر نہین ہے بلکہ تمام دنیا کے آدمی اِسمین بستے ہین - اور مجھے یقین دلایا کہ ٹھیٹھ روسی جوش خیالات باشندگان ماسکو مین البتہ پایا جاتا ہے -

اہل ماسکو سے جو مجھسے اِسکے بعد مدت تک ملاقات رہی تو جو خیال میرے دل پر پہلے جا تھا وہ دُور نہین ہوا بلکہ اُسکو اور بھی تقویت ہوئی اور مجھے بخوبی یقین ہو گیا کہ رُوس کے تربیت یافتہ طبقون کے لوگ گو اپنے گرجا کو دل سے عزیز رکھتے ہین مگر اصل مین مذہبی خیالات کے چندان پابند نہین ہین - مگر اس دارالسلطنت قدیم یعنی ماسکو مین خصوصاً اُن لوگون مین جنکے مزاج مین کسیقدر اِسلاوُوفل خیالات تھے مین نے کسیقدر ایسے آدمی دیکھے جنکو بیشک مذہبی امور مین لطف خاص حاصل ہوتا تھا - اُنھون نے مجھے یقین دلایا کہ روسی قوم کی ایک خاصیت یہ ہے کہ روسی اپنے مذہب کے کٹّے پابند ہونگے

اور جب تک آپ کو مذہب کی گذشتہ تاریخ اور حالت موجودہ سے واقفیت نہ ہوگی تب تک ممکن نہین کہ مین رُوس کے گذشتہ تاریخی حالات اور حالت موجودہ سمجھ سکون۔ گو یہ بیان مجھے کسیقدر مبالغہ آمیز معلوم ہوتا ہے مین مناسب سمجھا کہ قومی گرجا کے تاریخی حالات کی طرف بھی کچھ توجہ کرون پس جو کچھ مجھے اِس امر مین واقفیت ہوئی ہے وہ نذر ناظرین کی جاتی ہے۔ گو پوپ یعنی خلیفہ حضرت مسیح اپنی اِس تدبیر عظیم مین کامیاب نہوے کہ یورپ مین ایک ہی سلطنت عظیم الشان قائم کرین اور اُسکے بادشاہ کی رعایا سے خدا سمجھے جائین۔ تاہم وہ اِسمین ضرور کامیاب ہوے کہ اُن قومون کے دلون کو محبت برادرانہ اور فوائد اتحاد باہمی کا اثر کسیقدر دلادین جو اُنکی عظمت اور تقدس کی قائل تھین۔ اِن قومون کے لوگ گو پولیٹکل طور پر آزاد تھے اور کبھی کبھی باہم برسر مخالفت بھی ہوتے تھے مگر روم واقع اطالیہ کو تمام عیسائی ملکتون کی دار الخلافت قرار دیتے تھے اور پوپ کو سب سے اعلیٰ حاکم ارضی سمجھتے تھے۔ گو پادریون نے کبھی یہ ہدایت نہین کی تھی کہ قومیت کو کوئی شے نہ سمجھو مگر ہان اُنکے سبب سے ملکی امور مین جو باتین مانع اتحاد تھین وہ کم ہوگئی تھین اور قومون مین باہمی میل جول کے لیے آسانی ہوگئی تھی جس سے کل ممالک عیسائی کو ایک دوسرے کی ترقی پولیٹکل و سوشل کے حالات سے واقفیت ہوگئی تھی۔ کل مقامات مین جہان پوپ کا اختیار تھا تربیت یافتہ آدمیون کی ایک زبان تھی۔ ایک علم ادب۔ ایک عام سائنس اور کم وبیش ایک قسم کے آئین و قوانین۔ پس مغربی ممالک کے عیسائی صرف ایک فرضی نام یا جغرافیے کی اصطلاح ہی نہ تھے بلکہ پولیٹکل نہین تو مذہبی اور علمی باتون مین تو ایک تھے۔

کئی صدی تک رُوس یورپ کے اور ملکون سے جو مذہب اور علم وفضل مین یکسان ہوگئے تھے علٰحدہ رہا کیونکہ کلیسائے رُوس اُسکو شہر روم کے عوض قسطنطنیہ سے ملتا تھا اور جو ملک پوپ کو ہادی دین سمجھتے تھے وہ روسیون کو بھی مشرقی وحشی قرار دیتے تھے۔ جب تاتاری اُسکے میدانون پر تاخت لائے اور اُسکے گانون اور قصبے جلا دیے اور آخر کار اُسکو سلطنت عظیم تاتول سے ملحق کر دیا تو عیسائی قومون نے

اِس جنگ پر ذرا بھی خیال نہ کیا۔ اگر کچھ خیال تھا تو صِرف اِسقدر کہ ہماری آزادی معرضِ خطر مین نہو۔ اور جون جون زمانہ گذرتا گیا اِن دونون عیسائی فرقون کی حدود فاصلہ اور بھی زیادہ خوفناک ہوتی گئین۔ وَیٹِیکَن فرقے کے حقوقِ باطل اور بھونڈی تجویزون سے کلیساے یونانی کو رُومَن کیتھولِک اور ہر قسم کی مغربی باتون سے انتہا کی مخالفت ہونے لگی۔ یہ نفرت اِسقدر بڑھی ہوئی تھی کہ جب مغربی قومین پندرۃ اور سولہ صدی مین اپنی غفلت اور علم و فضل کی کاہلی کے خواب سے بیدار ہوتین اور اصلی اور علمی ترقّی کے دُمدمے پر چلنے لگین تو رُوس نے اس نئی شایستگی کو خوف اور رشک کی نظر سے دیکھا کہ یہ شایستگی کفر پرستی اور لعنت بھیجنے کے قابل ہے۔ یہ رشک ایک خاص سبب سے ہے کہ زمانہ موجودہ مین رُوس مغربی یُورَپ کی قومون سے شایستگی کے اکثر امور مین گھٹا ہوا ہے۔

صِرف یہی وجہ نہین ہے کہ رُوس نے جو مذہبی تعلق قسطنطنیہ سے پیدا کر لیا تو وہ تہذیب مین گھٹ گیا۔ کلیساے یونانی نے صِرف رُومَن کیتھولِک کی شایستگی ہی سے اُسکو باز نہین رکھا بلکہ اور اور امور سے بھی اُسپر بڑا اثر ڈالا جو محض مضر تھے۔

کلیساے مغربی نے قدیم روم سے وہ جوش تمدن اور منطقی اور نظمی لیاقت بھی حاصل کی جس سے رُومَن قانون وضع ہوا تھا اور کسیقدر وہ اولوالعزمی اور مستعدی اور مستقل مزاجی بھی سیکھی جس سے پیشتر کُل دنیا جسقدر اُسوقت ظاہر ہوئی ایک سلطنت بن گئی تھی۔ روم کے بِشَاپ پادریون نے یہ تدبیر سوچی کہ پُرانی سلطنت روم کو نئی بنیاد پر قائم کرین اور ہمیشہ کوشش کی کہ ایک عیسائی سلطنت ایسی قائم کرین جسمین سب رعایا ہو جائین اور اُسمین عیسیٰؑ کی ماتحتی مین کل بادشاہ اور حکّام سِوِل دنیا کا بندوبست کرین۔ اِسکے برعکس مشرقی پادریون نے اپنے پُرانے اصول کی پابندی کی اور اِس قسم کے زعمِ باطل کا کبھی خیال بھی نہ کیا۔ قومی گرِجا قائم ہونے سے کبھی مخالفت نہین کی اور سِوِل حکّام کی طاقت کے ساتھ رہا۔ عیسائی مذہب جاری ہونے کے کوئی دو صدی تک یعنی ۹۸۸ء سے ۱۲۳۷ء تک رُوس بحیثیت امورِ مذہبی قسطنطنیہ کے گرجا کا ماتحت تھا۔ اُسکے پادری اور بِشَاپ تعلیم اور پیدایش کی رو سے یونانی تھے۔ اور گرجا کا انتظام پُرانے ابتدائی طرز پر ہوتا تھا۔

مگر تاتاریون کے حملے کے وقت سے جبکہ قسطنطنیہ سے آمدورفت مین دقت ہونے لگی اور تربیت یافتہ روسی پادریون کی تعداد زیادہ ہونے لگی تب سے یہ بات موقوف ہوگئی۔ شہزادون نے بتدریج یہ اختیارات حاصل کرلیے کہ شہر کیف کا پیرپادری خود منتخب کرین۔ اور کیف کا پیرپادری اُس زمانے مین تمام رُوس کے پیرپادریون کا خاص پیر تھا اور جس شخص کو منتخب کرتے تھے اُسکو پیرپادری ہونے کے لیے قسطنطنیہ بھیج دیتے تھے۔ سنہ ۱۴۴۸ء کے قریب یہ تکلف بھی دُور کردیا گیا اور رُوسی بشاپ پادری کی کونسل سے پیرپادری مقرر ہونے لگا۔ پادریون کی خودمختاری کی نسبت سنہ ۱۵۸۹ء مین ایک اور کارروائی کی گئی اور زار نے مثل قسطنطنیہ اور بیت المقدس وغیرہ کے پادریون کو مدارج معزز عطا کیے۔

ماسکو کا پادری بڑا نامی آدمی تھا۔ مُلکی اور مذہبی دونون امور مین اُسکا بڑا رعب تھا اور سرکار سے اُسکو امیر طبقۂ اعلیٰ کا خطاب ملا تھا جو پیشتر کُل سلطنت کے سول افسر کو دیا جاتا تھا اور لوگ خود زار سے اُسکی عزت کم نہین جانتے تھے مگر اصل مین اُسکو آزادانہ قوت بہت کم حاصل تھی۔ اصل حکمران سول اور مذہبی امور کا خاص زار ہی تھا۔

رُوس کے پیرپادریون کے عروج کا پیٹر اعظم کے وقت مین خاتمہ بالخیر ہوگیا۔ پیٹر کی خواہش تھی کہ ہنجاہ اور امور کے پیرپادری کو بھی رفاہ ہو۔ اور اکثر پادری اور عوام اِسکو کفر قرار دیتے تھے۔ اُسکو بخوبی معلوم تھا کہ متعصب اور چلتے پُرزے پادری اُسکی ترقی مین خلل انداز ہونگے اور اُسکو بہت ہی دق کرینگے۔ گو وہ ایسے پادری کو فوراً معزول کرسکتا تھا۔ اور یہ کوئی امر خلاف قانون مروجہ بھی نہ تھا تاہم اِس سے بڑی دقت اور تضیع اوقات ہوئی۔ پیٹر کوئی کام پیچیدگی اور پیچ وتاب کے ساتھ نہین کرتا تھا اور ہر مشکل کو چٹکے طور پر اپنی معمولی لیاقت سے آسان کردیتا تھا۔ جب پیرپادری نے انتقال کیا تو پیٹر نے بیس برس تک اُسکی جگہ پر کیسکو مقرر ہی نہین کیا۔ اور جبکہ لوگ بغیر پیرپادری رہنے کے عادی ہوگئے تو مشتہر کردیا کہ اب پیرپادری منتخب نہ کیے جائینگے۔

اُنکی جگہ پر پادریون کی ایک مجلس مقرر ہوئی - ایک معصر نے خوب لکھا ہے کہ "اگر مجلس گھڑی تھی تو اُسکی کمانی پیٹر کی سطوت تھی اور اُسکا پنڈولم اُسکی عقل" - اِس فرمانرواے خودمختار نے بہت صحیح خیال کیا تھا کہ ایسی مجلس کونسل کو قابو مین رکھنا ایک ضدی پیرپادری کے قابو مین رکھنے سے کہین زیادہ آسان ہے - اور اُسکے بعد کے شاہنشاہون نے اُسکی اِس تدبیر حکیمانہ کی پوری پوری قدر کی - گو کئی بار یہ خیال بھی پیش ہوا کہ پیرپادری پھر از سر نو مقرر کیے جائین تاہم اسکا کبھی عملدرآمد نہین ہوا - یہ متبرک کونسل اب کل پادریون کی اعلی حکمران ہے اور غالباً اعلی حکمران رہیگی -

اب سوال یہ ہے کہ زار رُوس کو اِس متبرک کونسل اور کل گرجاؤن سے عموماً کِس قسم کا تعلق ہے -

اِس سوال سے سرگرم اور کٹّے روسیون کی مذہبی آگ شعلہ زن ہو جاتی ہے - اگر کوئی اجنبی اُنکے سامنے اشارے مین بھی کہے کہ شاہنشاہ رُوس کو گرجا کے امور مین بڑا دخل ہے تو اُنکے دلون مین کسیقدر جوش مذہبی اور رعایت پیرپادری اور غصہ جو اُنکے نزدیک نیکی پر محمول ہے ضرور ہوگا - اصل یہ ہے کہ بہت سے روسیون نے اِس امر کی نسبت ایک مسئلہ قائم کیا ہے جسکو وہ عزیز رکھتے ہین - اور اُنکو یہ بھی کسیقدر خیال ہے کہ یہ مسئلہ واقعات کے مطابق نہین ہے - اُنکا مسئلہ یہ ہے کہ رُوس کے کٹّے پیروان مذہبی کا بجز عیسیٰ کے اور کوئی افسر نہین ہے - اور ایک معنی کر کے ارضی حکومت انسانی سے وہ بالکل آزاد ہین - اِس امر مین اِسکا اکثر کلیساے اِنگلشیہ سے مقابلہ کیا جاتا ہے جس سے اُنکو کچھ حب الوطنی اور کچھ مذہبی جوش سے خوشی ہوتی ہے اور یہ خوشی صرف گفتگو ہی مین نہین بلکہ تحریر کے ذریعے سے بھی ظاہر کی جاتی ہے - مثلاً ایک شاعر نے اپنے بڑے عمدہ کلام منظوم مین پیشین گوئی کی ہے کہ ایک روز خدا تمام دنیا کی قسمت اِنگلستان کے ہاتھ سے لیگا تاکہ رُوس کے حوالہ کردے اور اِس امر کے ثبوت کی ایک دلیل یہ پیش کی ہے کہ اِنگلستان نے بڑی ناپاکی سے خدا کے گرجا پر دنیوی فانی رعب بٹھایا ہے - یہ تو مسئلہ ہے - اب واقعی امر یہ ہے کہ رُوس کی نسبت اِنگلستان مین پادریون کو بہت زیادہ آزادی حاصل ہے اور ملکہ معظمہ اِنگلستان اور پارلیمنٹ کی نسبت

زار روس کو مذہبی امور مین زیادہ تر اختیارات حاصل ہین۔ جو لوگ روس کی اندرونی تاریخ سے واقف ہین اُنکو معلوم ہے کہ گورنمنٹ روس نے دنیوی اور دینی امور مین صاف صاف فرق نہین قائم کر دیا ہے اور اکثر اوقات گورنمنٹ مذکور پولٹکل کامون کے لیے مذہبی امور سے کام لیتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ گرجا اور گورنمنٹ مین کس قسم کا تعلق ہے۔ بہتر ہے کہ پہلے ہم کلیسائے یونانی اور کلیسائے روس کے فرق سے واقف ہون تاکہ آیندہ دقت نہو۔

کلیسائے یونانی کا ایک شعبہ کلیسائے روس ہے۔ کئی مختلف گرجا اسمین شامل ہین مگر کوئی افسر خاص نہین ہے۔ اِسکے مقاصد عملی نہین ہین۔ کلیسائے روسی اسی کا ایک جزو ہے۔ گو عقیدہ ایک ہو مگر اور امور مین آزاد ہے۔

کلیسائے یونانی سے شہنشاہ روس کو صرف اسقدر تعلق ہے کہ وہ اُسکے ایک ممبر ہین اور اُسکے اصول و تقاریب مین اُنکا دخل دینا ایسا ہی ہے جیسا کہ شاہ اطالیہ یا شاہنشاہ فرانس رومن کیتھولک مذہب مین دخل در معقولات دین۔ مگر کلیسائے روس سے زار کا تعلق عجیب طرح کا ہے۔ مذہب کے ایک مستند ضابطے مین اُنکو کلیسائے روسی کا ظہیر المذہب اور اُسکے اصول کا حامی خطاب دیا گیا ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شہنشاہ روس حکم خدا سے حکمرانی کرتے ہین۔ اِس سے زار روس اور گرجا کے باہمی تعلقات ظاہر ہین۔ زار اُن اصول مذہبی کے پشت و پناہ ہین مگر اُنکو بدل نہین سکتے۔ مگر اسکے ساتھ ہی وہ کلیسا کے خاص ناظم اعلیٰ ہین۔ اور مجلس مذہبی کو ذریعۂ حکمرانی قرار دیتے ہین۔

بعض آدمی غلبۂ ذکاوت سے کہتے ہین کہ مجلس مذکور پہلے ہی سے قائم تھی۔ یہ کوئی نئی مجلس نہین قائم ہوئی ہے۔ مگر یہ اُنکا دعواے بے دلیل ہے۔ یہ مجلس ایسی نہین ہے کہ مختلف کلیساؤن سے لوگ اسمین شریک ہوتے ہین بلکہ ایک خاص مذہبی مجلس ہے اور یہ استمراری ہے۔ شہنشاہ روس اِسکے ممبرون کو اپنی خواہش کے مطابق مقرر اور موقوف کرتے ہین۔ قانونی اختیارات اِسکو مطلق نہین حاصل ہین کیونکہ بلا منظوری زار کوئی تجویز قانون کی حیثیت نہین پیدا کر سکتی۔ اور جب قانون ہو گیا تو گورنمنٹ زار کے

نام سے مطیع ہوتا ہے۔ پادریون کے نام سے نہین مطیع ہوتا۔ کوئی امر کیون نہو اُسکو آزادی نہین حاصل ہے ہان زار کا حکم ہو تو وہ اور بات ہے۔ یا پروکیورٹر کا حکم ہو۔ یون تو اس عہدہ دار کو صرف تجویزون کے خلاف حکم دینے کا اختیار ہے جو سول قانون ملکی کے منافی فوائد ہین۔ مگر چونکہ اسی کو یہ استحقاق حاصل ہے کہ مذہبی امور کی نسبت زار سے گفتگو کرے اور پادریون کی مجلس اور زار کی گورنمنٹ کے رسل و رسائل بھی اسی کے ذریعے سے آتے جاتے ہین لہذا اصل مین اسکو بے انتہا اختیارات حاصل ہین۔ علاوہ برین ترقی اور تمغے دلانے کی طمع سے اسکا رعب اور بھی جم جاتا ہے۔ اگر کسی نے نہ مانا تو وہ اُس ضدی آدمی کو موقوف کرکے اُسکی جگہ کسی حلیم الطبع آدمی کو مقرر کرتا ہے۔ بھلا ایسی مجلس کیا خاک آزاد ہو سکتی ہے۔ اور خاص کر روس مین جہان مجال کیا کہ زار کے خلاف کوئی چون تو کر سکے۔

مگر یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ روس کے پادریون کو زار کی حکومت پر رشک ہے یا اُس سے نفرت کرتے ہین۔ وہ سب خیر خواہ رعایا ہین اور بادشاہ کی سلطنت خود مختار کے بڑے زبردست حامی۔ جو خیالات پادریون کی آزادی کی نسبت مغربی یورپ مین مشہور ہین اور جو کہا جاتا ہے کہ سول حکام کے اختیارات سے وہ سرکشی اور مخالفت کرتے ہین وہ یہان کسی کو معلوم بھی نہین۔ اگر بشاپ پادری کبھی کسی دوست صادق سے اس امر کی شکایت کرتا ہے کہ وہ سینٹ پیٹرسبرگ بلایا گیا اور کونسل کا ممبر مقرر کیا گیا اور اُس سے صرف یہ کام لیا جاتا ہے کہ وہ کاغذات پر دستخط کر دے اور جو امور طے ہو چکے ہین اُنکو مان لے تو اُسمین وہ زار روس کے خلاف شکایت نہین کرتا ہے بلکہ پروکیورٹر کے خلاف کہتا ہے۔ وہ زار کا دل سے مطیع اور خیر خواہ ہے اور وہ نہین چاہتا کہ زار روس کے اختیارات اور رعب پادریون کی وجہ سے جاتے رہین۔ مگر جب وہ دیکھتا ہے کہ گرجا کے امور انتظامی ایسے شخص کے ہاتھ مین ہین جو پادری نہین ہے بلکہ فوجی افسر یا کسی اور پیشے کا آدمی ہے تو اُسکو رنج ہوتا ہے اور وہ اُسکو اپنی بیعزتی سمجھتا ہے۔

گرجا کے افسرون اور گورنمنٹ کے تعلقات دوستانہ کا حال گرجاؤن کے

طرز انتظام سے پُر ظاہر ہے۔ حکام گورنمنٹ اور کلیسا ے رُوس کے افسرون کی بالکل ایک حالت ہے۔ ماسکو کے زارون نے جو بدعت کی تھی خصوصاً پیٹر کا ظلم وتعدی وجبر دونون پر یکسان تھا۔ سزاے جسمانی دونون کو دی جاتی تھی۔ دونون پر بڑی سختی سے کوڑے پھٹکارے جاتے تھے۔ اور اس سے بھی بڑھ بڑھکر اُنکی گت بنائی جاتی تھی۔ خفیف خفیف اور واجب العفو جرمون کے لیے بڑی بڑی سخت سخت سزائین دیجاتی تھین۔ مثلاً ایک پیر پادری نے ۱۷۴۶ء مین اُن پادریون تک کو سزاے جسمانی دی جو موٹے اور پھٹے کپڑے پہنے تھے۔ رپورٹون سے بھی اسکا کامل ثبوت ملتا ہے کہ سزاے جسمانی دی جاتی تھی۔ مگر ملکہ کیتھرائن نے انسانیت کا برتاؤ کیا اور پادریون کی سزاے جسمانی کا قاعدہ فوراً دور کر دیا۔ اِن امور کے بیان سے اب ناظرین کو مین پریشان نہ کرونگا۔ الغرض پیٹر اعظم کے وقت سے کل شاہنشاہون کے چال چلن کا حال کلیسا ے رُوس کی تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے۔

ہر صوبے یا گورنمنٹ مین ایک افسر پادری ہوتا ہے اور سِول گورنر کی طرح بشاپ کی بھی ایک کونسل ہوتی ہے جسکا وہ ماتحت رہتا ہے۔ مگر یہ ماتحتی براے نام ہے۔ اِس کونسل کے ممبرون کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ مثل سکریٹریون کے اپنے افسرون کو خوش کرین یہ امر قابل تسلیم ہے کہ جب تک وہ اپنی اصلی حالت مین رہینگے تب تک اُن لوگون کے لیے خوش قسمتی ہے اگر اُنکو کم اختیارات دیے جائین۔ حکام بالادست کو اپنے درجۂ اعلیٰ کا کسیقدر خیال ضرور رہتا ہے اور اُنکے خیالات بھی بلند ہین مگر ادنیٰ ادنیٰ افسر اتنی کم تنخواہ پاتے ہین کہ سُننے سے ہنسی آتی ہے۔ اور اپنے اختیارات کو بُری طرح سے استعمال مین لاتے ہین اور بڑی بے شرمی کے ساتھ رشوت لیتے ہین اور غبن کرتے ہین۔ یہ لوگ ویسے ہی ہین جیسے نکولس کے وقت مین سرکاری افسر تھے۔

گرجاؤن کا انتظام بالکل راہبون کے ہاتھ مین ہے جنکو عموماً لوگ سیاہ پادری کہتے ہین اور جنکا بڑا رعب ہے۔

جو راہب پہلے پہل رُوس مین آن کے بسے وہ مثل اُن لوگون کے تھے جو یورپ کے

شمال و مغرب مین بسے تھے بڑے کٹّے اور فقیر مشرب اور دیندار تھے۔ خدا کی عظمت اور ارواح کی مغفرت کا خیال اُنکے دلون مین کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ غم فردا تو قریب پھٹکنے ہی نہین پاتا تھا۔ اُنکو تہ دل سے یقین تھا کہ اُنکا آسمانی خدا اُنکی ضرورتون کو مہیا کر دیگا جسکی رضا کے بغیر تِنکا تک نہین ہل سکتا۔ یہ لوگ مفلس تھے اور پھٹے ہوے کپڑے پہنتے تھے اور بہت ہی سادی غذا کھاتے تھے۔ اور جو کچھ اُنکے پاس ہوتا تھا اُسکو اُن لوگون سے مِل بانٹ کے کام مین لاتے تھے جو اُنسے بھی زیادہ مفلس تھے۔ اور جو خدمت اُنکے آقا اُنکے سپرد کرتے تھے اُسکو خیرخواہی اور مستعدی سے بجالاتے تھے۔ مگر مغربی یورپ کی طرح رُوس سے بھی تارک الدنیا ہونے کا خیال جاتا رہا۔ کئی عیسائیون کے فیاضانہ عطیے اور محاصل جائداد اوقاف سے خانقاہین سیم و زر سے مالامال ہوگئین اور جواہر اور اراضی اور غلامان خانہ زاد کی افراط ہوگئی۔ مثلاً ایک مقام مین کسی زمانے مین ایک لاکھ بارہ ہزار غلامان خانہ زاد تھے اور اُسی کے مطابق رقبۂ اراضی بھی تھا۔ لوگ کہتے ہین کہ گذشتہ صدی کے اوائل مین چہارم حصۂ آبادی سے زیادہ گرجا کے زیر حکمرانی تھا۔ اکثر خانقاہون نے تجارت شروع کر دی اور حسب بیان فلیچر اِس ملک کے راہب سب سے زیادہ ہوشیار تاجر تھے۔ (فلیچر ۱۵۸۸ء مین رُوس گیا تھا)۔

گذشتہ صدی مین گرجا کی اراضی سرکاری ہوگئی اور غلامان خانہ زاد بھی گورنمنٹ نے لے لیے۔ خانقاہون کو اِس سے بڑا نقصان پہونچا مگر اِسکے سبب سے وہ بالکل جاتی نہین رہین جیسا کہ بہت سے آدمیون نے پیشینگوئی کی تھی۔ بعض خانقاہین شکست ہوگئین۔ بعض بالکل افلاس کی حالت مین۔ مگر اکثر باقی رہین اور کامیاب ہوئین۔ گو غلامان خانہ زاد اب نہ تھے مگر آمدنی اب بھی تین ذریعون سے تھی۔ اصلی جائداد جو محدود تھی۔ سرکاری وظائف۔ اور دیندار آدمیون کے چندے اور عطیے۔ بالفعل وہان کوئی پانچ سَو خانقاہین ہین اور گو دولتمند نہین مگر اُنمین اکثر ایسی بھی ہین جنکی آمدنی فقیر کی زندگی کی ضرورتون سے کچھ زیادہ۔

پس رُوس مین بھی مثل مغربی یورپ کے خانقاہون کی تاریخ کے تین باب ہین جنکو اختصار کے ساتھ بیان کرتا ہون۔ فقیرون اور پادریون کی اولوالعزمی۔ دولت عیش اور عیاشی۔ جائداد کا گورنمنٹ مین ضبط ہونا اور زوال خانقاہ۔ مگر مغربی اور مشرقی خانقاہون مین

ایک بہت بڑا فرق ہے۔ رُوس کی خانقاہون کا انتظام سینٹ بینس کے قواعد سے کبھی متجاوز نہوا جسکے ممبرون کے لیے یہ قید ہے کہ سوا ے مذہبی رسوم اور عبادت کے اور کچھ نہ کرین اور خدا کی پرستش مین محو ہو جائین۔ وقتاً فوقتاً کوئی متنفس واحد ان عیوب ملکی کے خلاف غل مچاتا تھا یا اپنی خانقاہ سے نکل کر بقیہ عمر عزلت مین رہکر جوگ سادھتا تھا۔ مگر یہ نہین ظاہر ہوتا کہ کسی زمانے مین خانقاہون کی آبادی مین بہیئت مجموعی یا کسی خاص خانقاہ مین رفاہ و اصلاح کی جانب تہ دل سے کسی نے مستعدی کے ساتھ توجہ کی ہو۔ گذشتہ دو تین سو برسون مین اصلاح بیشک کی گئی تھی مگر حکام سول کے رعب سے یہ سب اصلاح ہوئی۔ اور ان اصلاحون کے قائم ہونے مین راہبون نے صرف یہ صفت ظاہر کی کہ اُنکے مزاج مین توکل اور تحمل ہے۔ اِس امر سے شل اور امور کے اُس سستی اور کاہلی اور دلی توجہ سے مستعدی نہ ظاہر کرنے کا اور بھی ثبوت ہوتا ہے جو روسیون کے قومی طرز معاشرت کا ایک جزو اعظم ہے۔ اِس امر مین شل اور امور قومی مستعدی کے کاروبار کی کل رعایا نہین بلکہ گورنمنٹ کے ہاتھ مین تھی۔

مجھے رُوس کی خانقاہون سے اسقدر واقفیت نہین ہے کہ مین مستند طور پر اُنکی اصلی حالت بیان کرسکون۔ مگر مین یہ کہ سکتا ہون کہ جب مین کبھی کبھی بعض بعض خانقاہون مین گیا تو دیکھا کہ لوگون کی بات چیت سے کمینہ پن کی بو آتی ہے بلکہ اِسی کی وہان عملداری ہے۔ اِس سے میرے دل پر اچھا اثر نہین پیدا ہوا۔ اکثر خانقاہین میرے نزدیک اِس سے زیادہ وقعت نہین رکھتی ہین کہ کاہل آدمی اُنہین پناہ لین۔ اور کئی موقعون پر مین نے بوجوہ یہ نتیجہ نکالا کہ راہبون مین شل معمولی آدمیون کے سستی کے سبب سے شراب خواری اور اور گناہ پیدا ہوتے ہین۔

رُوس کے کلیسا مین اگر قومی تعصب کوئی ہے تو وہ یہ ہے کہ سفید اور سیاہ پادریون کے باہم مخالفانہ خیالات ہین۔ یعنی گانؤن کے پادریون اور راہبون مین میل نہین ہے۔ گانؤن کے پادریون کو یہ بات ناگوار سخت گذرتی ہے کہ جفاکشی کے تو کل کامون کا بار اُنپر ڈالا جائے اور اُنکے خاص پیشے کے کل اعزاز سے وہ محروم رکھے جائین۔

اِسکے برعکس راہب گاؤن کے پادریون کو ایک قسم کا دوغلا پادری تصور کرتے ہین۔ اور اُنکی راے ہے کہ گاؤن کے پادری پر فرض ہے کہ بلا عذر اپنے افسرون کی اطاعت کرین۔

آئین مخالفت اور ہر قسم کی رفاہ و اصلاح کے عام جوش نے جو حال کی عملداری کا جزو اعظم ہے رُوس کے پادریون مین بھی ایک قسم کا انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ اور چند آدمیون کے دلون مین اِس سے ایسی قوی امیدین پیدا ہو گئین کہ مغربی خیالات اُنکی رگ وپے مین پیوست ہو گئے اور اُنکو یقین ہو گیا تھا کہ بڑی اعلیٰ درجے کی کارروائی شروع ہونیوالی ہے۔ اور گرجا کے افسر اپنی ہستی کو جسکو وہ پاک اور مقدس سمجھتے تھے عنقریب ترک کرنیوالے ہین۔ میرے نزدیک ایسا شخص جسنے گرجا کی گذشتہ تاریخ اور موجودہ حالت کو بغور اور بلا تعصب مطالعہ کیا ہے وہ ایسی امید نہین کر سکتا۔ مذہبی امور مین از سر نو رفاہ کرنا اُسکے پُرانے خیالات کے بالکل مخالف ہے۔ رُوس کی کارروائیون کے اصول خاص ہمیشہ یہ رہے اور اب بھی یہی ہین کہ خارجی امور کے اثر سے بلا مخالفت اطاعت کی جائے اور جو بات جسطرح پر ہے اُسی طرح پر رہے۔ گرجا کو یہ ناز ہے کہ ارضی امور کے اثر سے وہ بری ہے۔ دو گذشتہ صدیون مین رُوس مین ایک انقلاب عظیم کا سلسلہ برابر قائم رہا ہے یعنی پولٹکل اور دماغی اور اخلاقی امور مین۔ مگر قومی گرجا مین کوئی تبدل نہین ہوا۔ جو تبدل و تغیر اُسکے طرز انتظام مین واقع ہوے اُنسے اُسکے اندرونی کلیساے رُومن کیتھولک نے جو کوششین کین اُنسے رُوسی کلیسا کو کوئی ہمدردی نہین ہے۔ اور اہل پرٹسٹنٹ کی اس کوشش سے بھی کوئی ہمدردی نہ تھی کہ حال کے علوم مین لوگ ترقی کرین۔ لہذا رُوس مین کوئی کتاب مذہبی فلسفہ طور کی تصنیف نہین ہوئی۔ وہ اِسی اپنی حالت کو اچھا سمجھا کیے اور کبھی یہ کوشش نہ کی کہ دیکھین اور قومین کیا مذہبی اور علمی ترقی کر رہی ہین۔ الغرض گو روسی دنیا مین رہتے ہین مگر جو ترقی دنیا کر رہی ہے اُس سے ناواقف محض ہین۔

اگر کلیساے رُوس کی خاص خاص باتون سے ہم واقفیت حاصل کرنی چاہین تو رُوس کے مذہبی امور کو مغربی یورپ سے مقابلہ کرنا چاہیے۔ مغرب مین رنیسنس کے وقت سے آج تک مذہب اور علم کا برابر ساتھ رہا ہے۔ مغربی ملکون مین مذہبی تعصب کی تین بان

رفتہ رفتہ دور ہو تی گئیں - اب انسان فوراً دیکھتے ہی کہدیگا کہ یہ تصویر فلاں زمانے کی ہے اور یہ بت فلاں وقت کا - مگر رُوس مین یہ ترقی بالکل نہین ہوئی ہے - وہان اب تک بت معجزنما کو لوگ مانتے ہین اور پُرانی مذہبی رسمین اب تک جاری ہین -

کلیسائے رُوس نہ تو رُومن کیتھولک لوگون کی طرح علم کا دشمن ہے اور نہ اہل پرا ٹسٹنٹ کی طرح یہ چاہتا ہے کہ منقولات کو معقولات سے مطابق کرے - رُوس کے پادریون نے آزادی دے دی ہے کہ جسکا جی چاہے جو علم پڑھے اور جو رائے علوم کی نسبت چاہے قائم کرے - وہ صرف یہ چاہتے ہین کہ جو لوگ عیسائی پیدا ہوے ہین وہ گرجا کی کسیقدر تعظیم کرین مگر اسمین بھی وہ کچھ سختی نہین کرتے - اگر کوئی شخص کلیسائے رُوس کو بُرا نہ کہے اور کسی اور مذہب کو اختیار نہ کرے تو اُسکو اختیار ہے کہ چاہے کوئی مذہبی رسوم نہ ادا کرے اور علانیہ اُن علمی اصول کی تعریف کرے جو مذہبی عقائد کے خلاف ہین - اِس سے پادری خفا نہین ہوتے - اسمین شک نہین کہ کُل روسی عیسائیون پر فرض تھا کہ سال مین ایک بار باہم ملین اور اگر نہ ملین تو سزایاب ہون - اور یہ حکم منجانب سرکار تھا - گو پادری اسکی تعمیل مین بڑی سختی کرتے تھے مگر مذہبی خیالات کی وجہ سے نہین بلکہ اِس طمع سے کہ لوگ اگر زیادہ آئینگے تو روپیہ بھی زیادہ ملیگا - الغرض گو کلیسائے رُوس نے علم و شایستگی کو بہت کچھ ترقی نہین دی مگر یہ بھی نہین کیا کہ اُس ترقی کا مانع ہو - مگر اور ملکون کے پادریون نے تو علم کی ترقی کو بہت کچھ روکا تھا -

اِسکا سبب ایک تو یہ ہے کہ روسیون کی قومی حالت ہی ایسی ہے - مگر کلیسا اور گورنمنٹ کے باہمی تعلقات کا بھی کسیقدر نتیجہ ہے - گورنمنٹ کی بڑی تاکید رہتی ہے کہ نہ تو مذہبی توہین ہونے پائے اور نہ پادری لوگ اپنے مدعیون کی توہین کرین لہذا مذہبی امور کی بحث اخبارون مین کبھی نہین ہونے پاتی - اور پادریون کے اخبارون مین تاریخی باتین درج ہوتی ہین یا علم مجلس کی بحث ہوتی ہے یا عبادت اور تقویٰ کی - انکے عبادت خانے مین عام امور پر مذہبی رسوم کے دنون مین بھی بحث ہوا کرتی تھی - مگر بحث مذہب سے متعلق نہین ہوتی تھی - اکثر تو مذہبی تاریخ کی نسبت بحث ہوتی تھی یا رسوم

وفرائض کی نسبت۔ مثلاً اِسپر بحث ہوتی تھی کہ صلیب مقدس کی علامت بنانے کے وقت انگلیان کس مقام پر رکھنی چاہییں۔ انجیل سے اِس بحث کا تصفیہ نہین ہوا تو یونان کے مقدس پادریون کی تحریرون اور مجالس علماے دینی کے احکام اور پُرانے بتانِ معجز نماسے راے لی جاتی تھی۔

اب چند سال سے یہ بحث ہو رہی ہے کہ کلیساے رُوسْ و اِنگلستانْ ایک ہونا چاہیے واللہ اعلم اِس تجویز سے خواہش اصلی کیا ہے

مگر مین چاہتا ہون کہ اِس امر کی نسبت ایک بات بیان کرون۔ اگر میل جول سے صرف یہ مراد ہے کہ برادرانہ محبت مین ترقی ہو تو اِسمین کسی کو ذرا بھی عذر نہین ہوسکتا۔ لیکن اگر کوئی شے اِس سے زیادہ اصلی اور عملی مراد ہے تو مین سادہ مزاج اور نیک نیت آدمیون کو متنبہ کرتا ہون کہ یہ تجویز مہمل ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ جو بہادر آدمی یہ تجویزین کرتے ہین اور فصیح و بلیغ آدمی جو اُنپر بحث کرتے ہین وہ اتنی سی تکلیف نہین اُٹھاتے کہ اصلی امور سے واقف ہون۔ اگر وہ چند ہفتے صرف کر کے کلیساے مشرقی کی گذشتہ اور موجودہ تاریخ کے مختلف امور کو سہولت اور سچے دل سے مطالعہ کرتے تو وہ سمجھ جاتے کہ روسی اور انگریزی گرجا کا یکسان ہو جانا ایسا ہی مشکل اور غیر ضروری ہے جسقدر رُوسْ کی مجلس ملکی اور اِنگلستانْ کے دیوان عام کا یکسان ہونا محال ہے۔

باب تیئیسوان

جنگ قرمیہ اور اُسکے نتائج

نزھنی کا مشہور میلہ۔ جنگ قرمیہ و سباسطبول۔ نکولس کا طرز تمدن۔ قومی عاجزی۔ لوگون کی ناراضی عام اور علم ادب۔ نکولس کی وفات۔ الگزانڈر ثانی۔ نیا جوش۔ رفاہ و اصلاح کا جوش۔ علم ادب مین تغیرات۔ کولوکل۔ اہل کنسرویٹیو۔ تجاویز ابتدائی۔ تجارت کی متحدہ کمیٹیان۔ مسئلہ غلامان خانہ زاد۔

امریکا کی طرح رُوس مین بھی سیاحون سے ان کے نئے شناسا مکرر سہ کرر سوالات کرتے ہین کہ اس ملک کی نسبت آپ کی کیا راے ہے۔ اور جب سیاح کم و بیش بے تکلفی کے ساتھ اس امر کی نسبت اپنی راے دیتے ہین تو اُنسے وہ ضرور دریافت کرینگے کہ آپ نے نزھنی نوو گوروڈ کا مشہور میلہ اور قرمیہ کا ساحل جنوبی دیکھا ہے یا نہین۔ اگر وہ اُسکے جواب مین نفی کا کلمہ کہے تو اُسکو یقین دلایا جائیگا کہ بلا نزھنی نوو گوروڈ جائے آپ رُوس کے سواد خوش اسلوب اور مختلف اقوام کے اختلاف شمائل و وضع کا ٹھیک ٹھیک قیاس نہین کر سکتے۔

مجھے اپنے قیام رُوس کے پہلے دو سال تک اکثر اوقات مجبور ہو کر عجز کے ساتھ اقرار کرنا پڑتا تھا کہ مین نے نہ تو مقام نزھنی دیکھا ہے نہ قرمیہ۔ مگر تیسرے سال مین کامیاب ہوا کہ مین اپنی سیاحت سے یہ دھبا مٹاؤن کہ مین نے یہ مقامات نہین دیکھے ہین۔ مین اس بڑے میلے مین گیا مگر مایوس واپس آیا۔ اُسکی نسبت جو بیانات مین نے پڑھے ہین اُن سب مین مبالغے کے ساتھ رنگ آمیزی کی گئی ہے۔ اس شاعرانہ بیان کی کہ (ممالک مشرق کے باشندون کا جم غفیر اور مختلف اقوام کے لوگ ایشیا کے ہر ملک سے آتے ہین)

ایسے سیاح کو صداقت نہین ہوتی جو سادہ مزاج ہے - چند اہل جیاز جیا اور ایرانی و نجاری
اپنے اپنے چھپرون مین بیٹھے یا سیر گشت کرتے نظر آتے ہین - باقی اللہ اللہ خیر صلاح -
مگر انکا دیکھنا نہ کسی طرح دل کو لبھاتا ہے نہ دلچسپ ہے - ایک چینی بازار بھی ہے جہان
چار رکھتی ہے اور دکانون کی چھتون سے یہ علامتین پائی جاتی ہین کہ تعمیرات مین چینی تخانون کے
طرز کا اثر پہونچا ہے مگر چین کے باشندون مین سے وہان کوئی نظر نہین آیا - تجارتی مال
ماسکو کے بازارون اور دکانون مین یہان سے کہین عمدہ ہے - مگر مین سیاح کو یہ صلاح
ندونگا کہ وہ اس سالانہ مشہور میلے کے دیکھنے کو بہت دور نکلجاے گو روسی عموماً اسکو دنیا کے
عجائبات مین سے تصور کرتے ہین خصوصاً وہ روسی جنھون نے کبھی یہ میلہ نہین دیکھا ہے -

اسکے برعکس قرزمیہ مین جانے سے مین خوش ہوا - جنوبی ساحل قرزمیہ یوروپ کے
نہایت ہی خوشنما اور خوش سواد مقامون مین سے ہے - اسکی نسبت سیاح کی اچھی یا بُری
راے زیادہ تر اسپر منحصر ہے کہ وہ کس رخ سے وہان داخل ہوا ہے - اگر وہ شمال سے آتا ہے
اور ویران میدان اِسٹپی کا سفر دراز کرنے سے تھک گیا ہے تو قرزمیہ کی فضا اسکو عالیشان
اور بارونق دکھائی دیگی لیکن اگر بخط راست کوہ قاف سے آتا ہے تو غالباً وہ اسکو بے قدر
اور ناچیز معلوم ہوگی - سیاح ہر حالت مین اس جزیرہ نما کے کوہستانی ملکون مین چند ہفتے
لطف کے ساتھ بسر کریگا - اور اگر علوم قدیم کی تحقیقات کا شوق ہے تو خاصکر اور بھی زیادہ لطف
اسکو حاصل ہوگا - مین نے تو کوہ قاف مین اس قسم کی دلچسپ فضا بہت دیکھی تھین اور چونکہ
فصل بھی بہت زیادہ آگئی تھی لہذا مین نے سباسطپول اور اسکے قرب و جوار مین رہنے اور
وقت کے صرف کرنے کو ترجیح دی اور ان مقامون مین رہا جن سے کل انگریز جنگ قرزمیہ کے
سبب سے واقف ہوگئے ہین -

سنہ ۱۸۶۳ع مین جب مین وہان گیا تو شہر مذکور قریب قریب ویسا ہی ویران تھا
جیسا تب تھا جب متحدہ غنیمون نے بعد فتح اسکو چھوڑ دیا تھا - اسمین شک نہین کہ سٹرکین صاف
کر دی گئی تھین مگر مکان اکثر بے چھتون کے اور ویرانی کی حالت مین ابتک پڑے تھے اور
ہر مقام پر ویرانی برستی تھی - اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا محاصرہ ابھی ابھی ختم ہوا ہے اور

باشندون کو ابھی وقت نہین ملا ہے کہ اپنے اپنے گھر واپس آئین - زیڈان اور ملاکاف وغیرہ اور قلعے بالکل مسمار ہوگئے تھے مگر اکثر مقامون پر مجھے کھائیون کی علامتین نظر آئین اور اکثر خیام جنگی کا پتا مجکو ٹوٹی ہوئی بیر شراب کی بوتلون اور بچے ہوے گوشت کے ٹین کے بکسون سے دریافت ہوا -

روسی صاف صاف اقبال کرتے ہین کہ جنگ قرمیہ مین اُنھون نے شکست پائی تھی مگر سبا سطبول کے حملے کو جو اُنھون نے مردانہ دار روکا تھا اُسکو اپنے ملک کی جنگی کارروائیون مین ایک بہت بڑا قابل فخر امر تصور کرتے ہین اور اُنکا اُسپر ناز کرنا روا اور بجا ہے - اس جنگ سے جو نتیجہ پیدا ہوا اُسکا اُنکو افسوس نہین ہوتا - وہ اکثر کچھ مذاق اور کچھ متانت کے ساتھ کہتے ہین کہ ہم لوگون کو اپنے غنیمون کا شکرگزار ہونا چاہیے - گو یہ قول ظاہرا سمجھ مین نہین آتا مگر تاہم یہ بہت صحیح ہے - جنگ قرمیہ نے قومی تاریخ مین ایک نیا معاملہ اہم قائم کردیا - شہنشاہ نکولس کی جبریہ کارروائی اس جنگ سے بالکل کالعدم ہوگئی اور علمی اور دماغی قوت بڑھی اور اخلاقی امور نے از سر نو ترقی پائی اور اُس ترقی سے نتائج احسن پیدا ہوے -

سنہ ۱۸۲۵ء کے معاملہ دسمبر سے جسکا ذکر اوپر کیا گیا ہے نکولس کے عہد سلطنت کو بڑا استحکام ہوگیا - لوگون نے مسلح ہوکر کوشش کی کہ سطوت خسروی کو نیست و نابود کردین - نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ بعض خاندانون کے اکثر آدمی قتل کیے گئے یا جلاء وطن ہوے اور امرا خائف ہوگئے اور اہل پولیس کو اسکے سبب سے بڑے بڑے اختیارات حاصل ہوے - نکولس کے چال چلن مین اُسکے زار نشین کا سا تلون تھا اور نہ اخلاق اُسکا سا خراب تھا - اسکا مزاج اسلاؤ قومون کی نسبت ٹیوٹانک اقوام سے زیادہ ملتا تھا اور مزاج مین سادگی اور مستعدی اور سختی اور ایمانداری بہت تھی - فرقہ اسلاؤ کے کل خیالات چند ایسے عقائد پر مبنی ہین جو اُنکے دلون پر منقوش ہوگئے ہین اور قریب قریب طبیعی ہین - ان لوگون کے مزاج مین یہ قابلیت بالکل نہین ہے کہ تیزی اور چالاکی سے حوادث بیرونی کے مطابق اپنی عادات کو بدل سکین - عنفوان شباب سے نکولس کا میلان طبع جنگی داب و آداب کی طرف بہت زیادہ تھا اور اُس زمانے کے اصول آزادانہ اور ہمدردی انسانی کے خیالات فلسفہ سے اُسکو نفرت کلی تھی - سختی کے ساتھ ظالمانہ حکمرانی کرنا اُسکی خلقت مین

داخل تھا اُسکو حقوق انسانی اور زمانۂ حال کے جوش اور اسی قسم کے اور تصورات فلسفیہ سے کوئی ہمدردی نہ تھی۔ اُسکو فلاسفہ کے بے معنی اور مغلق مصطلحات سے قطعی تنفر تھا۔ قبل تخت نشینی کے وہ اپنے افسرون سے کہا کرتا تھا کہ تم اپنے فوجی فرائض کا خیال رکھو مگر فلاسفہ سے سر مغزن نکرو۔ مین فلسفیون کی پرورش نہین کر سکتا۔ نِکولَس کے دفتر عہد سلطنت کا دیباچہ ایک بڑا افسوسناک ماجرا تھا جس سے اُسکے عقائد سابق کو قوت اور استحکام پہونچا۔ فلسفہ کے حامیون نے جو فرائض وغیرہ امور کی نسبت فصاحت و بلاغت سے تقریرین کرتے تھے شاہی گاردے کی وردی پہننے کی حالت مین (یعنی جب وہ لوگ شاہی گارڈ مین ملازم تھے) علانیہ طور پر اپنے افسران اعلیٰ کے مکرر وسہ کرر احکام کے خلاف کیا اور کوشش کی کہ سطوت خسروی کا لعدم کرنے کے لیے فوج کو باغی کردین۔ نِکولَس جلعتی ظالم حکمران بھی تھا اور سپہ گری بھی گویا اُسکی گھٹی مین پڑی تھی۔ اس سانحے سے اُسکا چال چلن تمام عمر کے لیے گویا سانچے مین ڈھال دیا گیا اور اُسنے قسم کھائی کہ لِبرَل فرقے کا جانی دشمن رہونگا۔ وہ خود مختاری کی حکومت جابرانہ کا بڑا معین تھا اور نہ صرف اپنے ہی ملک مین بلکہ تمام یُورُپ مین اِس امر مین جوش دیوانگی ظاہر کرتا تھا۔ یُورپین تمدن مین اُسکو دو قوتین معلوم ہوئین جو حکومت اور سلطنت شخصی مین اور سلطنت جمہوری کے لیے لڑتی تھین اور اُسکی راے تھی کہ انتظام اور طوائف الملوکی دونون ایک ہین۔ وہ اپنے سے ظالم بادشاہون کو ہمیشہ دل سے مدد دیتا تھا اور اگر اُنکی رعایا غدر کرتی تو غدر کے فرو کرنے مین اُنکا معین ہوتا۔ اُسنے حتے الوسع اس امر کی بڑی کوشش کی کہ اُسکی سلطنت مین غدر کے خیالات رعایا کے دل مین نہ پیدا ہونے پائین۔ لہٰذا اُسنے مغربی سرحد پر قرنطینہ بٹھا دیا تھا اور اُسکو بڑی ہی تاکید کردی تھی کہ ممالک غیر کے اخبار و کتب نہ آنے پائین۔ ہان جن رسالون مین ذرا بھی بوے غدر نہین آتی اُنکی ممانعت نتھی روسی مصنفون پر بڑی سخت نگرانی کیجاتی تھی اور اگر کسی نے ذرا بھی نیک نیتی کے دائرے سے باہر قدم نکالا تو فوراً متنبہ کردیا گیا۔ یُونِوَرسِٹی کے طلبہ کی تعداد کم کردی گئی تھی پولٹیکل علوم مین بھی کمی ہوئی اور فوجی مدارس کو ترقی دی گئی۔ روسیون کو باہر کے

ملکون مین جانے کی اجازت نہ تھی اور جو اجنبی لوگ رُوس کی سیر کو آتے تھے اُنپر پولیس کی سخت نگرانی رہتی تھی - ایسی ہی ایسی اور تدبیرون سے امید کی گئی تھی کہ رُوس بلوے کے خطرون سے محفوظ رہے گا -

نکولس کو لوگ جابر خودمختار بادشاہون کا شیخ چلی کہتے تھے کیونکہ جبر و تعدی کرنے مین وہ بالکل دیوانہ ہوجاتا تھا اور اس نام سے جو مقابلہ کیا گیا ہے وہ اکثر امور مین صحیح ہے - اُسکا چال چلن اور مقاصد اُس زمانے کے مطابق تھے جسکو عرصہ دراز گذر اتھا - اور ناکامی اور آفت ناگہانی سے اُسکا عقیدہ نہین جاتا تھا اور نہ اُسکی خلقی ضد اور تدین مین کوئی تبدل ہوتا تھا - یہ بادشاہ خلقی خیرخواہ اور بہادر تھا اسکو یقین تھا کہ جابرانہ خودمختاری کی حکمرانی سے عملاً اکسیر کا سا فائدہ حاصل ہوتا ہے - گو اسکے برعکس ثبوت مل چکا تھا - اُسکو خیال تھا کہ جسطرح اُسکی قوت غیر محدود ہے اُسیطرح وہ اپنی کارروائی سے معجزات کا کام کر سکتا ہے - خلقت اور تعلیم دونون مین وہ سپاہی تھا لہذا گورنمنٹ کی نسبت اُسکی راے تھی کہ فوجی طرز انتظام کا کسیقدر بدلا ہوا پیرایہ ہے - اور قوم کو ایک قسم کی فوج سمجھتا تھا جس سے وقت پر جو کام مناسب سمجھا جاے بادشاہ لے سکتا ہے - اُسکے نزدیک کل سوشل عیوب اس سبب سے پیدا ہوے تھے کہ رعایا عدول حکمی کرتی تھی - اسکا علاج اُسکو صرف ایک ہی معلوم تھا - یعنی داب فوجی - اگر کسی نے اُسکی حکمت عملی مین کوئی سُقم نکالا یا کوئی شک ظاہر کیا یا موجودہ قوانین و آئین پر کوئی اعتراض جمایا تو ان افعال کو وہ عدول حکمی و گستاخی قرار دیتا تھا اور اُسکی راے تھی کہ دانشمند بادشاہ کو ایسے افعال جائز نہ رکھنے چاہیین - وہ بخوبی جانتا تھا کہ طرز تمدن ملک پر جو کوئی اعتراض کیا جاتا ہے چاہے وہ ادنی سے ادنی افسرون کی نسبت ہو تو گویا وہ خود بادشاہ پر اعتراض ہے - اور اس اصول پر جو اُسنے بحیثیت زار رُوس قائم کیا تھا اُسکی راے تھی کہ لوگون کو خواہ مخواہ یقین کر لینا چاہیے کہ ایسی عمدہ سرکار کسی عایا کو ملی ہی نہین ہے اُسمین شک کرنا پولیٹکل بدخواہی پر مبنی تھا - اگر گورنمنٹ کے خلاف بے احتیاطی سے کوئی لفظ کہا گیا یا کوئی بیوقوفی کا مذاق کیا گیا تو وہ بھی ایک سنگین جرم متصور ہوتا تھا - اسکی سزا یہ تھی کہ مجرم سلطنت کسی ایسے دور و دراز حصے مین جلا وطن کیے جائین

جہان کے لوگ مہمان نواز نہون - ترقی تو ہر طرح پر ہونی چاہیے مگر حکم خسروی کے مطابق وہ کوئی ایسی کارروائی نہین جائز رکھتا تھا جو رعایا کے طور پر شروع کرے - نکولس کو کبھی یہ گمان نہین ہوتا تھا کہ حکمران چاہے کیسا ہی نیک نیت اور مستعد اور قانون کی رو سے خودمختار جابر کیون نہو مگر امداد رعایا کے بغیر کچھ نہین کر سکتا - تجربے سے اُسکو اکثر ظاہر ہوا کہ اُسکی کوششین مشکور ہوئین - مگر تجربے سے جو بات اُسکو حاصل ہوتی تھی اُسپر کبھی توجہ نکرتا تھا - اُسنے طرز تمدن کا ایک اصول ہمیشہ کے لیے ایک بار قائم کر دیا اور تینتیس۳۳ برس تک اُسنے اُسی اصول کے مطابق اسطرح کارروائی کی جیسے کوئی شخص جوش دیوانگی مین اصول قائم کرے اور استبداد کے ساتھ بے فکر ہو کر اندھون کے مثل اُسکے مطابق عملدرآمد کرے - اپنی عملداری کے اختتام تک جبکہ واقعات بین سے اُسکے طرز تمدن کی غلطی بخوبی ثابت ہوگئی - اُسکے لشکر نے شکست پائی - اُسکے بہترین جنگی جہاز تباہ ہوگئے - اُسکی بندرگاہون کا محاصرہ کر لیا گیا - اُسکا خزانہ قریب قریب خالی ہوگیا تب بھی وہ اپنے خیال سے باز نہ آیا - مشہور ہے کہ نزع کے وقت اُسنے کہا تھا کہ "میرا جانشین چاہے جو کارروائی کرے مگر مین اپنا طرز نہین بدل سکتا"-

اگر نکولس پرانے زمانے مین رہتا ہوتا جب بادشاہ رعایا کے چوپان ہوتے تھے اور اُنپر کوئی قید نہین ہوتی تھی تو غالباً وہ قابل تعریف حکمران ہوتا - مگر انیسوین۱۹ صدی کے لیے وہ بالکل موزون نہ تھا بلکہ بالکل خلاف وقت تھا - اُسکا طرز تمدن بالکل شکست ہوگیا - اُسنے انسپکٹرون کی تعداد بڑھادی تھی اور جو چند مجرم کسی اتفاق ناگہانی سے عدالت کے سپرد ہوتے تھے اُنکو سخت سزا ملتی تھی - افسرون نے چوری کرنا اور زبردستی رعایا سے روپیہ وصول کرنا اور ہر طرح پر بدنظمی کرنا جاری رکھا - گو ملک کی حالت ایسی ہوگئی تھی جسکو یورپ مین محاصرے کی حالت کہتے ہین تاہم رعایا ایسی حالت مین تھی کہ وہ ابتک وہی کہتی تھی جو ہزار برس پیشتر کہا تھا کہ ہمارا ملک بڑا اور زرخیز ہے مگر اسمین انتظام نہین ہے -

جو قومین پولیٹکل زندگی بسر کرنے اور کسیقدر خودمختار گورنمنٹ کی عادی ہین اُنمین اکثر نکولس کے طرز تمدن کے قریب قریب بھی کوئی طرز اختیار کیا جاتا تو بیشک بادشاہ سے

رعایا کو عام ناراضی اور سخت نفرت ہوجاتی مگر روس مین اس قسم کے خیالات اُس زمانے مین
نہین پیدا ہوے تھے - تربیت یافتہ اور غیر تربیت یافتہ صرف پولٹیکل بحث مین دخل
نہین دیتے تھے بلکہ معمولی سرکاری امور سے بھی خواہ وہ کیسے ہی ہون خواہ شاہنشاہی بالکل
سروکار ہی نہین رکھتے تھے اور بڑی خوشی سے امور مذکور اُن لوگون کے سپرد کر دیتے
تھے جو اُنکے بجالانے کے لیے تنخواہ پاتے تھے - غیر تربیت یافتہ کسانون کی طرح نہ صرف
جسم بلکہ مرضی زار روس کی غیر محدود عزت کرتے تھے بلکہ یہ کہہ سکتے ہین کہ وہ ضعیف الاعتقادی
کے ساتھ پرستش کرتے تھے اور جہانتک اُسکے احکام اُنکی عادت اور طرز معاشرت مین
خلل انداز نہین ہوتے تھے بلا عذر اطاعت کے ساتھ اُنکے بجالانے مین بڑی مستعدی کا
اظہار کرتے تھے - زار کی اُنسے خواہش تھی کہ پولٹیکل امور کے جھگڑے مین وہ نہ پڑین اور
کُل سرکاری امور کو ناظمون کی راے پر چلنے دین اور اُنکے انتظام اور نظم و نسق امور سلطنت مین دخل
ندین اور اس امر مین شاہنشاہ کی راے اُنکے ذاتی میلان طبع سے اسقدر مطابق تھی کہ اُنھون
نے بلا وقت اسکے موافق عملدرآمد کیا - جب زار نے عہدہ داران سرکاری کو حکم دیا کہ
رشوت ستانی اور غبن سے باز آؤ تو اس حکم کی آسانی سے تعمیل نہین کی گئی کیونکہ اس
عدول حکمی مین کوئی کھلم کھلا مخالفت نہ تھی - اور نہ یہ کہا جاتا تھا کہ ہمکو رشوت ستانی اور
غبن کا حق حاصل ہے - چونکہ یہ عدول حکمی اس سبب سے نہین تھی کہ بادشاہ سے
بے ادبی کیجاے بلکہ صرف اُس عیب کے سبب سے جس سے کوئی انسان بری نہین ہے
لہذا وہ بہت سخت جرم نہین تھا - سینٹ پیٹرسبرگ اور ماسکو کے امراء عظام کے
حلقون مین بھی پولٹیکل امور اور سرکاری کارروائیون سے کوئی بحث نتھی - سب نے کوشش
کی کہ نیک نیت ہونے کی ناموری حاصل کرین - اور یہ امر اُن لوگون کے لیے ضروری تھا جو
ملازمی مین ترقی حاصل کرنے کے لیے بادشاہ اور ارا کین کی خوشنودی مزاج چاہتے تھے -
اور جن لوگون کی توجہ سرکاری فرائض کی طرف بالکل مبذول نہ تھی اور گنجفہ بازی اور
روزمرہ کی زندگی بسر کرنے کے معمولی امور مین بھی محو نہ تھے وہ نفیس و شریف ہنر کی جانب
مائل ہوتے تھے - الغرض اُس زمانے مین تربیت یافتہ طبقے کے لوگون کو پولٹیکل اور

سوشل امور سے کوئی بحث اور بالکل سروکار ہی نتھا - جو طرز تمدن گورنمنٹ نے اختیار کیا تھا اُس سے بے پروائی کے ساتھ خوش رہتے تھے اور موجودہ حالت پر بلادلیل وبرہان قانع تھے -

سنہ ۱۸۴۰ع کے قریب ایک قسم کے لوگ پیدا ہوے جنکو حوصلہ مند لوگ کہتے تھے - ان لوگون کی جماعت تھوڑی سی تھی مگر یہ اپنے زعم مین بڑی خیر خواہی اور سرگرمی سے ترقی کی کوشش کرتے تھے - لانگ فلو شاعر کی نظم مین ایک نوجوان آدمی کا بیان ہے کہ وہ ایک نشان ساتھ لیے رہتا تھا جسپر لفظ مقدمتہ الجیش لکھا تھا یہ ہمیشہ کوشش کرتا تھا کہ بلند پروازی کرتا جاے مگر کوئی بات صاف صاف دل مین نہین قرار پاتی تھی کہ بلند پروازی کا نتیجہ کیا ہوگا اور جب سب سے زیادہ بلندی پر پہونچ جائیگا تو کیا کریگا - اسی نوجوان سے اس جماعت کو بہت مشابہت تھی - اوائل مین اُنکو سچائی اور خوش اسلوبی اور راست کرداری اور نیکی کی جانب ایک وہمی اور خیالی سرگرمی تھی اور آزادی اور شائستگی اور ترقی اور اُن کل امور سے عشق تھا جو اُس زمانے مین آزادی سے لازم ملزوم متصور ہوتے تھے - ذی انشین کے علم ادب کے اثر سے اُنکے خیالات رفتہ رفتہ صاف ہوتے گئے اور وہ معترض کی نظر سے دیکھنے لگے کہ اصل واقعات کیا ہین - اُنکے ملک کے طرز تمدن کی تعدی اور سنگدلی اور عدالتون کی مشہور رشوت ستانی اور سرکاری روپیے کا بے پروائی سے ضائع کرنا اور علامان خانہ زاد کی حالت زار اور رعایا کے بچ کے کامون اور آزادانہ راے کا قانون کی رُو سے روکنا اور بند کرنا اور ان سب پر طرہ طبقۂ اعلےٰ کے لوگون کی امور سرکاری سے انتہا کی بے پروائی اور موجودہ حالت سے قانع رہنا یہ سب باتین اُنپر بلاکوشش موفور ظاہر ہوگئین - جب اُنھون نے ان بھونڈی باتون پر غور کیا اور اُنکو عادت ہوگئی کہ اخلاق کی میزان مین اُنکو تولین تو یہ لوگ سمجھنے لگے کہ سرکاری عہدہ دار جو گورنمنٹ کے کل امور کو بے عیب اور خیر مجسم کہتے تھے اور اس سے دلبستگی ہوتی تھی وہ سب غلط تھا اور خالی گپ ہی گپ تھی - اسمین شک نہین کہ علانیہ طور پر اپنے غیظ و غضب کے اظہار کی اُنکو جرأت نہ تھی کیونکہ حکام کو یہ گوارا نہ تھا کہ موجودہ حالت کے خلاف کوئی شخص علانیہ نارضامندی کے

الفاظ زبان پر لائے مگر وہ گفتگو اور قلمی کتابون کے ذریعے سے اپنے احباب اور شناساؤن مین اپنے خیالات شائع کرتے تھے اور اُنمین بعض آدمیون نے جو یُونیورسٹی کے پروفیسر اور وقائع نگار اخبارات تھے یہ تدبیر کی کہ نئی پودھ کے ایک طبقے کے دلون مین شائستگی اور ترقی کا جوش سرگرمی پیدا کردیا اور کسیقدر امید دلائی کہ عنقریب وہ دن آنے والا ہے جب رفاہ کا آفتاب ملک پر درخشان ہوگا۔

ان نئے خیالات اور حوصلے سے اکثر آدمیون کو جوش ہمدردی ہوا مگر خاصکر ۱۸۴۸ء کے غدر عظیم فرانس کے بعد امرا کرام کی ایک جماعت کثیر ان لوگون کو باغی اور خطرناک سمجھنے لگی۔ اسطرح پر تربیت یافتہ طبقون کے دو فرقے ہوگئے جنکو بعض اوقات لبرل اور کنسرویٹیو کہتے ہین مگر اُنکے لیے مناسب وموزون نام یہ ہین کہ لبرل کو تو ترقی دوست حوصلہ مند فرقہ اور کنسرویٹیو کو فرقہ بے پروا وقانع کہین۔ فرقہ کنسرویٹیو کو بھی موجودہ طرز تمدن کی سختیان بیشک کبھی کبھی ناگوار گذرتی تھین مگر اُنکو ایک تسلی ضرور تھی کہ گو گھر مین اُنپر ظلم کیا جاتا ہے مگر باہر تو لوگ اُنسے ڈرتے ہین۔ زار پُورا اور پکا سپاہی تھا اور اُسکے پاس فوج کثیر آراستہ تھی جس سے وہ جس گھڑی چاہتا تمام یُورپ کو زیر نگین کرلیتا۔ ۱۸۱۲ء کے مشہور زمانے سے جبکہ نپولین کو مجبور ہوکر ماسکو کے ویرانے سے شرم کے ساتھ بھاگنا پڑا تب سے ابتک لوگون کو عموماً عقیدہ ہوگیا تھا کہ روسی سپاہی اور کل قومون سے افضل واشرف ہین اور روسی لشکر کی تاب مقاومت کوئی نہین لاسکتا۔ مغربی یُورپ مین نکولس کے قول کی جو عزت کیجاتی تھی اُس سے ثابت ہوگیا تھا کہ ممالک غیر کے لوگ بھی روسی سپاہیون کی اشرفیت کے قائل ہین۔ ایسے ہی ایسے خیالات سے اُن لوگون کو اپنی خلقی کاہلی کے لیے اور بھی موقع ملا کہ بے پروائی کے ساتھ حالت موجودہ پر قانع رہین۔

جب یہ امر ظاہر ہوگیا کہ رُوس عنقریب مغربی یُورپ کی سلطنتون سے نبرد آزما ہونے والا ہے تو لوگون نے عموماً اور بھی زیادہ کاہلی اور سستی اختیار کرنے کا استحقاق سمجھا۔ لوگ کہتے تھے کہ جو بار عظیم رعایا نے برداشت کیے وہ اس امر کے لیے ضروری تھے کہ رُوس جنگی قوت مین یُورپ کی اعلےٰ سلطنت ہوجاے اور اب اُس عرصہ دراز کے توکل و

سبز کار رعایا سے رُوس پھل پائیگی - مغربی یُورپ کو یہ سبق دیا جائیگا کہ جس آزادی کے کارخانون اور طرز تمدن پر اُسکو فخر تھا وہ خطرناک وقت مین کام نہین آسکتا - اور جو روسی اس آزادی پر عش عش کرتے ہین اُنکو بھی مجبور ہوکر تسلیم کرنا پڑیگا کہ قومی عظمت کے برقرار رکھنے کا ذریعہ صرف یہی ہے کہ شہنشاہ خود مختار رہو اور اُسکی قوت ممتنع المقاومت ہو - جون جون حب الوطنی اور جنگی ناموری کا جوش زیادہ ہوتا گیا نکولس اور اُسکی گورنمنٹ کی توصیف کے سوا اور کچھ صدا ہی نہین آتی تھی - اکثر لوگ جنگ ملکی کو ایک قسم کی مذہبی اور مقدس جنگ سمجھتے تھے - شہنشاہ تک کہتا تھا کہ یہ جنگ اسلیے ہوگی کہ اپنے وطن مالوف اور متبرک عقیدے اور مذہب کو محفوظ رکھین - اس جنگ کے نتائج سے بڑے مبالغے کے ساتھ طرح طرح کی امیدین کیجاتی تھین اور سمجھا گیا کہ مشرقی امور کی نسبت جو قدیم سے بحث چلی آتی ہے وہ رُوس ہی کے حوصلے کے مطابق حل ہوگی - اور قریب ہے کہ نکولس ملکہ کیتھرائن ثانیہ کی تجویز عظیم کے مطابق عملدرآمد کرے یعنی ترکون کو یُورپ سے نکال دے - اس امر پر نہایت سرگرمی سے بحث کیجاتی تھی کہ لشکر رُوس قسطنطنیہ مین کس تاریخ کو داخل ہوگا - اور ایک اِسلاوُوفِل شاعر نے نظم کیا کہ "نکولس قسطنطنیہ مین آرام کریگا اور جب بیدار ہوگا تو بحیثیت زارِ سلطنت بینِ اِسلیوُونین بیدار ہوگا" بعض آدمیون کو جو بڑے ہی زعم مین تھے یہانتک یقین ہوگیا تھا کہ کافرون کے ہاتھ سے بیت المقدس بہت جلد آزاد ہونے والا ہے - اس امر کی طرف ذرا بھی خیال نہ تھا کہ کوئی غنیم ان تجاویز کی عملدرآمد کا سدباب ہوگا یا نہین - یہ فقرہ بہت مطبوع طبائع عوام تھا کہ (ہمکو صرف ٹوپیان غنیم پر پھینکنی پڑینگی اور بس) -

مگر چند آدمی ایسے بھی تھے جنکے خیالات اس جنگ کی نسبت بالکل ہی مختلف تھے جن لوگون کو کامیابی کا عقیدہ ہوگیا تھا اُنکی امید قوی سے اُنکو اتفاق نہ تھا - وہ دریافت کرتے تھے کہ اُن شایستہ ملکون سے نبردآزما ہونے کے لیے جو اپنی سپاہ ہمارے مقابل پر بھیجتے ہین ہمنے کیا تیاریان کی ہین - گو ہماری سلطنت وسیع اور آبادی بیشمار ہے تاہم ہم اُنسے ہرگز مقابلہ نہین کرسکتے - جب ہم لوگ اس مشہور جنگ کا ذکر کرتے ہین جو نپولین سے ہوئی تھی

توہم اِس بات کو بھول جاتے ہین کہ اُسوقت سے یُوزَپ نے برابر شایستگی مین ترقی روز بہ کی ہے اور ہم اُسی حالت مین ابتک ہین - ہم فتح حاصل کرنے نہین جاتے ہین بلکہ شکست کھانے جاتے ہین مگر صرف اتنی سی تسلی البتہ ہے کہ رُوس کو تجربے سے ایک سبق حاصل ہوگا جو آیندہ اُسکے کام آیگا - اسمین تو شک ہی نہین کہ جو لوگ جنگ کی نسبت بُری پیشین گوئی کرتے تھے اُنکے پیرو شاذ ہی آدمی ہوے اور لوگ اُنکو عموماً ناخلف سمجھتے تھے کہ گویا وہ ملک کے بدخواہ تھے مگر واقعات نے اُنکی پیشین گوئیون کی صداقت جلد ظاہر کردی - جنگ قرِمیہ مین حملہ آور سلاطین کی سپاہ متحدہ فتحیاب ہوئی اور ترکون نے جو قابل نفرت سمجھے جاتے تھے دریاے ڈینیوب پر خوب مقابلہ کیا اور کامیاب ہوے - گو گوزنمنٹ نے بڑی کوشش کی کہ خبر بد شائع نہ ہونے پائے مگر سب مین بہت جلد ظاہر ہوگیا کہ اُسکی فوجی قوت کم ہے اور سِوِل طرز تمدن اُس سے بھی بدتر ہے - جنرلون کی ناقابلیت اور حکام کی زرپرستی اور صیغۂ کمسریٹ کے غبن سے جو شرم کی بات تھی سپاہیون اور ماتحت افسرون کی ذاتی بہادری بیکار ہوگئی - لوگ کہتے تھے کہ شہنشاہ کے سبب سے افسرون کی مستعدی اور اخلاقی قوت اور صفتین جاتی رہی تھین صرف بحر اسود کے جنگی جہازون کے افسرون نے البتہ مستعدی اور رزانت راے اور متانت فکر کا اظہار کیا کیونکہ اُنپر نکولس کی گوزنمنٹ کے قوانین کا اثر کم پڑا تھا - جنگ کے زمانے مین ظاہر ہوتا گیا کہ ملک اصل مین کسقدر کمزور ہے اور جسقدر آمدنی طوالت جنگ کے لیے ضروری ہے اُسمین کسقدر قلت ہے - ۱۸۵۵ء مین ایک شخص نے چشم دید بیان کیا ہے کہ "اگر ایک سال اور جنگ قائم رہی تو تمام جنوبی رُوس ویران ہوجائیگا" - خزانۂ عامرہ پر غیر معمولی بار پڑا تو بڑی کثرت کے ساتھ کاغذ کے نوٹ جاری کیے گئے مگر ان نوٹون کی بہت جلد بے قدری ہوگئی اور اس سے ظاہر ہوا کہ یہ صیغۂ آمدنی جلد خالی ہوجائیگا - تمام ملک مین فوجی رِجمنٹین ہر مقام پر قائم کی گئین اور بہت سے مہتمون نے زر کثیر صرف کیا کہ وہ اُنٹیرون کی فوج آراستہ کرین مگر معلوم ہوا کہ ان ہمدردی وحب الوطنی کی کوششون سے غنیم پر تو کوئی ضرر سخت نہین پہونچا مگر اوپر والون نے اپنی جیب پُر کرلی -

اعلیٰ طبقے کے لوگ جو قناعت کیے بیٹھے تھے کہ اُنکی گورنمنٹ سب گورنمنٹون سے افضل ہے وہ اب اس انتہا کی قومی عاجزی اور ذلت دیکھکر خواب غفلت سے بیدار ہوے - اُنھون نے نیم فوجی گورنمنٹ کی تعدیان اور ظلم بڑے صبر سے برداشت کیے تھے مگر نتیجہ یہ ہوا - نکولس کے طرز گورنمنٹ کا سخت امتحان لیا گیا تھا تو امتحان مین پورا نہ اُترا - جس حکمت سے کل امور کے نقصان کے بعد فوجی قوت کو ترقی دی گئی تھی وہ مہلک غلطی ظاہر ہوئی اور تجربے نے ظاہر کر دیا کہ جنگی قواعد کی عملداری بالکل ناچیز اور فضول تھی - گورنمنٹ نے جو قیود رعایا کے لیے طرز تمدن مین ایجاد کیے تھے اور جنسے پچیس۲۵ برس سے زیادہ عرصے تک لوگون کی آزادانہ اولوالعزمی کی کارروائیون کو روکا تھا اُنسے وہ تھوڑا سا مطلب بھی نہ نکلا جسکے لیے وہ قیود لگائے گئے تھے - ہان ہمین شبہہ نہین کہ ان قیود سے ایسے انقلاب اور آشوب کے زمانے مین کسیقدر امن ہو گیا تھا جبکہ یورپ مین جوش بغاوت وغدر زور ون پر تھا - مگر یہ آرام وسکون ویسا نہ تھا جیسا تندرست آدمی کو اصلی حالت صحت مین ہوتا ہے بلکہ اس قسم کا سکون تھا جیسا دم واپسین ایک ساعت کے لیے دھوکا دے جاتا ہے - گو ظاہر مین امن تھا مگر خفیہ طور پر غدر کی آگ اندر ہی اندر جلد جلد بھڑکتی جاتی تھی - سپاہ مین اب بھی وہ جوش جرأت باقی تھا جو سوورُوف کے محاربون مین اُسنے ظاہر کیا تھا یعنی وہ ثابت قدمی اور کمال استقلال کی جرأت جسنے نپولین کو میدان برُوڈنو مین آگے بڑھنے سے روکا تھا اور سختیان برداشت کرنے کی وہ حیرت خیز قوت جس سے سپہ سالارون کی غفلت اور کمسریٹ کی ناقابلیت کا اکثر معاوضہ ہو جاتا تھا - مگر نتیجہ یہ نہین نکلا کہ فتح ہوتی بلکہ شکست ہوئی - اسکا سبب صرف یہی تھا کہ عرصۂ دراز سے جو طرز تمدن غایت استبداد وسختی سے عمل مین آیا تھا اُسمین بڑے بڑے نقص عظیم تھے - گورنمنٹ کو یہ خیال تھا کہ وہ اپنی دانائی اور مستعدی سے ہر کام کر سکتی ہے مگر اصل مین اُسنے کچھ بھی نہین کیا تھا یا یون کہین کہ کچھ نکرنے سے بھی بدتر کارروائی ہوئی تھی - حکام بالادست نے بخوبی سیکھ لیا تھا کہ اُس آلے کی طرح کام کرین جو پوشیدہ کمانیون کے ذریعے سے چلتا ہے جس جنگی نظم سپاہ کی خوبی پر نکولس نے ہمیشہ خاص توجہ

مبذول کی تھی وہ اکثر سرکاری رپورٹون ہی مین محدود تھی۔ اصل مین کچھ بھی کارروائی نہین ہوئی تھی۔ صیغہ کسرسٹ مین جو بے شرمی سے کارروائی ہوتی تھی اُسپر اُن لوگون کو غصہ آتا تھا جنکو سرکاری عہدہ دارون کے غبن اور کارستانیون سے عرصہ دراز تک خود سابقہ رہا تھا اور جس خانی حالت کو لوگ عموماً اعلےٰ درجہ کی قابل اطمینان تصور کرتے تھے وہ پہلے ہی کوشش عظیم مین ناچیز معلوم ہوئی۔

یہ ناراضی عام جو کل رعایا مین پھیلی تھی اخبارون کے ذریعے سے شائع نہین ہونے پائی۔ مگر قلمی کتابون اور گفتگو مین بڑی آزادی کے ساتھ اسکا چرچا ہوتا تھا۔ تربیت یافتہ طبقون کے قریب قریب ہر گھر مین ایسے الفاظ استعمال کیے جاتے تھے جو چند مہینے پیشتر کلمہ کفر نہین تو بغاوت پر تو ضرور محمول کیے جاتے تھے۔ ملامت اور ہجو کا کلام نظم و نثر دونون مین لکھا جاتا تھا اور صدہا کا بیان شائع کی جاتی تھین۔ کمینڈر ژیخیف کی سخت ہجو اور گورنمنٹ کا ملامت آمیز بیان ضرور ہوتا کہ لوگ شوق سے پڑھتے اور اُسکی بڑی ہی قدر کرتے اس قسم کے کلام سے بطریق نمونہ مین اس مقام پر ایک ہجو منظومہ کا ترجمہ درج کرتا ہون تاکہ اُسوقت کی عام راے ظاہر ہو جاے۔ گو یہ کلام کبھی طبع نہین ہوا تھا تاہم اسنے بڑی اشاعت پائی۔ وہو ہذا

"زار نے رعایا کی طرف مخاطب ہو کے کہا تھا کہ خدا نے مجھے رُوس کا فرمانروا کیا ہے اور تمکو لازم ہے کہ میرے روبرو سجدہ کرو کیونکہ میرا تخت خدا کا مذبح ہے۔ تم سرکاری امور سے اپنے دماغون کو پریشان نہ کرو کیونکہ مجھے ہر دم تمھارا خیال رہتا ہے اور تمھاری حفاظت کرتا رہتا ہون اپنی نظر تیز و ژرف نگاہ سے مین اندرونی بُرائیان اور غنیمان ممالک غیر کی فطرت اور سازشون کو خوب دیکھتا ہون اور مجھے صلاح کی کوئی ضرورت نہین ہے کیونکہ خدا نے مجھے الہامی عقل عطا کی ہے پس اے روسیو تمکو اس پر ناز کرنا چاہیے کہ تم میرے غلام ہو اور میری مرضی کو اپنا قانون تصور کرو۔"

ہم ان الفاظ کو بڑی تعظیم اور عزت سے سُنتے تھے اور اُنسے ہمنے سکوت کے ساتھ اتفاق کرلیا مگر اسکا نتیجہ کیا ہوا۔ سرکاری کاغذات کا انبار بے انتہا ہو گیا تھا مگر فائدے کی اصل بات کو سب بھول گئے تھے۔ قانون کا برتاؤ تو کیا جاتا تھا مگر غفلت اور جرائم کی سزا

نہین دی جاتی تھی - افسران سرکاری وزرا اور مختلف صیغون کے ناظمون کے روبرو فرومایگی کے ساتھ جوتیان اُٹھاتے تھے اس امید سے کہ ہمکو خطاب اور تمغے ملین - کارندے خوب غبن کرتے تھے مگر شرماتے نہ تھے اور چوری کا اسقدر عام رواج ہو گیا تھا کہ جو شخص سب سے زیادہ چُراتا تھا اسکی سب سے زیادہ عزت ہوتی تھی - فسرون کی لیاقت کا تصفیہ فوج کے ریویو کے زمانے مین ہوتا تھا اور جس شخص نے جنرل کا درجہ حاصل کر لیا تھا وہ ایک دم سے لائق گورنر یا درجۂ اعلیٰ کا انجنیر یا صاحب دانشمند مدبر ہونے کے قابل متصور ہوتا تھا - جو لوگ گورنر مقرر ہوے تھے وہ اکثر اصل مین امرا تھے اور جو صوبے اُنکے زیر حکومت کیے گئے تھے آئین قہر نازل ہو گیا تھا - اور اور عہدون پر بھی بغیر جانچے امیدوارون کی قابلیت کے لوگ مقرر کر دیے گئے - ایک اصطبل کا لونڈا چھاپے خانے کا سنسر یعنی جانچ کا افسر مقرر ہوا - ایک شاہی دربار کا مسخرہ امیر البحر اور کوئی اور ایسا ہی گورنٹ ہو گیا - الغرض ملک ایک ڈاکوون کی جماعت کے ہاتھ مین چھوڑ دیا گیا کہ چاہے رحم کرد چاہے قہر -

اب سوال یہ ہے کہ ہم روسیون نے اس زمانے مین کیا کیا -

جواب اسکا یہ ہے کہ ہم روسی سویا کیے - کسان نالہ وزاری کے ساتھ سالانہ لگان ادا کرتے تھے اور گریہ وزاری ہی سے مالک اراضی اپنے نصف علاقے کو رہن رکھتا تھا اور گریہ وزاری ہی سے ہم سب اپنے حاکمون کو سنگین رقمین دیا کرتے تھے کبھی کبھی سر کو متانت کے ساتھ ہلا کر ہم چپکے چپکے کہا کرتے تھے کہ بڑی شرم اور بیغیرتی کی بات ہے کہ ہماری عدالتون مین انصاف نہین ہے - لکھوکھا روپے بادشاہ کے سفرا اور خیام و محلون مین لُٹائے جاتے تھے - جو بات ہوتی تھی خراب ہی ہوتی تھی اور با این ہمہ ہم خواب غفلت مین پڑے خراٹے لیتے تھے اور نجل کی تعریف کرتے تھے اور فرزدونی کے علم موسیقی پر معترض ہوتے تھے اور کمینے حاکمون کے سامنے سر ٹیک کرتے تھے اور اُسی ملازمت مین ترقی پانے کے لیے باہم جھگڑتے تھے جس سے ہمکو سخت نفرت تھی جس عہدے کی ہم کو خواہش تھی اگر وہ ہم کو نہین ملتا تھا تو ہم اپنے آبائی علاقون مین چلے جاتے تھے اور وہان فصل کی نسبت گفتگو کرتے تھے اور بندہ شکم اور کاہل ہو کر خوب موٹے تازے ہو گئے تھے - اور بعینہ بہائم کے مثل زندگی بسر کرتے تھے - اگر اس عام سستی اور کاہلی مین کوئی شخص ہم مین سے خواب غفلت سے دفعۃً بیدار ہو کر ہمین صلاح دیتا تھا

کہ امر حق اور رُوس کی طرف سے ہم کو لڑنا چاہیے تو وہ قابل مضحکہ سمجھا جاتا تھا۔ حکام رُوس
جو اپنے کو بڑا مقدس بتاتے تھے وہ اُس خیر خواہ ملک پر خندہ زن ہوتے تھے اور جو لوگ
کل تک اُسکے دوست تھے وہ آج بڑی سرد مہری سے پیش آتے تھے۔ وہ قوم بھر کی لعنت ملا
سہتا تھا اور دور و دراز کے فاصلے پر سیبیریا کی کسی کھان مین اُسکو معلوم ہوتا تھا کہ
جن لوگون کو خدا بھی جوش نہین ہے اور غلامی کرنے کا شوق ہے اُنکو اُنکے خواب گران سے
جگانا واقعی سخت جرم ہے۔ اسکو سب بالکل بھول جاتے تھے اور اگر کبھی یاد بھی آتا تھا تو
دیوانہ سمجھا جاتا تھا۔ بعض آدمی یہ بھی کہتے تھے کہ شاید وہی بر سر حق ہو۔ مگر اسکے ساتھ ہی
یہ فقرہ بھی بڑھا دیتے تھے کہ (مگر ہم کو اس جھگڑے سے کیا سروکار ہے)۔ مگر ان کل باتون مین
ہم کو ایک امر کی تسلی تھی۔ ایک امر پر ہم کو ناز تھا کہ رُوس کی سطوت شاہان یورپ کی مجلس مین
سب پر فوق رکھتی ہے۔ ہم کہا کرتے تھے کہ اقوام اجنبیہ کی لعنت ملامت کی ہمین کیا پروا ہے
جو لوگ لعنت ملامت کرتے ہین اُنسے ہم طاقت ور ہین۔ اور جب فوجی عظیم الشان ریویو
کے وقت رجمنٹین کر و فر کے ساتھ نشان کے پھر پھرے ہلاتی اور مغفرا ور سنگینین
چمکاتی ہوئی جاتی تھین اور جب ہم وہ آوازہ توصیف سُنتے تھے جس سے فوج شہنشاہ کو
مبارکباد دیتے تھے تو حب الوطنی کا غرور ہماری رگ و پے مین جوش زن ہوتا تھا اور
کسی اُستاد کے اس کلام کو ہم زبان پر لاتے تھے کہ "وہ ہمارا وطن طاقت ور ہے اور
زار رُوس شہنشاہ باسطوت ہے" انگلستان کے مدبرون نے فرانس کے تاجدار کی سازش سے
دغاباز آسٹریا کو اپنے ساتھ لے کر مغربی یورپ کو ہمارے خلاف آمادہ جنگ کر دیا مگر ہمنے
جنگ کے طوفان عظیم پر نفرت کے ساتھ خندہ زنی کی۔ ہم کہتے تھے کہ اُن سب قومون کو
دیوانگی کی کارروائی کرنے دو۔ کوئی وجہ نہین کہ ہم خائف ہون۔ زار بھی بلا شک
پہلے ہی سے کل خرابیون سے واقف ہو گیا تھا اور تب سے ضروری تیاریان بھی
کر لی تھین۔ ہم بہادری کے ساتھ لڑنے چلے اور جنگ کے وقت کے اس طرح منتظر رہے
کہ گویا ہمین فتحیاب ہونگے۔

مگر اس کل غرور و تکبر کے بعد ہم پر اسطرح دفعۃً حملہ ہوا اور بلا اطلاع گرفتار

کر لیے گئے جیسے کوئی ڈاکو کسی کو تاریکی مین پکڑلے ۔خلقی حماقت کی نیند مین ہمارے بیفر غافل سو رہا کیے اور ہمارے وزراے دول خارجہ نے ہمکو دشمنون کے ہاتھ بیچ ڈالا معلوم نہ ہوا کہ ہمارے لکھو کھا سپاہی کہان چلے گئے اور حفاظت ملک کی جو تدبیر سوچی گئی تھی وہ کیا ہوئی ۔ایک قاصد شاہی حکم لایا کہ آگے بڑھ چلو ۔دوسرا حکم لایا کہ بھاگ چلو نہ کوئی صاف مطلب ظاہر ہوا نہ مقصد ہم سلسٹریا کے قلعون سے نقصان کے ساتھ بھاگے اور یہ بڑی شرم کی بات تھی ۔اڈمرل پینسبرگ کے عقاب کے سامنے رُوس کی گردن غرور نیچی ہوگئی ۔سپاہی خوب لڑے مگر ہمارے امیر البحر کُنسٹکوف کو اپنے ہی ملک کا جغرافیہ نہین معلوم تھا ۔پس اُسنے اپنی سپاہ کو اسلیے بھیجا کہ ضرور غارت ہو جاے ۔اُسنے اور بھی کئی لڑائیون مین شکست پائی تھی ۔

اے رُوس بیدار ہو تجکو باہر کے ملکون کے دشمنون نے نگل لیا ہے ۔غلامی نے تیری طاقت کی کمر توڑ دی ۔بیوقوف حکام اور جاسوسون نے بڑی بے شرمی سے تجھپر تعدی کی اب اپنی بے پروائی اور جہل کے خواب گران سے بیدار ہو ۔تاتار کے خوانین کے جانشینون نے تجھے عرصۂ دراز تک قیدی کر رکھا تھا ۔شاہ اعظم کے تخت کے روبرو بہ ملایمت کھڑا ہو کر اُس سے اس قومی مصیبت سخت کا جواب طلب کر اُس سے جرأت کے ساتھ کہہ کہ تیرا تخت خدا کا مذبح نہین ہے اور خدا نے ہمکو یہ حکم نہین دیا ہے کہ ہم غلام بنے رہین ۔اے زار رُوس نے تجھے مختار کل کر دیا اور تو زمین پر مثل خدا کے تھا ۔تو نے رُوس کے ساتھ کیا کیا ۔جہل اور جوش نے تجھے اندھا کر دیا اور تو اپنی سطوت کے بڑھانے کے لیے چوندھیا گیا ۔اور رُوس کو بھول گیا ۔تو نے اپنی زندگی فوج کی قواعد دیکھنے اور وردیان بدلنے اور قانونی تجاویز فضول پر اپنے دستخط کرنے مین بسر کی ۔تو نے اخبارون اور چھاپے کی جانچ کے لیے قابل نفرت حکام مقرر کیے تاکہ تو آرام کے ساتھ سو رہے اور تاکہ تجکو رعایا کی ضرورتون سے واقفیت نہ ہو اور رعایا کی شکایتین نہ سُنے ۔اور تاکہ سچے امور تیرے کان تک نہ پہونچین ۔تو نے صداقت کو دفنا دیا ۔اور اسکے مقبرے کے پھاٹک پر ایک بڑا بھاری پتھر لڑھکا دیا ۔اور ایک گارد امضبوط آدمیون کا تعینات کیا اور تو نے دلی غرور اور تکبر سے کہا کہ سچائی کے قالب مین اب کوئی از سر نو جان نہین لا سکتا ۔مگر اب بھی

پیدا ہو گیا اور سچائی کے قالب مردہ مین جان تازہ آگئی۔

اے زار زمانے اور خدا کے روبرو اُس جگہ پر کھڑا ہو جہان حساب دیا جاتا ہے توئنے بیرحمی سے سچائی کو پاؤن کے تلے مل ڈالا۔ توئنے آزادی دینے سے انکار کیا۔ تو اپنے ہی جوش کے ہاتھ بک گیا۔ اپنے غرور اور ضد سے توئنے رُوس کو مفلس کر دیا اور تمام دنیا کو ہمارا اسلحہ دشمن بنا دیا۔ اپنے بھائیون کے قدمون پر گر اور فروتنی سے اپنے کو خاک مین ملا دے۔ معافی مانگ اور آئندہ کے لیے صلاح لے۔ اپنی رعایا سے بغلگیر ہو اب اسکے سوا اور کوئی ذریعہ نجات کا نہین ہے۔" تم کلامہ۔

کلام مندرجۂ بالا اُن بےشمار ہجو کے کلامون کا ایک عمدہ نمونہ ہے۔ یہ کلام کوئی پولٹکل دانشمندی یا علمی قابلیت کے لیے کچھ ایسا مشہور نہ تھا۔ اُنین اکثر مضمونون مین مغلق الفاظ فصاحت شاعری مین ادا کیے تھے جو زٹل قافیے سے زیادہ وقعت نہین رکھتے تھے لہذا وہ عرصے سے بھلا دیے گئے ہین اور بھلا دینے کے قابل ہی تھے اسقدر فراموش کر دیے گئے کہ اب اُنکی نقل ملنا مشکل ہے۔ مگر انین ایک تاریخی لطف باقی ہے کیونکہ اُنسے کم و بیش مبالغے کے ساتھ اُس زمانے کی عام رائے اور تربیت یافتہ طبقون کے خیالات ظاہر ہوتے ہین اُنکا اصل مطلب سمجھنے کے لیے ہمین یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اُنکے مصنف اور پڑھنے والے سازش کرنیوالون کی جماعت مین نہین تھے بلکہ معمولی اور عزت دار اور نیک نیت لوگ تھے جو کبھی خواب مین بھی قصد نہین کرتے تھے کہ غدر اور بلوے کی تجویزون مین شریک ہون۔ یہ وہی سوسائٹی تھی جو چند ماہ پیشتر اِن پولٹکل امور کی بحث سے بالکل سروکار ہی نہین رکھتی تھی اور اب تک بھی اُن مغلق الفاظ کے مطابق عملدرآمد کرنے کا کوئی قصد نہ تھا۔ ہم خیال کر سکتے ہین کہ جو لوگ اس ہجو کے کلام کو پڑھ کر اور سُنکر سمجھتے تھے کہ گویا وہ ظالم و خودمختار بادشاہ اُن کی طلب کے مطابق دفعۃً اُنکے روبرو حاضر ہو گیا اور اُنھون نے اپنے خیالات فوراً بدل دیے۔ اور اُس مجرم بادشاہ کو یقین دلایا کہ ہمارا یہ قصد نہین ہے کہ ہم تیری قوت کو گھٹائین۔ اور ہمارا یہ غصہ ہمدردی وطن پر مبنی تھا اور صرف ایک ساعت کا جوش۔ ہم پوری پوری خیرخواہ رعایا ہین

اور اصل مین ہمارا یہ منشاے دلی ہرگز ہرگز نہین ہے کہ تیری مرضی کے خلاف ذرا بھی کوئی کارروائی کرین ۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ انقلاب صرف بازیچۂ اطفال تھا۔ ہرگز نہین عوام کو اصل مین بخوبی یقین ہوگیا تھا کہ کل کارروائیان خراب ہین اور بڑی سرگرمی سے دلی خواہش تھی کہ نئی نئی باتین انتظام کے ساتھ جاری کی جائین ۔مگر اُنکی تعریف مین یہ ضرور کہنا چاہیے کہ جن متنفس آدمیون کو وہ خاص گنہگار تصور کرتے تھے اُنھین کی ہجو اور مذمت پر قانع نہین رہے بلکہ اسکے برعکس اُنھون نے واقعات اصلی پر نظر ڈالی اور اپنے گذشتہ گناہون کا علانیہ اقبال کیا اور جن اسباب سے حال کی تباہی واقع ہوئی تھی اُنکی خوب چھان بنان کی اور کوشش کی کہ ایسے ذریعے پیدا ہون کہ اُنسے تباہی آیندہ کا سدباب ہوجاے۔ عوام کے خیالات اور دل کے حوصلے اسقدر قوت نہین رکھتے تھے کہ جو عزت کا خیال پشت ہاپشت سے لوگون کے دلون مین فرمان خسروی کے بجالانیکا تھا اُسکو مغلوب کردین ۔ اور نہ اس خودمختار بادشاہ کی قوت سے علانیہ مخالفت پیدا کرسکتے تھے لیکن اگر شہنشاہ خوشی سے اصلی رفاہ عوام کے سلسلہ قائم کرنے کی کوشش کرتے تو یہ لوگ اسقدر طاقت رکھتے تھے کہ گورنمنٹ کا ہاتھ بٹاتے اور کار نمایان کردکھاتے یہ کہنا مشکل ہے کہ اگر نکولس اس قومی جوش کے زمانے مین زندہ رہتا تو کیا کرتا۔ اسمین شک نہین کہ اُسنے اعلان کردیا تھا کہ مین اپنی راے بدل نہین سکتا اور ہم ذرا یقین کرسکتے ہین کہ اسکی مغرور طبیعت اُن اُصول کے مطابق کارروائی کرنے سے ہمیشہ نفور تھی جنکے وہ خلاف تھا مگر اپنی زندگی کے آخری زمانے مین اُسنے اس امر کی صریحی علامتین ظاہر کین کہ جو عقیدہ اسکو اپنے طرز تمدن مین پیشتر تھا وہ کسی قدر کم ہوگیا ہے اُسنے اپنے لڑکے کو یہ نصیحت نہین کی کہ جس ڈھرے پر وہ خود اسقدر استبداد اور ہٹ کے ساتھ چلتا رہا اُسپر اُسکا لڑکا بھی چلے۔ مگر یہ ممکنات پر غور کرنا فضول ہے۔ جب گورنمنٹ کو اپنی کل قوت سے ملک کی حفاظت کی تدبیرین کرنی تھین اور اُمور اندرونی امور رفاہ کا وقت نہین ملتا تھا تو اُسی اثنا مین زار نے انتقال کیا اور اُسکے بعد اُسکا جانشین اُسکا لڑکا ہوا

جو مختلف طبیعت کا آدمی تھا —

وہ دل کا مہربان تھا اور مزاج مین انسانیت تھی اور قومی اعزاز برقرار رکھنے کی دلی آرزو بھی مگر فوجی عظمت حاصل کرنے سے بالکل آزاد - اور گورنمنٹ کے طرز تمدن فوجی کا اُسکو ویسا دیوانگی کا خیال نہ تھا جیسا اُسکے باپ کو تھا - مگر با این ہمہ اُلگزانڈر کسی طرح اُس زمانے کے طبایع اور خیالات سے غافل نہ تھا - موجودہ عیوب سے وہ بخوبی واقف اور آگاہ تھا جنمین اکثر اُسکے باپ سے کسی قدر مخفی تھے اور اُسکو معلوم ہو گیا تھا کہ صرف سختی و تعدی کے عملدرآمد سرکاری سے اُن عیوب کی بیخ کنی کی کوشش کرنا بیکار ہے ولیعہدی کی حالت مین وہ سرکاری امور مین کچھ ایسی شرکت نہین کرتا تھا پس گذشتہ کارروائیون پر اُسکی کارروائی کسی طرح منحصر نہ تھی - مگر سکندر اول اُسکے چچا کو جو آزادی کے خیالات دلمین جاگزین تھے اُنسے یہ بری تھا - اسکے برعکس اُسنے اپنے باپ سے سیکھا تھا کہ ایسی خیالی باتون اور ہر قسم کی بلاغت بیانی سے دلی نفرت کرے - جو جوش اُس زمانے مین تھا اُسکا اُسپر اثر نہین ہوا کیونکہ ایک تو اُن آزادانہ خیالات عوام سے اُسکو نفرت تھی دوسرے اوسط درجے کی عقل سے بھی بہرہ تھا اور اپنی رائے پر چندان بھروسا نہ تھا کہ خواہ مخواہ صحیح ہے اور اسکا بھی بخوبی خیال تھا کہ بڑی بھاری ذمہ داری میرے سر پر ہے - عوام کی طبایع اور خیالات کے ان کل امور سے اُسکو بڑی ہمدردی تھی جو انسانیت اور نیکی پر مبنی تھے - اُسنے آزادی دیدی کہ عوام کے خیالات اور دل کے حوصلون کو لوگ آزادانہ بیان کیا کرین مگر اُسنے یہ نہین کیا کہ کسی خاص حکمت عملی کا دفعتًہ برتاؤ کرے اور بڑی خبرداری سے اجتناب کیا کہ مبالغے کے ساتھ لوگون پر ظاہر کرے کہ مین سرگرمی سے رفاہ کا ساعی ہونگا -

مگر صلح کے ہوتے ہی صریحی علامتون سے ظاہر ہو گیا کہ نکولس کا جابرانہ طرز گورنمنٹ عنقریب ترک ہونیوالا ہے جو فرمان اِس امر کے اعلان کے لیے جاری ہوا تھا کہ جنگ کا خاتمہ ہو گیا اُسمین شہنشاہ نے اپنے عقیدے کو ظاہر کر دیا کہ گورنمنٹ اور رعایا کے مساعی متحدہ سے نظم و نسق ملک کو ترقی ہوگی اور عدالتون مین رحمدلی اور انصاف کا ڈنکا بجے گا - اس عظیم کارروائی کے مطابق تیاری کرنے کے لیے جسمین زار رُوس اور رعایا باہم شریک ہونگی دورا

رعایا پر اپنا اعتقاد جمایا اور بہت سے ایسے سرکاری اصول عوام کے روبرو نکتہ چینی کے لیے پیش کر دیے جو اب تک سلطنت کے رموز مخفی متصور رہتے تھے۔ مثلاً وزیر صیغہ خاص نے اپنی سالانہ رپورٹ مین بعینہٖ مثل توبہ کرنیوالے کے علانیہ اقبال کیا کہ جو افسر اُسکے تابع حکم تھے اُنکے اخلاق مین اکثر عیوب ہین۔ اُسنے بیان کیا کہ شہنشاہ کو اب اپنی رعایا پر ویسا ہی بھروسا ہے جیسا والدین کو اپنی اولاد پر ہونا چاہیے اور اُسکے ثبوت مین یہ دلیل قاطع پیش کی کہ نو ہزار آدمیون کو اُسنے پولیس کی نگرانی سے آزاد کر دیا۔ گورنمنٹ کے اور صیغون کے انتظام مین بھی ویسا ہی انقلاب و تبدل ہوا۔ جن تکبر اور حکومت کے الفاظ سے اب تک افسر اپنے ماتحتون اور ہر درجے کے حاکم رعایا کی نسبت استعمال کرتے تھے اُنکی جگہ کمال خلق و اخلاق کے الفاظ استعمال ہونے لگے۔ اور دسمبر کے مہینے مین جن لوگون نے بلوۂ عظیم کیا تھا اُنمین جو زندہ تھا اُسکا قصور معاف کر دیا گیا۔ تعداد طلبۂ یونیورسٹی کی جو قیدین تھین وہ دور کر دی گئین اور ممالک غیر کے پروانۂ راہداری حاصل کرنے کی سب دقتین بھی جاتی رہین اور چھاپے اور اخبارات کی نگرانی مین بڑی رعایت ہونے لگی۔ گو قوانین مین چندان تغیر و تبدل نہین کیا گیا مگر یہ سب کو بخوبی معلوم ہو گیا کہ نکولس کا جوش تمدن اب باقی نہین ہے۔

رعایا بڑے اشتیاق سے منتظر تھی کہ آثار نیک ہویدا ہون۔ تبدل طرز تمدن کی اُن علامتون سے اُنکی دلی تمناؤن کو بخوبی مدد پہونچی اور اُنھون نے فوراً یہ نتیجہ نکالا کہ عنقریب رفاہ و اصلاح کی بہت بڑی کارروائی ہوگی جس سے کل امور کی ترقی ہوگی جسطرح گذشتہ عہد سلطنت مین ارکین سلطنت فرداً فرداً ہی باتون مین خفیہ کارروائی کرتے تھے اُسطرح نہین بلکہ گورنمنٹ اور رعایا کی مشترکہ صلاح سے علانیہ طور پر۔ ایک نامور اخبار نے لکھا کہ "جو بڑی بڑی سوشل اصلاحین ہونیوالی ہین اُنکی امید مین دل مارے خوشی کے پھولا نہین سماتا"۔ یہ اصلاحین رعایا کی امیدون اور جوش طبائع کے بالکل مطابق ہین۔ دوسرے اخبار نے لکھا کہ "سابق مین جو مطابقت خیالات اور باہمی میل جول تھا اور جو گورنمنٹ اور رعایا مین ہمیشہ سے تھا (باستثنائے چند بار کے جو تھوڑے ہی زمانے تک رہا اور وہ مستثنیٰ زمانہ تھا) وہ اب پھر بدستور قائم ہو گیا"۔ قومی اختلاف روس مین نہین ہے بلکہ سب روسیون کو عام خیال تھا کہ روسی سب ایک ہی اصل کی فروع ہین اِس سے کل باشندگان شہر روس

گویا ایک ہین اور اُن امور سے رُوس اس قابل ہوگا کہ امن کے ساتھ اور بلا کوشش مزید نہ صرف اُن بڑے امور اصلاح کو انجام دیگا جو یُورپ کو کئی صدی کی خونریزی اور لڑائیون کے بعد حاصل ہوے تھے بلکہ اکثر امور رفاہ ایسے انجام دیگا جو اب تک مغربی قومون کو قومی تعصب اور تاریخی عظمت کے سبب سے حاصل نہین ہوے ہین گذشتہ زمانے کی تصویر بالکل بھیانک کھینچی گئی تھی۔ اور قوم سے کہا جاتا تھا کہ اپنی تاریخ مین ایک نیا اور مشہور زمانہ قائم کرے۔ لوگ کہتے تھے کہ ہمکو اعلیٰ درجے کی سچائی کے نام پر خودستائی اور اُسوقت کی پست ہمتی کے خیالات سے مقابلہ کرنا چاہیے۔ اور لازم ہے کہ ہم اپنے لڑکون کو ایام طفولیت ہی سے سکھائین کہ جو جنگ ہر ایماندار آدمی کو ہمیشہ کرنی پڑتی ہے اُسمین شریک ہونے کے لیے مستعد رہین۔ ہمکو اس جنگ کا شکرگزار ہونا چاہیے کہ پولٹیکل اور سوشل عیوب کی نسبت اُسنے ہماری آنکھین کھولدین اور اب ہمپر فرض ہے کہ جو سبق اُسنے سکھایا ہے اُس سے فائدہ اُٹھائین۔ مگر یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ گورنمنٹ بلامدد نقص کا علاج کرسکتی ہے۔ رُوس کی قسمت گویا ایک ایسے جہاز کے مانند ہے جو ریتی مین دھنس گیا ہو اور ناخدا اور ملاح اُسکو نکال نہ سکتا ہو اور جسکو بجز اسکے اور کوئی شے اُٹھا اور سمندر مین چلا نہین سکتی کہ قومی جوش کا طوفان آجائے۔ رفاہ کی کارروائی کی اس آواز پر دل دھڑکنے لگتے ہین۔ ایک ہمعصر کا بیان ہے کہ "بہت سے آدمیون نے جب اس نئی تلقین سے آبدیدہ ہوگئے تو مردانہ وار سر اُٹھا کر اُنھون نے حلف اُٹھا کر قسم کھالی کہ وہ عزت اور استقلال کے ساتھ بے خوف وخطر اس کارروائی مین شریک ہونگے" جن لوگون نے پیشتر اپنی قسمت کو حالت موجودہ پر چھوڑ دیا تھا تو وہ اب اپنے چال چلن کی بُرائی کا دلی رنج سے اقبال کرتے تھے۔ ایک مشہور ومعروف شاعر نے کہا تھا کہ "توبہ کے وقت جو اشک جاری ہوتے ہین اُنسے تسلی حاصل ہوتی ہے اور وہ ہمکو نئے کارنمایان کی جانب مائل کرتے ہین" "رُوس کا ایک ایسے طاقتور دیو سے مقابلہ کیا گیا جو خواب سے بیدار ہوا اور قوی اعضا کو پھیلا کر اور خیالات مجتمع کرے اور مستعد ہوجائے کہ اپنی عرصے کی کاہلی کا انتہا کی جوانمردی کے

کارنامایان سے معاوضہ کرے۔ سب کو یقین تھا اور رائے زنی کرتے تھے کہ جب کل نقصون پر آگاہی ہو جائیگی تو لامحالہ اُنکا دفعیہ لازم آئیگا۔ جب ایک نقال نے ایک تھیٹر مین سینٹ پیٹرسبرگ کے غل مچا کر کہا "ہمکو تمام رُوس مین اعلان کر دینا چاہیے کہ وہ وقت اب آگیا ہے کہ کل نقصون کو جڑ سے کھود کر پھینک دین" تو تماشائیون نے جوش دیوانگی کے ساتھ سرگرمی ظاہر کی۔ ایک شخص کا جو اِس جوش مین شریک تھا بیان ہے کہ "یہ بڑی خوشی کا وقت تھا۔ جیسے جب موسم زمستان کے بعد فصل بہار کی ہوا سے خوشگوار سرد او سخت زمین پر گذرتی ہے اور نیچر کو اُسکی نیند سے جو موت کے ہم پلہ ہوتی ہے بیدار کرتی ہے۔ اسپیچ جو عرصہ دراز تک پولیس اور سنسر کے قواعد کے مطابق روکدی گئی تھی اب اِس طرح پر بازیب و شان صفائی اور خوش اسلوبی کے ساتھ روان ہے جس طرح کوئی دریاے زخار برف پگھلنے کے بعد روان ہو"

جب یہ اثر پڑا تو بہت سے اخبار اور رسالے جاری ہو گئے اور مروجہ علم ادب کا طرز بالکل بدل گیا۔ خاص علمی اور تاریخی بحث کو جسکی جانب عوام ابتک متوجہ تھے لوگون نے بالاے طاق رکھا اور بھلا دیا۔ ہان اگر سوشل یا پولٹکل سائنس کے اصول علمی ظاہر کیے جاتے تو مضائقہ نہ تھا۔ جو لوگ ایسے امور مفید اور عظیم کی جانب توجہ خاص کرنا چاہتے تھے جلسے علمی نتائج بہین نکلین وہ عبارت اور محاورے کے اعتراضات اور علم مابعد النسبت کی بحث ناچیز اور ہیچ سمجھتے تھے۔ وہ لوگ کہتے تھے کہ سائنس اب فلاسفہ کی مہمل تلمیحات کی بلندی سے زندگی کے کارآمد امور کی پستی مین اُتر آیا ہے۔ پس اخبارون مین ریلون اور بنکون اور آزادانہ تجارت اور تعلیم اور زراعت اور موضوعی جماعت نظمی لوکل سلف گورنمنٹ یعنی حکومت خود اختیاری مشترکہ کمپنیون اور قومی اور شخصی حماقتون کی سخت ہجو اور انتہاے عیش و عشرت اور گورنمنٹ کی جبر و تعدی اور افسرون کے غبن کی عادات کی نسبت مضامین طبع ہوتے تھے۔ حکام کی رشوت و غبن کی نسبت زیادہ تر توجہ کیجاتی تھی۔ گذشتہ عملداری مین اگر کوئی شخص کسی افسر کے چال چلن یا افعال کی علانیہ طور پر ہجو کرتا تو یہ بہت ہی سخت جرم سمجھا جاتا تھا۔ اب ہجو یہ

تصویرون اور قصون اور مذاق کے مضامین اور اسپیچون کی انتہا سے زیادہ کثرت تھی طرز تمدن کی خرابیون کا بیان ہوتا تھا اور اُن تدابیر کا ذکر کیا جاتا تھا جنسے اہل عملہ اپنی قلیل تنخواہون کو بڑھاتے تھے۔ عوام کسی مضمون کو پڑھتے ہی نہ تھے جب تک اُسمین اُس زمانے کی بحث کی نسبت علانیہ اور خفیہ راے زنی نہوتی۔ اور جنمین اُسکی بحث ہوتی تھی اُنکو بڑے لطف سے لوگ پڑھتے تھے۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے کہ آزادانہ تجارت کی نسبت کوئی ڈِرَیمَا لکھا گیا۔ یا کسی خاص قسم کے ٹکس کی نسبت کوئی کلام منظوم تصنیف کیا جاے۔ اور مصنف اپنے پُولِٹِکَل خیالات قصے کے ذریعے سے ظاہر کرین اور اُسکا دشمن مذاقیہ کلام مین اُسکو جواب دے۔ پُرانے فیشن کے چند آدمی اسکے خلاف تھے اور کہتے تھے کہ علم و ہنر کی بالکل بیقدری ہوگئی ہے مگر اُنکی باتون پر کسی کو توجہ نہ تھی۔ اِس مسئلے سے کہ علم و ہنر کو ضرور حاصل کرنا چاہیے۔ چاہے اُس سے کوئی کار آمد بات بھی نہ پیدا ہو۔ لوگون کی طبیعت نفور تھی کہ امرا اعظام کی کاہلی کی یہ ایجاد ہے۔ اُسوقت کے علم ادب کی نسبت یہ کہا جاتا تھا کہ "علم ادب آیا ہے کہ رُوس کو اپنی آنکھون سے دیکھے اور دیکھتا ہے کہ جن لوگون کا ذکر شعرا سابق مین بڑی چاہ سے کرتے تھے اور نظم مین خلاف قیاس لوگون کا بیان کیا جاتا تھا وہ اصل مین وجود نہین رکھتے ہین اور فرضی اور خیالی ہی ہین۔ اپنا فرانسیسی دستانہ ہاتھ سے اُتار کر علم ادب نے اُجڈ اور جفاکش اور محنتی آدمی سے مصافحہ کرتا ہے۔ اور رُوس کے مزارعین کی زندگی اُسکو بڑا عشق ہے لہذا وہ یہان اِس طرح رہتا ہے جیسے کوئی اپنے خاص وطن مین رہے" زمانۂ حال کے مصنفون نے گذشتہ زمانے کے حالات کی خوب تشریح کی ہے اُنھون نے امرا کے علم ادب سے اپنے علم ادب اور اُنکی سُوسائٹی سے اپنی سُوسائٹی کو جدا کر دیا۔ اور جن خیالات کو پہلے عزیز رکھتے تھے وہ ترک کر دیے۔

اِس انقلاب کی ابتدا مین سب سے زیادہ مشہور اور موثر رسالہ کُولُوکُل تھا یہ اخبار پندرھوین روز لندن مین زیر نگرانی ہَرزَن طبع ہوتا تھا۔ ہَرزَن اُس زمانے مین پُولِٹِکَل پناہ گزین آدمیون مین بڑا مشہور آدمی تھا۔ یہ تربیت یافتہ اور ذی استعداد تھا

اور آزادی وحقوق رعایا کا بڑا ساعی تھا اور رفاہ اور اصلاح کے لیے جو کارروائی ضروری سمجھتا تھا اُس سے کبھی چوکتا نہ تھا۔ رُوس کے اکثر مشاہیر سے اُسکو بہت بڑا تعلق تھا اور اسی سبب سے اُسکو ضروری ضروری اور مختلف اقسام کے مخفی امور کی اطلاع ملتی تھی۔ اپنے مذاق پسندیدہ اور سخت ہجو کے کلام اور صاف اور رنگین اور موزون عبارت سے اُسنے کثرت سے خریدار بہم پہونچائے تھے۔ وزرا مین جو کارروائی ہوتی تھی اُسکے بارے مین کُل امور اُسکو معلوم تھے بلکہ دربار شاہنشاہی تک کے امور سے واقف تھا۔ جو جو نقص اُسکو معلوم ہوتے جاتے تھے اُن سب کو وہ بڑی بیرحمی سے ہدف سہام ملام کرتا تھا۔ جو لوگ آزادانہ پولٹکل بحث کے عادی ہین وہ دقت سے خیال کرسکتے ہین کہ کس شوق سے اُسکے مضامین پڑھے جاتے تھے اور اُنکا کیا اثر پڑتا تھا۔ گو چھاپے اور اخبار کے حکام نگران کی سخت ممانعت تھی تاہم اخبار گو لوکل کی ہزار ہا کاپیان سرحد کے باہر تک جاتی تھین اور اُنپر تربیت یافتہ طبقون کے ہر درجے کے لوگ نکتہ چینی کرتے اور شوق سے مطالعہ کرتے تھے۔ شہنشاہ کے پاس یہ اخبار برابر جاتا تھا اور بڑے بڑے مجرم خوف کے ساتھ کانپتے ہوے اُسکو پڑھتے تھے۔ اِس طرح پہ ہرزن کا چند سال تک رُوس مین بڑا رعب جما تھا اور اُسنے رفاہ عام و اصلاح کی سرگرمی کو زیادہ چمکایا اور مدد دی۔

اب سوال یہ ہے کہ اُسوقت کنسر ویٹیو کہان تھے۔ یہ کیونکر ہوا کہ دو تین سال تک جو لوگون نے اِس مبالغے کے ساتھ فصاحت و بلاغت سے آزادی کی تعریف کی تھی اُسکے خلاف کسی نے اعتراض نہین کیا اور نہ کسی نے کوئی عذر کیا۔ پیشتر کی عملداری کے وہ کنسر ویٹیو کہان تھے جو نکولس کے خیالات کا جامہ پہنے ہوے تھے وہ وزرا کہان تھے جنھون نے بڑی کوشش کی تھی کہ رعایا نچ کے طور پہ کوئی امر از خود نکرے اور اگر کوئی اُسکی کوشش کرے بھی تو ذرا سی علامت کے اظہار پہ اُسکو دور کر دے۔ یعنی وہ لوگ کہان تھے جو عدول حکمی و ناراضی رعایا کی ذرا سی علامت تک کی بیخ کنی کرتے تھے۔ وہ اخبارون کی آزادی کے نگران حکام کہان تھے

جنھون نے بڑی جانفشانی سے آزادانہ خیالات کی مطلق اشاعت نہین ہونے دی تھی وہ ہزارون نیک نیت مالکان اراضی کہان تھے جو اُن آزادانہ خیالات کے آدمیون اور جمہوری سلطنت کے شائقون کو مدعیان سلطنت شاہنشاہی سمجھتے تھے اور وہ سب لوگ جو موجودہ حالت اشیا سے ناراضی کا اظہار کرنے کی جرأت کرتے تھے۔ اسکے کچھ دن قبل فرقہ کنسرویٹیو کے لوگ اعلیٰ طبقے مین دنیٰ مین تو تھے مگر اب اس طرح پر غائب ہوگئے تھے جیسے شعبدہ بازون کی لکڑی کی ضرب سے ایک شعبدہ بدل جاتا ہے۔

یہ کہنا تحصیل حاصل ہے کہ ایک ایسے ملک مین جہان لوگ پولٹکل زندگی بسر کرنے کے عادی ہین دفعتہً عوام کے خیالات مین اسقدر انقلاب پیدا ہوا اور پھر اس انقلاب کی مخالفت ذرا بھی نہو یہ ممکن نہین ہے۔ مگر اس راز سربستہ کی کنجی یہ ہے کہ کئی صدی تک رُوس مین پولٹکل زندگی اور پولٹکل فریق کو کوئی جانتا بھی نہ تھا۔ جنکو لوگ بعض اوقات کنسرویٹیو کہتے تھے وہ اصل مین خالص کنسرویٹیو نہ تھے۔ اگر ہم یہ کہین کہ انمین کسی قدر بوے خیالات کنسرویٹیو تھی تو یہ بھی ہمکو کہنا چاہیے کہ وہ بے دلیل اختیار کی تھی اور اُسمین اُنکو دلی جوش نہ تھا بلکہ ایسے خیالات دل مین مخفی رکھتے تھے۔ اور یہ کاہلی اور سستی کا نتیجہ تھا۔ اُنکے پولٹکل عقیدے مین صرف ایک بات تھی کہ اے رعایاے رُوس تمکو لازم ہے کہ زار کی تہ دل سے محبت کرو۔ اور ہوشیاری کے ساتھ اُسکی مرضی کے خلاف کارروائی کرنے سے اجتناب کرو۔ خصوصاً اگر زار رُوس نکولس کے خیالات کا آدمی ہو۔ جب تک نکولس زندہ رہا تب تک اُنھون نے اُسکے طرز تمدن کی بلاجوش اطاعت کی اُسکی یہ خواہش نہ تھی کہ اُس اطاعت مین اظہار جوش کیا جاے۔ مگر جب وہ شہنشاہ اعظم فوت ہوا تو اُسکے ساتھ ہی اس طرز تمدن نے بھی گویا انتقال کیا جسکی وہ روح تھا۔ پس اب وہ مخفوظ کس شے کو رکھتے۔ اُنسے کہا گیا تھا کہ جس طرز تمدن کو وہ سلطنت کے برقرار رکھنے کا باعث تصور کرتے تھے وہی اصل مین اُنکے قومی مصائب کا ذریعۂ خاص تھا۔ اور اُسکا وہ کوئی جواب نہین

دے سکتے تھے کیونکہ وہ اُسکی کوئی تشریح بہتر طریقے سے نہین کر سکتے تھے - اُنکا عقیدہ تھا کہ روسی سپاہی تمام دنیا کے سپاہیون مین سب سے افضل ہے - اور وہ جانتا تھا کہ جنگ حال مین لشکر فتحیاب نہین ہوا - لہذا یہ طرز تمدن ہی کا قصور تھا - اُنسے یہ بھی کہا گیا تھا کہ رُوس مین ایک بڑے سلسلۂ رفاہ و اصلاح قومی کی ضرورت ہے تاکہ اور قومون مین رُوس اپنی اصلی حالت پر آجاے - مگر اسکا بھی وہ کوئی جواب نہین دیتے تھے کیونکہ اُنھون نے ایسی مشکل بحث پر کبھی غور نہین کیا تھا - ایک امر وہ البتہ جانتے تھے کہ جو لوگ اس بات کو تسلیم کرنے مین تامل کرتے تھے کہ رُوس مین رفاہ و اصلاح عظیم کی ضرورت ہے اُنکو اخبار والے جاہل اور پست خیالات کے آدمی اور متعصب اور خودستائی کرنے والے لکھتے تھے - اور وہ ہنسے جاتے تھے کہ یہ لوگ پولیٹکل سائنس کے ابتدائی اصول سے بھی واقف نہین ہین - رُوس مین عوام کی آزادانہ راے کا اظہار ایک ایسی نئی بات تھی کہ اخبارون نے کچھ عرصے تک آزادی کے ساتھ ایسی سخت تعدی کی کہ عملداری سابق کے حکام نگران آزادی اخبارات کے ظلم سے بھی بڑھ گئی - جو لوگ میدان رستخیز مین بہادری کے ساتھ گولی تک کو برداشت کرتے تھے - وہ اخبار کولوکل مین ہرزن کے زہر کے بجھے ہوے نیزون یعنی اُسکے سخت اعتراضون سے کانپتے تھے - اِن حالتون مین جن چند آدمیون کے دل مین کنسرویٹیو فرقے کے عقائد کسی قدر جیسے بھی تھے وہ علانیہ طور پر اُنکے اظہار کرنے سے کنارہ کش تھے -

سابق کی عملداری مین جن لوگون نے کم و بیش امور سرکاری مین شرکت کی تھی اور جنسے امید تھی کہ اُنکے عقائد صاف اور بہتر ہونگے وہ خاصکر لبرل فرقہ کی موجودہ سرگرمی و جوش سے مخالفت کرنے کے قابل نہ تھے - اُن لوگون کے کنسرویٹیو عقیدے ویسے ہی بودے تھے جیسے اُن مالکان اراضی کے عقائد جو سرکاری ملازم نہ تھے - کیونکہ نکولس کی عملداری مین جسقدر عہدہ اعلیٰ پر کوئی ممتاز ہوتا تھا اُسی قدر وہ مجبور تھا کہ جس سادے پولیٹکل عقائد کا اوپر ذکر ہوا ہے اُسکے

خلاف اور کوئی پولٹکل عقیدہ نہ قائم کرسکے ۔ علاوہ برین وہ اُس طبقے سے تعلق رکھتے جو اُسوقت مین عوام کا ہدف سہام ملام تھا اور جو طرز تمدن اب قومی مصائب کا خاص سبب سمجھا جاتا تھا اُس سے اُنکو ذاتی فوائد صاف حاصل ہوے تھے کچھ دن تک تو شِنْوْ وِنْک کا نام لعنت ملامت اور مضحکے کا لفظ سمجھا جاتا تھا ۔ اور جو لوگ شِنْوْ وِنْک کے ہمنام تھے اُنکی حالت بڑی دردناک اور قابل مضحکہ تھی ۔ اُنکی عادت تھی کہ وہ اس امر کی ثبوت کی کوشش کرتے تھے کہ گو وہ ملازم سرکار ہین تاہم شِنْوْ وِنْک قسم کے جوش سے وہ بالکل آزاد ہین اور شِنْوْ وِنْک کے اصلی خیالات کا سایہ تک اُنپر نہین پڑا تھا جو لوگ سابق مین وقت اور بیوقت اپنے سرکاری خطاب شِن کو ہر موقع پر باعث اعزاز سمجھتے تھے ۔ وہ کسی قدر شرماتے ہوے تسلیم کرتے تھے کہ اُنکا عہدہ جنرل کا ہے کیونکہ اس خطاب کی اب کوئی تعظیم نہین کرتا تھا اور اس سے بیوقوفی اور پُرانے فیشن کی بُو آتی تھی ۔ نئی پود مین لفظ شِن بڑی حقارت کے ساتھ (بڑے احمق) کا ہم معنی سمجھا جاتا تھا ۔ وہ سرگرم حاکم جو ابھی تھوڑے ہی دن ہوے خطابون اور تمغون کو خاص حصول آزادی انسانی تصور کرتے تھے ۔ بڑی خوشی سے اِن فتح مندی کی علامتون کو پوشیدہ رکھتے تھے جو اُنھون نے بڑی دقتون سے حاصل کی تھین تاکہ مبادا کوئی عیب جو لِبرل اُنکو دیکھ لے اور اپنے تیر ہجو کا اُنکو نشانہ بناے ۔ اُنکے کان مین یہ صدا ہمیشہ گونجا کرتی تھی کہ جو عاجزی اور ذلت کی حالت پر تمنے ملک کو پہونچا دیا ہے اُسپر غور کرو یہ حالت ملک کی تمھارے جنگی سُرخ فیتے اور چینیون کے مثل پابندی رسوم اور اُن مُردہ دلی کے اصول اطاعت سے پیدا ہوئی ہے جو عقل کے خلاف ہین ۔ تم ہمیشہ بیان کرتے تھے کہ صرف تم ہی اصل مین حبیب وطن تھے اور جو لوگ تمکو متنبہ کرتے تھے کہ اپنی کارروائی کی مجنونانہ حماقت سے باز آؤ اُنکو تم ملکی دغاباز کے نام سے نامزد کرتے تھے ۔ اب تمنے دیکھا کہ اس سب کا کیا نتیجہ ہوا ۔ جن لوگون کو تمنے معدنیات کے کام کرنے مین مدد دی وہ تمھارے سچے ہمدرد ملکی نکلے ۔ اُنھون نے تمھارے اِن الفاظ ملامت انگیز کا کیا جواب دیا مثل اُس لڑکے کے جو کھیل کود مین بے سمجھے بوجھے

گھر مین آگ لگا دیتا ہے۔ وہ ہکا بکا ہو جاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمارا یہ نشانہ تھا کہ جان بوجھ کے ضرر پہونچائین۔ اُنھون نے موجودہ حالت اشیا کو بلا عذر قبول کر لیا اور جن لوگون کو سرکار خیر خواہ و نیک نیت قرار دیتی تھی اُنکے زمرے مین شامل ہو گئے۔ اگر وہ لبرل سے کنارہ کش ہوے یا شاید اُنکی ایذا رسانی مین بھی شریک ہوے تو اُسکا باعث صرف یہ تھا کہ کل نیک نیت آدمیون (جیسا کہ وہ سمجھتے تھے) کی راے تھی کہ لبرل فرقے کے لوگ امن کے خلاف اور سلطنت کے باعث خطر تھے۔ جو لوگ اپنی غلطیون کے معترف نہ تھے وہ صرف سکوت اختیار کرتے تھے۔ مگر انمین کثرت سے ایسے لوگ تھے جو لبرل فرقۂ ترقی خواہ سے جا ملے۔ اور بہتون نے کوشش کی کہ گذشتہ غلطیون کا اس طرح پر معاوضہ کرین کہ لبرل کی ترقی مین انتہا درجے کی سرگرمی ظاہر کرین

رفاہ کی سرگرمی کے اس غیر معمولی جوش دلی کے بیان مین ہمکو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ رُوس کے تربیت یافتہ طبقے بدرجۂ غایت جوش سے بھرے ہوے ہین۔ گو شمال کی آب و ہوا اسقدر سخت ہے کہ لوگون کے نزدیک وہان خون کا دوران سستی کے ساتھ ہوتا ہے وہ کسی مقدس تاریخی تعصب کے پابند نہین ہین اور تجاویز عظیم الشان کے فریبون اور دھوکون کے اثر کو وہ بخوبی تمام سمجھتے ہین خصوصاً جبکہ انمین ہمدردی کے خیالات کا جوش ہو۔ اور اسمین یہ بھی تھا کہ پہلے انتہا کا جوش تھا اب اُسکے برعکس قضیہ نظر آیا۔ گذشتہ عملداری مین جو خوفناک افسردگی ہوئی تھی وہ مبدّل بہ سرگرمی و مسرت ہو گئی اور یہ قدرتی امر ہے۔ مین روسیون کی بعزتی نہین کرنا چاہتا ہون مگر سلطنت حال کی ابتدا مین روسیون کو اُن طلبا مدارس سے مقابلہ کرنا چاہیے جو ابھی ابھی ایک سخت مزاج اسکول ماسٹر کے سخت داب و آداب سے نجات پا چکا ہے۔ آزادی کے پہلے زمانے مین یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اب زیادہ داب و آداب اور مجبوری کی ضرورت نہو گی۔ انسانی اعزاز کی انتہا کی عزت کرنی چاہیے۔ اور ہر روسی کو قومی رفاہ و اصلاح مین سرگرمی اور خوشی سے کارروائی کرنی چاہیے۔ سب کو دلی خواہش تھی کہ رفاہ مین مستعدی کیجاے۔ جو لوگ برسر حکومت تھے وہ رفاہ و اصلاح کی طغیانی کے ازبس شائق تھے

اُنمین بعض گمنام تھے اور بعض بہت کم مشہور۔ بعض تو کچھ کام کرتے بھی تھے اور اکثر ایسے تھے جنکو صرف دیوانگی کا جوش تھا۔ اہل نحو بھی زمانے کے خیالات سے ہمدردی ظاہر کرتے تھے اور رُوس کی الف بے سے کل حروف خارج کرنے کے ساعی تھے۔

بہت ہی کم آدمیون کو صاف صاف اور ٹھیک ٹھیک خیال تھا کہ اب کیا کارروائی ہو رہی ہے۔ اسی سبب سے بعوض اسکے کہ رفاہ کا جوش سرگرمی کا سد باب ہو وہ اور ترقی دیتے تھے۔ سب کو ایک ہی خیال خام تھا۔ وہ یہ کہ جو امور پیشتر جاری تھے اُنسے نفرت کرین۔ خیالات کی صفائی اُسی وقت ہوتی ہے جب اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ کوئی صاف بات پیدا کرین اور جو حالت اصلی ہے اُسمین ترقی کیجائے مگر مختلف رائین قائم ہوتی تھین۔ پہلے پہل رفاہ و اصلاح فیاضانہ کی کوشش مین بڑے جوش کے ساتھ سرگرمی ظاہر کی گئی جنگ نے جو سبق پڑھایا تھا اُس سے صریحی نتایج اور تجاویز مستخرج ہوئین۔ جنگ نے سکھا دیا تھا کہ آمد و رفت کے ذریعون کا بالکل ابتدائی قسم کا ہونا نتایج مصیبت ناک پیدا کرتا ہے۔ پس عوام اور اخبارون نے ریلون اور سڑکون اور دریا کے جہازون کی تعمیر کی ضرورت کی نسبت بہت کچھ لکھنا شروع کیا جنگ نے ظاہر کر دیا تھا کہ جس ملک نے اپنے قدرتی ذریعون کو ترقی نہین دی وہ بہت جلد بے زر ہو جائیگا اگر وہ ایک بڑی قومی کوشش رفاہ کرنے والا ہے لہذا اخبارون نے اور عوام نے قدرتی آمدنی کے ذریعون کی ترقی اور اُس ذریعے کی نسبت جس سے مقصد پورا ہونے کو تھا لکھنا اور بحث کرنا شروع کر دیا جنگ نے سکھا دیا تھا کہ جو طرز تعلیم انسان کو صرف ایک ایسی کل کے مثل کر دیتا ہے جو خود متحرک نہین ہوتی اُس سے عمدہ فوج نہین قایم ہوسکتی۔ پس عوام اور اخبارون نے تعلیم کے مختلف طریقون اور علوم مدارس کے بیشمار سوالات کی نسبت بحث کرنی شروع کر دی۔ جنگ نے ظاہر کر دیا تھا کہ گورنمنٹ چاہے کیسی ہی اعلیٰ درجے کی نیک نیت کیون نہو خواہ مخواہ اُسکی کوشش بیکار ہو جائیگی اگر افسرون مین زیادہ تر آدمی بے ایمان اور نالائق ہونگے۔ پس عوام نے اور اخبارون نے اس بحث کو شروع کر دیا کہ طرز تمدن کی ہر شاخ مین

انتہا کی ضرورت ترقی کرنے کی ہے۔
مگر یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ جو سبق جنگ سے حاصل ہوا ہے اُسکے یاد کرنے اور اُس سبق سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش مین روسیون کو جنگی خیالات کا جوش تھا اور یہ خواہش تھی کہ جسقدر جلد ممکن ہو حتی الوسع اپنے غنیم فاتح سے بدلا لین۔ اسکے برعکس کل تجاویز اور وہ جوش جسنے اُن تجاویز کو برقرار رکھا تھا بالکل ہی انسدادی پر مبنی تھا۔ گوروسی بہت ہی غصہ ور ہوتے ہین اور جب اُنکے خیالات حُب الوطنی جوش زن ہوتے ہین تو بڑی سختی اُنکے مزاج مین آجاتی ہے مگر عام امور مین وہ فرداً فرداً اور بحیثیت قوم بدلہ لینے کے جوش اور کینے سے بالکل آزاد ہوتے ہین۔ جنگ کے اختتام کے بعد اُنکو مغربی سلطنتون سے واقعی ذرا بھی حسد نہ تھا۔ ہان شاید آسٹریا سے حسد ہو تو ہو جسکی نسبت یقین تھا کہ جس ملک نے اُسکو ۱۸۴۹ء مین بچایا تھا اُس سے دغا بازی کرتا ہے اور ناشکر گزار ہے۔ اُنکی حب الوطنی اب اسکی مقتضی نہ تھی کہ بدلہ لین بلکہ اُنکو اب یہ خواہش تھی کہ ملک کو مغربی قومون کے درجے پر ترقی دین۔ اگر کبھی فوجی امور کا اُنکو خیال بھی ہوتا تھا تو اُنکی راے ہوتی تھی کہ فوجی طاقت کی ترقی اعلیٰ درجے کی شایستگی اور عمدہ گورنمنٹ کا قدرتی اور لابدی نتیجہ ہے۔
جو تجاویز اعلیٰ کی گئی تھین اُنکے مطابق عملدرآمد کرنے کے لیے پہلا زینہ یہ تھا کہ تجارتی اور صنعتی کامون کی ترقی کے لیے لوگون نے خوشی سے جلسے قائم کیے اور قرضے کی محدود کمپنیون کے قائم کرنے کے لیے ایک قانون وضع کیا گیا تھا۔ دو برس کے زمانے مین اس قسم کی سینتالیس کمپنیان قائم ہوئی تھین۔ اور ان سب کا مشترکہ سرمایہ تین سو اٹھاون ملین رُوبل تھا۔ پس ۱۸۵۸ء اور ۱۸۵۹ء دو برس کے عرصے مین اُسکا گیارہ گُنا سرمایہ مشترکہ کمپنیون کے چندے کے لیے فراہم کیا گیا۔ اس سرمایے کے اصلی حالات سمجھنے کے لیے ہمکو جاننا چاہیے کہ جو مشترکہ کمپنی ۱۷۹۹ء مین قائم ہوئی تھی اُس سال سے ۱۸۵۳ء تک صرف چھبیس کمپنیان قائم ہوئی تھین اور اُنکا مشترکہ سرمایہ صرف تبیس ملین رُوبل تھا۔ پس ۱۸۵۸ء اور ۱۸۵۹ء دو برسون مین مشترکہ کمپنیون کے لیے اُس سرمایہ کا گیارہ گنا سرمایہ چندہ کیا گیا جو قبل شروع عملداری حال نصف صدی مین جمع ہوا تھا۔ اس اولوالعزمی کی

کارروائیون سے جو نتائج قومی اور شخصی فوائد کے لیے پیدا ہونے ضروری سمجھے جاتے تھے اُنمین بڑے مبالغے کے ساتھ امیدین کیجاتی تھین اور فیاضی کے ساتھ چندہ اس حب الوطنی کا فرض قرار دیا گیا۔ رسالون اور نسخون مین اُن تعجب انگیز نتائج کا بیان بڑی رنگ آمیزی کے ساتھ کیا جاتا تھا جو اور ملکون مین ہمدردی کی کارروائی کے اصول سے مستخرج ہوے تھے اور اُنکے ضعیف الاعتقاد ناظرین کو جنکے دلون مین بڑی بڑی امیدین تھین یقین ہوگیا تھا کہ اُنھون نے ایک ہمدردی کا طریقہ ایجاد کیا ہے جس سے بہت جلد دولتمند ہو جائینگے۔ مگر یہ امور کچھ اسقدر مقدم نہین سمجھے جاتے تھے بلکہ عوام بڑی خواہش سے منتظر تھے کہ گورنمنٹ عظیم الشان رفاہ و اصلاح کی کارروائی شروع کرے۔ جب تربیت یافتہ طبقون نے پہلے پہل بڑے بڑے امور رفاہ کو ضروری تصور کیا تو کوئی خیال بھی اُنکو نہ تھا کہ وہ بڑے بڑے امور رفاہ کیونکر شروع ہونگے۔ رفاہ مین اسقدر زیادہ کارروائی کرنی تھی کہ اس امر کا فیصلہ کرنا کہ پہلے کیا کارروائی کرنی چاہیے امر آسان نہ تھا۔ طرز تمدن ملکی اور جوڈیشل اور سوشل اور تدبیر منزل اور مال اور پولٹکل ہر صیغے مین رفاہ و اصلاح کی اشد ضرورت مساوی سمجھی جاتی تھی مگر رفتہ رفتہ یہ ظاہر ہوگیا کہ غلامان خانہ زاد کی بحث کو ترجیح دینی چاہیے ترقی اور انسانی ہمدردی اور تعلیم اور انتظام خود اختیاری مین اور قانوناً سب کو مساوی سمجھنا اور اسی قسم کے اور امور کی نسبت گفتگو کرنا فضول تھا تاوقتیکہ آبادی کا ایک تہائی حصہ مالکان اراضی کی تعدی کی خواہش کے مطیع رکھا جاتا تھا جب تک غلامان خانہ زاد کی غلامی کا رسم قائم تھا تب تک یہ کہنا ڈھکوسلا ہی ڈھکوسلا تھا کہ روسی جدید پولٹکل اور سوشل سائنس کے مطابق رفاہ کر سکتے ہین۔ انصاف کے قواعد اُس حالت مین کیونکر جاری ہو سکتے تھے جب کہ ڈو کرور آدمیون کی آبادی احاطۂ قانون سے باہر تھی۔ گورنمنٹ قومی تعلیم کی اشاعت کے لیے مستعدی سے کیونکر تجاویز قائم کر سکتی جب اُسکو نصف سے زیادہ کسانون پر کوئی اختیار نہ تھا۔ اس سب پر طرہ یہ کہ جب قوم اپنی خوشی اور مرضی سے حالت غلامی کی بیڑی اپنے پانون مین پہننا چاہتی تھی تو اس حالت مین اخلاقی ترقی اور اصلاح کی بھلا کیا امید ہو سکتی تھی۔

تربیت یافتہ طبقون کے دلون پر ان کل باتون کا نقش عموماً منقوش تھا مگر کسی شخص کو یہ جرأت نہوئی کہ اس بحث کو شروع کرے تا وقتیکہ اس امر کی نسبت شہنشاہ کے خیالات سے واقفیت نہ حاصل ہو۔

اب مین اسقدر بیان کرنا چاہتا ہون کہ یہ بحث رفتہ رفتہ کیونکر اور کس طرح شروع ہوئی اور طبقۂ امراے عظام نے اس بحث کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا اور آخر کار ۳۔ مارچ کے قانون سے یہ مسئلۂ ادق کیونکر حل ہوا۔

باب چوبیسوان

غلامان خانہ زاد

زمانۂ گذشتہ مین گانؤن کی آبادی - اٹھارہ صدی کے کسان - یہ تبدل کیونکر ہوا - عام راے اسکے بارے مین غلط ہے - غلامی کی رسم پولیٹکل اسباب کا نتیجہ ہے - غلامون کا غدر - تاریخ غلامان خانہ زاد مغربی یوروپ اور روس مین غلامی کی رسم - سرکاری کسان - غلامون کی آبادی کی تعداد اور تقسیم - زمینداروں کے قانونی اور اصلی اختیارات - غلامون کے وسائل حفاظت - مفرور - خدمتگار غلام - غلامی کا اثر اخلاق پر کیا پڑا

قبل اسکے کہ آزادی غلامان خانہ زاد کا بیان شروع کرون - بہتر ہوگا کہ مین مختصر طور پر یہ بیان کرون کہ روسی کسان غلام کیونکر ہوے اور روس مین غلامی خانہ زاد اصل مین کیا تھی -

روسی تاریخ کے ابتدائی زمانے مین موضعون کی آبادی تین مختلف طبقون پر شامل تھی - اور غلامان خانہ زاد کی بڑی کثرت تھی اُنکی تعداد جنگی قیدیون اور آزاد آدمیون سے جو اکثر اپنے کو مثل غلامون کے بیچ ڈالتے تھے اور وہ ایسے قرضخواہون اور بعض بعض اور اقسام کے مجرمون سے بڑھ گئی تھی - غلامون کے اوپر زراعتی مزدورون کا طبقہ تھا جنکا کہین کوئی استمراری مسکن نہ تھا - بلکہ دیہات مین اِدھر اُدھر گھومتے رہتے تھے اور جہان کہین اُنکو محنت کا کام اور کافی اجرت ملتی تھی وہان بس جاتے تھے - اِن دونون طبقون سے مختلف تیسرے درجے مین مزارعین ہن - اصل مین کسان یہی ہین - یہ بعض امور مین سوشل حالت مین بڑھے ہوے تھے - یہ اصلی مزارعین جو مثل چھوٹے چھوٹے کسانون کے تھے

آزاد زراعت پیشہ لوگون سے دو امر مین مختلف تھے۔ یا تو وہ مالکان اراضی تھے اور اراضی
اُنکی جائداد سمجھی جاتی تھی اور یا صرف محاصل اُنکو ملتا تھا اور اراضی کو جدا نہین کر سکتے تھے
اور مجالس دیہی کے ممبر بھی تھے۔ مجالس دیہی آزاد اور ابتدائی حالت کے گروہون کا
نام ہے جو اپنے کار پرداز خاندانون کے سرغنون سے لوگ منتخب کرتے تھے۔ اور شہزادون کے
دربار مین اپنے سفیر بھیجتے تھے تاکہ ججون یا اسیسرون کا کام کرین۔ بعض گروہون کے پاس
اُنکی اراضی خود ہوتی تھی۔ اور بعض مالکان اراضی کے علاقون مین بستے تھے یا خانقاہون کے
وسیع حد اختیارات مین۔ اگر خانقاہون مین بسے تو کسان ایک مقررہ سالانہ لگان کی دیتے تھے
روپے یا پیداوار یا محنت کی صورت مین۔ جیسی خانقاہون کے مالکون سے ٹھیکے مین شرط
ہوجائے مگر اس سے اُسکی ذاتی آزادی مین کسی طرح فرق نہین آتا تھا۔ جو شرطین ٹھیکے مین
درج ہوتی تھین اُنکے پورا ہونے اور مالکان اراضی کے ساتھ حساب کتاب طے ہونے پر اُسکو
آزادی حاصل تھی کہ جہان چاہے وہان رہے۔ اب اگر ہم اُن اگلے وقتون کا اٹھارہ
صدی سے مقابلہ کرین تو ہم کو معلوم ہوگا کہ دیہات کی آبادی کی حالت اس عرصے مین
بالکل بدل گئی ہے۔ غلامون اور زراعت پیشہ مزدورون اور کسانون مین جو فرق تھا وہ
بالکل جاتا رہا ہے۔ یہ تینون فریق اب ایک ہی درجے مین آگئے جسکو سرف یعنی غلامی
خانہ زاد کہتے ہین جو مالکان اراضی یا گورنمنٹ کی جائداد تصور کی جاتی ہے۔ مالکان
اراضی اپنے کسانون اور گھر کے غلامون کو بیچ ڈالتے ہین۔ یہ نہین کہ کسانون اور
غلامون کے کل خاندان کو ایکدم سے فروخت کر ڈالین بلکہ مثل بہائم علٰحدہ علٰحدہ فروخت
کر سکتے ہین۔ دنیا کے پردے پر یہانکے سوا یہ کارروائی اور کہین نہین کی جاتی۔ اس
کارروائی پر لوگ بڑی گریہ وزاری کرتے ہین۔ گورنمنٹ باین ہمہ اس رسم کے
روکنے کے لیے کوئی مستعدی کی تدبیر عمل مین نہین لائی۔ گو بظاہر گورنمنٹ کو اس رسم پر
افسوس ہے بلکہ روکنے کے برعکس اُسنے غلامون کو کل قانونی حفاظت سے محروم
کر دیا ہے اور صاف صاف حکم دیدیا ہے کہ اگر کوئی غلام یہ جرأت کریگا کہ اپنے آقا کے
خلاف عرضی دیگا تو اُسکو نوٹ سے سزا دی جائیگی (یہ روس کا ایک آلہ ہے جس سے

مجرمون کو سزا دی جاتی ہے) اور ورالم الجبس کیا جائیگا۔

اب سوال یہ ہے کہ یہ تبدل عظیم کیونکر واقع ہوا اور اس تبدل عظیم کے واقع ہونے کا سبب کیا ہے۔

جواب یہ ہے کہ اگر ہم کسی ایسے تربیت یافتہ روسی سے دریافت کرین جسنے کبھی خاص کر روس کے غلامان خانہ زاد کی اصلیت دریافت کرنے کی تاریخی تحقیقات نہین کی ہے تو وہ غالبًا کسی قدر اس طرز کا جواب دیگا کہ "روس مین غلامی کی رسم کبھی نہین تھی۔ اور مغربی یورپ کی قومون نے جو غلامان خانہ زاد کی نسبت رائے قائم کی ہے وہ کبھی قانونًا جائز نہین رکھی گئی" اگلے وقتون مین دیہات کے باشندے بالکل آزاد تھے۔ اور ہر کسان کو اختیار تھا کہ سینٹ جارج کے متبرک دن مین اپنے مسکن کو بدل دے۔ اس نقل مکان کے حق کو زار بورس گوڈونوف نے زائل کر دیا اور یہ امر کسی قدر تاتاری تھا۔ اور کسی قدر غاصب۔ روسی جسکو غلامی خانہ زاد قرار دیتے ہین اُسکی اصلیت یہ ہے جو بیان کی گئی۔ کسان مالکان اراضی کے غلام کبھی نہ تھے بلکہ ہمیشہ اُنکو ذاتی آزادی حاصل تھی اُنکی آزادی پر قانونی روک ٹوک صرف یہ تھی کہ بغیر مرضی مالکان اراضی وہ اپنے مسکن کو بدل نہین سکتے تھے۔ اگر یہ غلامان خانہ زاد بعض اوقات بیچے جاتے تھے۔ تو یہ ایک ایسا جرم تھا جو قانون کی رو سے بالکل ناجائز تھا۔

اس سیدھے سادے بیان کو جس سے کسی قدر حب الوطنی کے غرور کی بو آتی ہے روس مین قریب قریب کل باشندے صحیح سمجھتے ہین مگر جسطرح زمان پاستان کے اور خیالات مطبوعہ مین واقعات کے ساتھ جھوٹے قصے شامل ہوتے ہین اسی طرح اس بیان کا بھی حال ہے۔ حال مین جو تحقیقات کامل کی گئی تو اُس سے ظاہر ہوا کہ مالکان اراضی نے مزارعین پر فرامین خسروی کے سبب سے دفعتًا اختیارات نہین حاصل کیے۔ بلکہ بتدریج۔ اور پولٹکل اسباب ایسے جمع ہوے تھے کہ اُنکے اختیار بڑھتے گئے اور بورس گوڈونوف کا شاہان پیشین اور اُنکے جانشینون سے زیادہ قصور نہ تھا۔

گو پُرانے زمانے کے رُوس مین کسانون کو آزادی حاصل تھی کہ جہان چاہتے گھوما کرتے۔ مگر بُورِس کے عہد کے بہت قبل کے زمانے مین شہزادون اور مالکان اراضی اور موضع کی جماعتون مین یہ میلان طبع زیادہ ہو گیا کہ مزارعین نقل مکان نہ کرنے پائین۔ اِس میلان طبع کا حال بآسانی سمجھ مین آجائے گا اگر ہم یہ یاد رکھین کہ بلا مزدورون کے اراضی بیکار شے ہے۔ اور رُوس مین اُس زمانے مین بمقابلہ اراضی آبادی کم تھی۔ شہزادے چاہتے تھے کہ اُنکی ریاستون مین حتی الوسع زیادہ آدمی بسین کیونکہ معینہ آمدنی اراضی کا دارومدار آبادی کی مقدار پر تھا۔ مالکان اراضی چاہتے تھے کہ اُنکی جاگیرون مین حتی الوسع بہت سے کسان ہون اور اُس زمین کو جوتین بوئین جو اُنھون نے خاص استعمال کے لیے رکھی ہے اور جو زمین رہ جاے اُسکے سالانہ لگان کے عوض روپے دین یا پیداوار یا محنت کرین۔ آزاد جماعتون کی خواہش تھی کہ اسقدر زیادہ ممبر ہون کہ موضعون کی جماعتون کی اراضی کو جوتین بوئین۔ کیونکہ ہر شہزادے کو موضعون کی جماعتون سے ایک معینہ رقم ملتی تھی۔ روپیہ ہو یا زراعت کی پیداوار۔ اور جسقدر زیادہ تعداد طاقتور آدمیون کی ہوتی تھی اُسی قدر ہر متنفس واحد کو کم دینا پڑتا تھا۔ شہزادے اور مالکان اراضی اور آزاد جماعتون کے ممبر مزدورون کے بازار مین گویا خریداری کے لیے جاتے تھے۔ اور چونکہ مزدورون کی تعداد سے مانگ زیادہ ہوتی تھی لہذا خواہ مخواہ اُن لوگون مین باہم بہت بڑی رقابت ہوتی تھی آج کل جب کہ نئی آبادیون اور مالکان اراضی کو دنیا کے کسی دور دراز گوشے مین اُسی قسم کے مزدورون کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اِس حاجت کو اسطرح پورا کرتے ہین کہ باہر سے لوگون کو لا کر بساتے ہین اور اِسکے لیے قانون کے خلاف وسیلے کام مین لاتے ہین مثلاً یہ وسیلہ کہ لوگون کی جماعت بھیجین اور وہ لڑکون کو بھگا لایا کرین۔ زمان سابق کے رُوس مین اور لوگون کو اپنے ملک مین لانا بیشک غیر ممکن تھا لہذا اخلاف قانون اور سخت وسائل شاذ و نادر نہین بلکہ برابر کام مین لائے جاتے تھے۔ ان وسائل کی عملدرآمد مین جو لوگ شریک ہوتے تھے اُنسے خاص کر یہ مطلب نکلتا تھا کہ قیدیان جنگ وہ بہم پہونچاتے تھے اور اُن قیدیون کو جو لوگ گرفتار

کرتے تھے وہ غلام بنا لیتے تھے - اگر یہ صحیح ہے (جیسا کہ بعض آدمیون کا خیال ہے) کہ صرف وہی قیدی قانونًا غلام بنانے کے قابل سمجھے جاتے تھے جو عیسائی نہین ہوتے تھے تو ہمین شک نہین کہ جب مختلف جاگیرین زرا رمانسکو کی عملداری واحد مین شامل نہین ہوئی تھین غیر عیسائی اور عیسائی قیدیون مین فرق نہین کیا جاتا تھا - آزاد کسانون کے بہم پہونچانے کے لیے بھی ایسی ہی تدبیر بعض اوقات کیجاتی تھی جو مالکان اراضی زیادہ طاقتور تھے وہ لڑکون کے پکڑنے کے لیے جماعتین مقرر کرکے بھیجتے تھے اور اپنے سے کمزور مالکان اراضی کی زمین کے کسانون کو زبردستی چھین کے لے آتے تھے -

پس ان حالتون مین یہ ضروری امر تھا کہ جن لوگون کے پاس یہ بیش بہا وسیلہ زراعت کا تھا وہ کوشش بلیغ کرتے کہ اسکو ضایع نہ کرین - آزاد جماعتون مین اکثر یہ سیدھی سادی تدبیر کرتے تھے کہ کسی ممبر کو اسوقت تک باہر جانے کی اجازت نہین دیتے تھے جب تک اسکی جگہ پر کوئی اور نہ آجاتا تھا - جہان تک ہم کو معلوم ہوا ہے مالکان اراضی نے ایسا اصول باضابطہ کبھی قائم نہین کیا - مگر عملدرآمد مین اُنھون نے اپنے امکان بھر کوشش کی کہ جو مزارعین واقعی اُنکی جاگیرون مین بسے تھے اُنکو جانے نہ دین - اِس امر کے لیے بعض مالکان اراضی صرف زبردستی سے کام لیتے تھے - اور بعض بعض قانون اور ضابطے کے پردے مین بدعت کرتے تھے - جو کسان مالک اراضی سے زمین لیتا تھا وہ کبھی شاذ ونادر ہی اپنے ساتھ ضروری آلات قلبہ رانی اور مویشی اور سرمایہ لاتا تھا کہ ایکدم سے اپنا پیشہ شروع کردے اور آیندہ فصل تک اپنے اور اپنے عیال واطفال کی پرورش کرے - پس اُسکو مجبور ہو کر مالک اراضی سے قرض لینا پڑتا تھا - اور اگر کبھی کسان اپنا پیشہ بدلنا چاہتا تھا تو یہ قرضہ اُسکا بہ آسانی سدّباب ہوتا تھا - اور اسکے سبب سے وہ کہین جا نہین سکتا تھا - زیادہ تر تصریح کی اب ہم کو ضرورت نہین ہے مالکان اراضی اُس زمانے مین سرمایہ دار تھے - متواتر خراب فصلون اور وباؤن اور آتش زنی اور فوجی حملون وغیرہ حادثون سے اکثر اوقات مرفہ حال مزارعین بھی مفلس ہو جاتے تھے - اُس زمانے مین بھی زمانۂ حال کی طرح کسان لوگ غالبًا قرضہ لینے کے لیے

ہر دم تیار رہتے تھے۔ مگر یہ ضروری عاقبت اندیشی اُنکے مزاج مین نہ تھی کہ قرضہ ادا کردین۔ قرضے کے متعلق جو قوانین تھے اُنمین بڑی سختی تھی اور کوئی ایسا جوڈیشل انتظام مستحکم نہ تھا جس سے زیردستون کی زبردستون سے حفاظت ہو سکتی۔ اگر ہم کو یہ سب امور یاد رہین تو اس بات کے سُننے سے ہمین حیرت نہ ہو کہ قبل اسکے کہ غلامی خانہ زاد قانوناً جائز کی جاے بہت سے مزارعین اصل مین بالکل غلامون کی حالت مین تھے جب تک ملک مین مختلف ریاستین علحدہ علحدہ تھین اور فرضی حدود سے باہم جدا تھے اور ہر مالک اراضی اپنی جاگیر کا ایک خود مختار بادشاہ سمجھا جاتا تھا تب تک کسانون کو اِن نقصون کے دور کرنے کا یہ موقع ملتا تھا کہ وہ کسی پڑوسی علاقہ دار کی عملداری مین بھاگ جاتے تھے جو انکو پہلے مالک اراضی اور اُسکے حقوق سے پناہ دیتا تھا یا کسی پڑوسی کی ریاست مین بھاگ جاتے تھے اور وہان بے شبہہ اور بھی محفوظ رہتے تھے۔ مگر جب خود مختار ریاستین زارِ ماسکو کی ایک واحد سلطنت قرار دی گئین تو یہ سب باتین بدل گئین۔ زارُون کو کسانون کے نقل مکان کی مخالفت کے نئے نئے وجوہ ملگئے اور اُسکے سدباب کے نئے نئے وسیلے حاصل ہوے۔ پُرانے شہزادون نے صرف اُن لوگون کو اراضی بطور عطیہ دی تھی جو اُنکے ملازم تھے اور اُنکو اختیار تھا کہ اُس زمین کو اپنی مرضی کے موافق چاہے جسطرح کام مین لائین۔ مگر اُسکے برعکس شاہان رُوس نے اپنے ملازمون کو صرف کسی قدر حصہ اراضی کا ماحصل دیا۔ اِس تبدل مین صاف ظاہر ہے کہ کسانون کے مجبور کرنے کی کہ وہ اسی پیشے مین رہین ایک نئی تدبیر تھی عطیہ کی اصلی منفعت زمین کی مقدار پر اسقدر نہین منحصر ہے جسقدر اُسکے بسے ہوے کسانون کی مقدار و تعداد پر منحصر ہے۔ اور اگر رعایا نقل مکان کرتی تو جو انتظام زارُون نے کیے تھے اُنمین انقلاب عظیم واقع ہوتا اور یہ اُنکے عملدرآمد کے خلاف تھا۔ مثلاً فرض کرو کہ زار نے کسی بوائر کو یا کسی اور کم عہدے والے کو ایک جاگیر دی جسمین کسانون کے دس گھر آباد ہین اور بعد ازان اُنمین سے پانچ پڑوس کے مالکان اراضی کی عملداری مین چلے گئے تو ایسی حالت مین جو شخص وہ جاگیر پاے وہ انصافاً شکایت کر سکتا ہے کہ اُسکی نصف جاگیر جاتی رہی

حالانکہ مقدار اراضی کسی طرح کم نہین ہوئی - لہذا وہ اس قابل نہین ہے کہ شرائط کو پورا کرسکے - بڑے بڑے جاگیردار ایسی شکایت شاذ ہی کرتے کیونکہ اُنکو ایسے وسیلے حاصل تھے کہ کسانون کو اپنی جاگیر مین بسنے کی ترغیب دلاتے مگر چھوٹے چھوٹے علاقہ دارون کو شکایت کا موقع بخوبی حاصل تھا اور زار پر فرض تھا کہ اُنکی شکایت کو رفع کردے - زار نے امرا کو مجبور کیا کہ سرکاری نوکری کرین - مگر اسکے معاوضے مین امرا کو تنخواہ نہین دیجاتی تھی پس مجبور ہو کر اُنکے لیے پرورش کے اور ذریعے بہم پہونچائے - ظاہر ہے کہ اس مشکل کے رفع کرنے کا سب سے آسان طریقہ یہ تھا کہ اُنکو اراضی دی جاتی اور کسی قدر مزدور - خلاصہ یہ کہ غلامی خانہ زاد قائم کی جاتی -

انھین وجوہ سے زار کو آزاد جماعتون کے ساتھ بھی مذکورۂ بالا برتاؤ کرنا پڑتا تھا امرا کے مثل مجالس دیہی کو بھی شہنشاہ کو کچھ دینا پڑتا تھا - اور اگر کسانون کو ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل و حرکت کرنے کی اجازت دی جاتی تو شرائط کے مطابق وہ عملدرآمد نہین کرسکتا - وہ گویا زار کی جائداد تھی - اور یہ امر ضروری تھا کہ جو برتاؤ زار نے امرا کے ساتھ کیا تھا وہی اپنے لیے بھی کرتا - جو وجوہ جدید اس امر کے لیے قائم ہوے کہ مزارعین اپنا پیشہ ترک نہ کرین - انھین وجوہ سے کسانون کے نقل مکان کا بھی سدباب لازم آیا پیشتر یہ امر آسان تھا کہ پڑوس کی ریاست مین بھاگ جاتے - مگر اب کل ریاستین ایک عملداری واحد ہوگئین اور ایک خاص عملداری کی بنیاد ڈال دی گئی - جو لوگ کوشش کرتے تھے کہ نقل و تبدل مکان کرین اُنکے لیے اور اُن مالکان اراضی کے لیے جو اس قسم کے مفرور آدمیون کو پناہ دیتے سخت سخت قومی آئین جاری ہوے - اگر کسان کو یہ بات پسند ہوتی کہ شمالی جنگلون کی تکالیف برداشت کرے اور سردی مین ٹھٹھرے - یا یہ ٹھان لیتا کہ میدان اِسٹپی کی تکلیف سہے گا تو خیر ورنہ اِس قاعدے کے خلاف ہرگز ہرگز نہ کرتا -

کسانون کو زراعت کا پیشہ مجبوراً اختیار کرنا پڑا تو اُسکے نتائج ایک دم سے ظاہر نہین ہوے - غلامان خانہ زادے وہ کل سِول حقوق حاصل کیے جو پہلے اُنکو

حاصل تھے۔ باستثناے اسکے کہ وہ نقل مکان نہین کرسکتے تھے۔ وہ عدالتون کے روبرو مثل آزاد آدمی کے اب بھی حاضر ہوسکتے تھے۔ اور آزادانہ طور پر تجارت اور صرف کرسکتے تھے۔ ہر قسم کے معاہدے کرسکتے تھے۔ اور زراعت کے لیے زمین لگان پہ لے سکتے تھے۔ اُنکی حرکات کی آزادی پر بھی اسقدر روک ٹوک نہ تھی جسقدر بادی النظر مین ظاہر ہوتی تھی کیونکہ مزارعین مین تبدل و نقل مکان اس کثرت سے نہین ہوا تھا۔ اور رسم و رواج کی رو سے مالکان اراضی کچھ دن تک موجودہ معاہدون مین بڑے بڑے تبدل اور تغیر اپنی طرف سے نہین کرسکے۔

مگر جون جون زمانہ گذرتا گیا دونون طبقون کے قانونی تعلقات کا تبدل اُنکے طرز معاشرت پر اثر پذیر ہوا۔ کسانون کو زراعت پر مجبور کرنے مین گورنمنٹ کا خاص مطلب اصلی یہ تھا کہ آمدنی زیادہ ہو۔ یہان تک کہ گورنمنٹ نے آیندہ کے نتائج پر بالکل نظر ہی نہ ڈالی۔ یا یون کہین کہ عمداً چشم پوشی کی۔ اور جو حکمت عملی اُسنے اختیار کی تھی اُس سے اُن نتائج کا مستخرج ہونا ضروری امر تھا۔ یہ امر ظاہر تھا کہ مالک اراضی اور کسان دونون فرقون مین جو کم طاقت ہوگا وہ طاقت ور کا بالکل ماتحت ہو جائیگا۔ تاوقتیکہ قانون اور طرز تمدن کی رو سے اُسکی روک ٹوک مستعدی کے ساتھ نہ کی جائے تاہم گورنمنٹ نے اس ضروری نتیجے کی جانب ذرا بھی توجہ نہ کی۔ مالکان اراضی کے جبر سے مزارعین کو بچانا درکنار یہ تک نہ کیا کہ قانون کی رو سے اُن شرائط کا تصفیہ ہو جائے جو اُن دونون طبقون کے تعلقات مین ہونی چاہیین۔ مالکان اراضی نے اِس فروگذاشت قانونی سے فائدہ اُٹھایا۔ اور جو شرطین مناسب سمجھے وہ جاری کردین۔ اور چونکہ اُن شرائط کے پورا ہونے کا کوئی قانونی ذریعہ نہ تھا لہذا اُنھون نے رفتہ رفتہ اُسی قسم کے اختیارات اُنپر بڑھا لیے جیسے غلامون پر حاصل تھے اور جرمانون اور جسمانی سزا کو زبردستی کا ذریعہ قرار دیا۔ اِس سے اُنھون نے چند روز مین ایک بات اور بڑھا دی کہ اپنے مزارعین کو بلا اُس اراضی کے جسپر وہ بسے تھے فروخت کرنا شروع کیا۔ اوائل مین قانون کی رو سے اِس جرم کا جواز نہ تھا۔ کیونکہ کسان کبھی مالک اراضی کی جائداد نہ قرار نہین دیے گئے تھے۔

مگر گورنمنٹ نے یہ عملدرآمد خفیہ طور پر منظور کر لیا۔ اور جسطرح غلامون کی فروخت پر محصول تھا اُسی طرح کسانون کی بکری کا بھی محصول لگا دیا۔ آخر الامر کسانون کی فروخت کا استحقاق بلا فروخت اراضی مختلف سلطانی فرمانون کے ذریعے سے جائز کر دیا گیا۔ مجلس دیہی کا پُرانا طرز انتظام اب تک جاری تھا۔ اور اُسکی قوت کبھی قانوناً جاتی نہین رہی تھی۔ مگر اب اُسمین اسقدر قوت نہ تھی کہ اپنے ممبرون کی حفاظت کر سکے۔ اگر کوئی کسان مالک اراضی کی مرضی کے خلاف کارروائی اور مقابلہ سخت کر بیٹھنے کی جرأت دکھاتا تو مالک اراضی بآسانی اُسپر یون غالب آتا کہ اُن کسانون کو بیچ ڈالتا یا گھر کے غلام بناتا۔

پس مزارعین کی حالت غلامون کی سی ہو گئی۔ قانونی حفاظت سے بالکل محروم اور مالکان اراضی کی جابرانہ مرضی کے مطیع ہو گئے۔ مگر اب بھی بعض امور مین قانوناً اور اصل مین غلامون اور خانہ بدوش آدمیون اور مزارعین مین فرق تھا۔ پیٹر اعظم اور اُسکے جانشینون نے یہ فرق بھی مٹا دیا۔

اپنے بڑے رفاہ سول و فوجی کے عمل مین لانے کے لیے پیٹر کو ایک ایسی سالانہ آمدنی کی ضرورت ہوئی جسکا اُسکے شاہان پیشین کو خواب مین بھی خیال نہ تھا لہذا وہ ہمیشہ اسی تاک مین رہتا تھا کہ ٹکس کا کوئی نیا وسیلہ پیدا ہو۔ پس خواہ مخواہ اُسکی نظر غلامون پر پڑی اور گھر کے نوکرون اور آزاد زراعت پیشہ مزدورون پر۔ ان طبقون مین سے کوئی ٹکس نہین دیتا تھا۔ اور یہ امر اس اصول نظم ملکی کے بالکل خلاف تھا کہ ہر طبقے کی رعایا کو گورنمنٹ کی کسی نہ کسی طرح کی خدمت ضرور کرنی چاہیے پس اُسنے ایک قومی مردم شماری کا نقشہ بنوایا جسمین موضع کی آبادی کے مختلف فرقون غلامون اور گھر کے نوکرون اور زراعت کے مزدوری پیشہ لوگون اور کسانون کی آبادی ایک قسم کی قرار دی گئی۔ اور اس کل فرقے کے سب ممبرون پر مساوی ٹکس لگایا گیا۔ یہ ٹکس عوض پہلے ٹکس اراضی کے تھا جو صرف کسانون پر تھا (غلامون وغیرہ پر نہ تھا) اس ٹکس کے جمع کرنے کی آسانی کی نظر سے مالکان اراضی اپنے اپنے غلامان خانہ زاد کے ذمہ دار قرار دیے گئے۔ اور جو آزاد خانہ بدوش آدمی فوج مین بھرتی ہونا نہین چاہتے تھے اُنکو حکم تھا کہ یا تو مجلس دیہی کے ممبر ہو جاؤ یا

کسی مالک اراضی کی غلامی اختیار کرو۔ ورنہ قید خانے مین سزا سخت بھگتو۔

اس تجویز سے بڑا اثر پڑا۔ اگر کسانون کی اصلی حالت پر نہین تو اُنکی نسبت قانونی خیالات پر توضرور اثر پڑا۔ مالکان اراضی سے جو اُنکے غلامان خانہ زاد کا ٹکس دلوایا گیا کہ گویا وہ مثل مویشی کے تھے تو واضعان قانون نے قرار دیا کہ کسان مالک اراضی کے مثل اسباب اور منقولہ وغیر منقولہ جائداد کے ہین۔ اسکے علاوہ اس سے ایک بالکل ہی نیا اصول جاری ہوگیا کہ جو ممبر آبادی موضع کا باشندہ اراضی یا مالک اراضی سے قانوناً تعلق نہ رکھتا ہو وہ خانہ بدوش سمجھا جاے۔ اور اُسی طرح پر اُسکے ساتھ برتاؤ کیا جاے پس اس اصول کا کہ تمام رعایا کو کسی نہ کسی طرز پر سرکار کی خدمت کرنی چاہیے پورا پورا برتاؤ ہوگیا۔ پس روس مین اب آزاد آدمیون کے لیے جگہ نہین تھی۔

مزارعین کی حالت کے اس انقلاب اور اس جبر و تعدی سے جو لازم ملزوم تھی خواہ مخواہ خانہ بدوشون اور مفرورون کی ترقی ہوئی۔ ہزارہا غلامان خانہ زاد اپنے آقاؤن کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اور یا اسٹیپی کو چلے گئے یا لشکر مین بھرتی ہوگئے۔ اسکے سدباب کے لیے گورنمنٹ نے اس امر کو ضروری سمجھا کہ سخت تدارک مستعدی کے ساتھ کرے غلامون کو ہدایت ہوئی کہ بلا رضی اپنے مالکون کے لشکر مین بھرتی نہ ہون اور جو لوگ استبداد کرتے تھے کہ ضرور اُنکا نام داخل کیا جائے تو وہ بیرحمی کے ساتھ پیٹے جاتے تھے۔ آلہ نوٹ سے اُنکو سزا دیجاتی تھی اور وہ کھانون مین کام کرنے کے لیے بھیجے جاتے تھے۔ اسکے برعکس مالکان اراضی کو یہ اختیارات حاصل ہوگئے کہ اپنے گستاخ غلامون کو بلا تحقیقات سیبیریا کو جلا وطن کردین۔ بلکہ معدنیات مین تمام عمر کے لیے بھیجدین۔

اگر ان سخت تجاویز سے کوئی اثر پہونچا تھا بھی تو وہ عرصہ دراز تک نہین رہا کیونکہ غلامان خانہ زاد مین اور بھی زیادہ جوش ناراضی و گستاخی و عدول حکمی کا پیدا ہوگیا جس سے خوف تھا کہ کہین ایک عام بلوہ اہل زراعت کے متعلق نہ ہو جاے۔ اور اصل مین ایسے ایسے امور واقع ہوے جو فرانس کے حادثۂ جینکری اور جرمنی کی

جنگ مزارعین سے مشابہ تھے۔ ان امور کے اسباب پر اگر نظر ڈالی جاے تو رُوس کی غلامی خانہ زاد کی اصلی حالت سمجھ مین آ جاے۔

گو غلامی خانہ زاد مین انتہا کے عیوب تھے مگر یہان تک اُسکے عملدر آمد کو کسی قدر جائز رکھ سکتے ہین۔ یہ صرف اس عام پولیٹکل طرز تمدن کا ایک حصہ تھا جسمین آبادی کے کل طبقون پر خدمت سرکاری بشرائط چند بجالانا فرض تھا جیسا کہ ہم اوپر کہہ چکے ہین۔ غلامان خانہ زاد امرا کی خدمت کرتے تھے تاکہ امراے رُوس زار کی خدمت کرین سنہ ۱۸۶۱ء مین یہ مسئلہ پیٹر ثالث کے ایک فرمان سے بالکل جاتا رہا جسکی روسے جماعت امرا کا خدمت بجالانا منسوخ کر دیا گیا۔ اگر ٹھیک ٹھیک انصاف کا برتاؤ کیا جاتا تو اس ایکٹ کے بعد غلامان خانہ زاد کو آزاد کر دینا تھا کیونکہ اگر اب اسکی ضرورت نہ تھی کہ امراے عظام زار رُوس کی خدمت بجالائین تو امرا کو مزارعین کی غلامی کا کوئی حق جائز بھی حاصل نہ تھا۔ گورنمنٹ نے ابتدائی مطلب غلامی خانہ زاد کا اسقدر فراموش کر دیا کہ اُسنے کبھی اس بات کا خیال بھی نہ کیا کہ اس تجویز کے منطقی نتائج بدیہی کے مطابق عملدر آمد کرے۔ مگر مزارعین نے خیالات قدیمہ کی سخت پابندی کی اور بڑی بے صبری سے منتظر رہے کہ ایک دوسرا فرمان جاری ہو کہ مالکان اراضی کے قیود سے وہ آزاد کر دیے گئے۔ یہ خبر مشہور ہو گئی تھی کہ اس طرح کا فرمان دراصل جاری ہو گیا مگر امرا اُسکو مخفی رکھتے ہین۔ لہذا موضعون کے باشندون مین عدول حکمی و سرکشی کا جوش پیدا ہو گیا۔ اور سلطنت کے اکثر حصّون مین جابجا غدر ہو گیا۔

اِس ہیبت ناک وقت مین پیٹر ثالث معزول کر دیا گیا اور سازش کرنیوالون کی ایک جماعت نے اُسکو قتل کروا ڈالا۔ کسان جنکو سازش کرنیوالون کے اصلی مقاصد سے ذرا بھی آگہی نہ تھی سمجھے کہ زار کو اُن لوگون نے قتل کر ڈالا جو غلامی خانہ زاد قائم رکھنا چاہتے ہین۔ لہذا اُنکو اعتقاد ہو گیا کہ آزادی غلامان خانہ زاد کی کوشش مین زار نے شہادت پائی۔ جب اُنھون نے اس حادثہ مصیبت ناک کا حال سنا تو اُنکی امید آزادی منقطع ہو گئی۔ مگر اسکے ساتھ ہی نئی نئی خبرون سے اُنکی امیدین از سر نو قائم ہوئین۔

مشہور ہو گیا کہ زار سازش کرنے والون کے ہاتھ سے چھوٹ گیا اور کہین چھپا ہوا ہے اور وہ عنقریب اپنے خیر خواہ کسانون مین نظر آئیگا اور اُنکی مدد سے اپنا تاج و تخت پائیگا اور بدذات ظالمون کو سزا دیگا۔ اُسکی آمد کے سب تہ دل سے منتظر تھے۔ اور آخرکار یہ خوشخبری سننے مین آئی کہ وہ ملک ڈان مین آ گیا اور ہزارہا کاسکون نے اُسکے نشان شاہی کی شرکت کی اور وہ ہر مقام پر مالکان اراضی کو بیرحمی کے ساتھ قتل کر رہا ہے اور دار السلطنت قدیم مین بہت جلد آنے والا ہے۔

اصل مین پیٹر ثالث اپنے مزار مین سوتا تھا مگر ان خبرون مین ایک صداقت کا بھی بہت بڑا جزو تھا۔ ایک مصنوعی شخص پگیچیف نامے قوم کا کاسک اصل مین ملک ڈان مین آیا تھا اور اُسنے وہی کارروائی شروع کر دی تھی جو کسانون کو امید تھی کہ زار مرحوم کرتا وہ جنوبی حصہ دریاے وانگا کی طرف کے ملک سے ہوتا ہوا بڑھا اور اکثر ضروری شہرون پر قابض ہوا اور جسقدر مالکان اراضی اُسکو مل سکے اُن سب کو اُسنے مار ڈالا اور جو افواج اُسکے مقابلے کے لیے بھیجی گئین اُنکو کئی بار شکست دی اور دھمکی دی کہ تا دار السلطنت تک حملہ آور ہو کر بڑھ آونگا۔ معلوم ہوتا تھا کہ گویا پرانے مصیبت کے دن ازسرنو آ گئے اور گویا ملک مین ایک دفعہ پھر وہ وحشی کاسک لوٹ مار کرینگے جو جنوبی اسٹیپی مین رہتے تھے مگر اس مصنوعی زار سے وہ کارروائی قابلیت کے ساتھ نہ ہو سکی جسکی اُسنے طرح ڈالی تھی۔ اُسکی انتہا سے زیادہ تعدی سے اکثر ایسے لوگون نے اُسکا ساتھ چھوڑ دیا جو اُسکا جنبہ کرتے تھے۔ اور وہ خود راے صائب قائم کرنے اور مستعدی مین ایسا کچا تھا کہ گو زمانہ بکام تھا مگر وہ اُس سے فائدہ حاصل نہ کر سکا۔ اگر یہ سچ ہے کہ وہ اپنے زعم مین مزارعین کی سلطنت قائم کرنا چاہتا تھا تو ایسی تجویز کے پورا کرنے کے قابل وہ کسی طرح نہ تھا۔ بہت سی غلطیون اور شکستون کے بعد وہ قید کر لیا گیا اور غدر جو ہو رہا تھا فرو ہو گیا۔

اس عرصے مین پیٹر ثالث کی جانشین اُسکی بادشاہ بیگم کیتھرائن ثانیہ ہوئی چونکہ تخت پانے کا اُسکو کوئی قانونی استحقاق نہ تھا اور پیدائش کی رو سے بھی وہ غیر ملک کی تھی

لہذا رعایا کو اُس سے محبت نہ تھی اور مجبور ہو کر امراے عظام کی اُسکو خوشامد کرنی پڑی۔ ایسی وقت کی حالت مین وہ اپنی رحمدلی کے اصول کے مطابق غلامی خانہ زاد کی نسبت عملدرآمد نہ کر سکی۔ اپنے عہد کے ابتدائی زمانے تک مین جب اُسکو یہ خوف نہ تھا کہ زراعت کے متعلق غدر ہو جائیگا اُسنے گھٹانے کے عوض مالکان ارضی کے اختیارات جو اُنکو کسانون پر حاصل تھے بڑھا دیے اور اِس حکمت عملی کو پُگئے چیف کے سانچے نے اور بھی قوت بخشی۔ غلامی خانہ زاد کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ اعلیٰ درجے کی بدعت تھی۔ قانون کی روسے غلامان خانہ زاد اپنے مالکون کی غیر منقولہ جائداد متصور ہوتے تھے اور نیز جاگیر کے سرمائے کا ایک حصہ سمجھے جاتے تھے اور اِس حیثیت سے وہ خریدے اور بیچے اور تحفے مین بھیجے جاتے تھے۔ بعدہ ہزارہا غلامون کے ساتھ یہ برتاؤ ہوتا تھا کہ کبھی مع ارضی اور کبھی بلا ارضی بکتے تھے۔ کبھی مع عیال واطفال اور کبھی تن تنہا۔ قانونی روک صرف یہ تھی کہ فوج مین بھرتی ہونے کے وقت وہ بیچے نہ جائین اور نہ کبھی علانیہ طور پر اُنکا نیلام کیا جائے۔ کیونکہ اس قسم کا عملدرآمد ایک یوُرپین سلطنت مین معیوب سمجھا گیا تھا۔ کل امور مین غلامان خانہ زاد سے مثل نج کی جائداد کے برتاؤ ہوتا تھا اور یہ خیال نہ صرف قانون مین پایا جاتا ہے بلکہ عوام کے خیالات بھی ایسے ہی تھے سنہ ۱۸۶۱ء تک یہ رسم جاری تھی کہ امرا کی دولت کا اندازہ اُسکی جاگیر کی وسعت یا سالانہ آمدنی سے نہین کیا جاتا تھا بلکہ اُسکے غلامان خانہ زاد کی تعداد سے۔ یہ نہین کہتے تھے کہ فلان شخص کی آمدنی اسقدر سَو یا اسقدر ہزار سالانہ ہے یا اسقدر ایکڑ زمین ہے بلکہ عموماً یہ کہا جاتا تھا کہ اُسکے پاس اسقدر سَو یا ہزار غلام ہین۔ ان غلامون پر اُسکو ہر قسم کے اختیارات غیر محدود حاصل تھے۔ غلامان خانہ زاد کو اپنی حفاظت کا کوئی قانونی ذریعہ نہ تھا۔ گورنمنٹ کو خوف تھا کہ اگر اُنکو ملکی یا جوڈیشل حفاظت دی جائیگی تو اُنکے دلون مین ایک قسم کا جوش سرکشی وعدول حکمی پیدا ہو گا لہذا یہ حکم دیا گیا کہ جو لوگ شکایتین پیش کرین اُنکو آلہ نُوٹ سے سزا دی جاے اور معدنیات کو بھیجدیے جائین۔ صرف جب کبھی سخت سے سخت بیرحمی وتعدی کی جاتی تھی تب البتہ شہنشاہ کے کانون تک خبر جاتی تھی۔ اور اِس حالت مین حکام سرکار مالکان ارضی کے معاملات مین دخل دیتے تھے مگر عام حالت

مالکان اراضی پر اُسکا اثر ذرا بھی نہین پڑتا تھا۔

اٹھارہ صدی کے آخری سال کو تاریخ غلامی خانہ زاد کے انقلاب کا زمانہ کہہ سکتے ہین اُسوقت تک مالکان اراضی کی طاقت برابر بڑھتی چلی جاتی تھی اور غلامی خانہ زاد دُور دُور تک پھیل گئی تھی۔ شہنشاہ **پال** کے عہد مین ہمین علامات انقلاب و تبدل پیدا ہوتی گئین وہ مالکان اراضی کو مثل اپنے بڑے لائق حکام پولیس کے متصور کرتا تھا مگر اُسکی خواہش تھی کہ اُنکے اختیارات کو محدود کر دے اور اس غرض سے اُسنے ایک فرمان جاری کیا کہ غلامان خانہ زاد مجبور کیے جائین کہ ہفتے مین تین دن تک اپنے مالکون کی خدمت کرین۔ جب سنہ ۱۸۰۱ء مین **الکزنڈر** اول تخت نشین ہوا تو اُسنے عام آزادی غلامان کی تجاویز بیہودہ کا سلسلہ شروع کیا اور کوشش جنکا ثرہ کی کہ عیوب فاش کی اصلاح کرے۔ اور **نکولس** کے عہد مین کوئی چھ کمیٹیون سے کم نہ منعقد ہوئی ہونگی کہ اس بحث پر غور کرین۔ مگر ان سب کوششون کا اصلی نتیجہ بہت ہی کم نکلا۔ کسانون کو زمین کے معافی دینے کی رسم دور کر دی گئی مالکان اراضی کے اختیارات کچھ یون ہی سے محدود کر دیے گئے۔ اور طبقہ مذکور مین جو لوگ جب سے بدتر تھے اُنمین سے چند اشخاص اپنے علاقے کے انتظام سے محروم کر دیے گئے اور معدودے چند جنپر غایت درجے کے ظلم و تعدی کا جرم قائم ہوا وہ سائبیریا مین جلا وطن ہوے اور کئی ہزار غلامان خانہ زاد واقعی آزاد کر دیے گئے مگر حال کی عملداری تک کسی خاص اور اصلی تجاویز کی کوشش نہین کی گئی۔ غلامان خانہ زاد کو یہ استحقاق بھی نہین دیا گیا کہ وہ باقاعدہ فریاد کر سکین۔ اصل یون ہے کہ غلامی خانہ زاد ایک جزو اعظم نظم ملکی قرار دیگئی اور خود مختاری کی حکومت جابرانہ اسی پر منحصر تھی پس جو حقوق اور حفاظت مختلف فرامین خسروی سے عطا ہوے تھے وہ بالکل فریب ہی فریب تھے۔ اگر مغربی یورپ اور رُوس کی حالت غلامی خانہ زاد کا باہم مقابلہ کرین تو اکثر امور یکسان نظر آئینگے۔ مگر رُوس مین اس تجویز مین چند خصوصیتین تھین۔ اُنمین سب سے زیادہ قابل لحاظ یہ بات تھی کہ خود مختاری اور جبر کی حکومت زیادہ تھی۔ یورپ مین جہان امراے عظام کے ماتحت رکھنے کے لیے گورنمنٹ کی جانب سے اسقدر کوشش نہین ہوئی تھی وہانسے مجالس دیہی قریب قریب

مفقود ہوگئین ۔ یا تو امرا نے اُنکی جاگیر پر قبضہ کرلیا یا زبردست مالکان اراضی یا خانقاہون کو اُنھون نے اپنی مرضی سے حوالے کردی پس اس قسم کی کل اراضی یا تو امرا کی جائداد ہوگئی یا گرجا کی ۔ رُوس مین بھی ایسا ہی ہوا مگر قبل اسکے کہ کل اراضی لے لیجائے شاہنشاہی قوت نے اس رسم کا سدباب کردیا ۔ امرا کو اختیار تھا کہ جو کسان اُنکی جاگیر پر بستے تھے اُنکو غلام کرلیتے ۔ مگر وہ آزاد جماعتون کی جاگیر پر قابض نہین ہوسکتے تھے کیونکہ اس قسم کے قبضے سے حقوق زراعت کے خلاف ہوتا اور مالگزاری کم ہوجاتی ۔ یہ سچ ہے کہ موجودہ صدی کے شروع تک بڑے بڑے حصے زمین کے مع غلامان خانہ زاد اُن امرا کو دیے جاتے تھے جو سرکار شاہی مین بہت دخیل تھے اور پال کی عملداری ۱۷۹۶-۱۸۰۱ء مین بہت سی جاگیرین خاندان شاہی سے متعلق تھین مگر اسکے برعکس جنوب کی وسیع اراضی جو ملکہ کیتھرائن ثانیہ کے عہد مین گرجا کے متعلق کی گئی تھی وہ اور ملکون کی طرح امرا مین منقسم نہین ہوئی بلکہ سرکار کی جائداد سمجھی گئی پس آزادی غلامان خانہ زاد کی تاریخ ۱۸۶۱ء مین ملک کا کہین زیادہ حصہ سلطنت کی جائداد تھا اور گانؤن کی نصف سے زیادہ آبادی کسانون کی تھی جو برائے نام کسان کہلاتے تھے ۔ ان سرکاری مزارعین کی نسبت مین مختصراً بیان کرتا ہون کہ وہ ایک قسم کے خانہ زاد تھے مثل اور غلامون کے اُنکا کام زراعت کا تھا مگر اُنکی حالت اصل غلامان خانہ زاد کی حالت سے کسی قدر بہتر تھی ۔ جس خاص طرز تمدن مین وہ رہتے تھے اُسکے سبب سے اُنکو بہت کچھ ظلم و تعدی برداشت کرنی پڑتی تھی ۔ مگر مالکان اراضی کی جاگیرون سے عموماً زیادہ آزادی اُنکو حاصل تھی اور زمین زیادہ اُنکے پاس تھی اور اُنکی حالت معاشرت زیادہ مستقل طور کی تھی ۔ یہ اکثر بیان کیا جاتا ہے کہ افسران جائداد غیر منقولہ سرکاری اکثر اوقات مالکان اراضی سے بھی بدتر ہوتے تھے کیونکہ کسانون کے مرفہ حال ہونے کا اُنکو اسقدر خیال دلی نہ تھا ۔ مگر یہ دلیل ایسی قاطع نہین ہے کہ تجربے کی کسوٹی پر پوری اُترے ۔ ان دونون زراعت پیشہ طبقون کی تعداد اور مقام سکونت کا حال بھی کچھ کم دلچسپ نہین ہے ۔ یورپی رُوس مین تقریباً ایک تہائی سے زیادہ آبادی امرائے عظام کے غلامان خانہ زاد

کی تھی ۔ لیکن اگر مختلف صوبجات رُوس پر نظر ڈالی جائے تو اِس تخمینے کے خلاف ہوگا ۔ پانچ صوبون مین غلامان خانہ زاد تین فی صدی سے کم تھے ۔ اسکے برعکس بعض صوبون مین فی صدی ستر تھے اور یہ اکّا دُکّا نہین ۔ غلامان خانہ زاد کی اس تقسیم سے ہم کو اس غلامی کی تاریخ کا بہت کچھ پتہ مِلتا ہے ۔

اگر ہم غلامان خانہ زاد کی آبادی کی نسبت ایک نقشہ بنائین تو فوراً ظاہر ہو جائے کہ اس غلامی کی رسم کی ابتدا ماسکو سے ہوئی ۔ اس شہر کو اس دائرے کا مرکز قرار دے کر اگر ہم سلطنت رُوس کی کسی حد کی جانب چلین تو ہم کو معلوم ہو جائے کہ جون جون ہم آگے بڑھینگے غلامون کی تعداد دور دور کے صوبون مین کم ہوتی جائیگی ۔ رُوس کے فرمانروایان قدیم کی عملداری مین اُنکی تعداد کسانون کی تعداد سے کہین زیادہ تھی ۔ اس عملداری کے جنوب اور مشرق مین جو حصۂ ملک تھا اُسمین غلامون کی تعداد پچیس سے پچاس فی صدی تک تھی ۔ یہ اُن مقامون کا ذکر ہے جو سترھوین صدی کے پچاس برس بعد تک سلطنت رُوس سے ملحق ہو گئے تھے ۔ جو حصہ ملک حال اسکے بعد ملحق ہوا اُسمین غلامون کی تعداد بہت ہی گھٹی ہوئی ہے بلکہ کہین کہین غلامی کا رواج مطلق نہین ہے ۔

یہ بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ شمال کے ملکون مین جنوب اور مشرق کی نسبت غلامان خانہ زاد کی تعداد بہت کم ہے ۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ ابتدا ابتدا مین ان غلامان خانہ زاد سے خاص زراعت کا کام لیا جاتا تھا ۔ جنوب اور مشرق مین ایک قِسم کی سیاہ مٹی افراط سے تھی اور دور دور تک زرخیزی کے لیے مشہور ۔ جو امرا جاگیرون کے شائق تھے وہ خواہ مخواہ اسی حصۂ ملک کو ترجیح دیتے تھے ۔ وہ شمال کے ملکون کو کیون پسند کرتے جہان پیداوار بہت ہی کم ہوتی ہے اور زمین اور آب و ہوا خراب ہے ۔

اُس فرضی نقشے سے اور اور دلچسپ امور بھی ظاہر ہونگے ۔ بطریق مشتے نمونہ از خروارے ایک مثال درج کی جاتی ہے ۔ اہل فن اور تاتاری قریب قریب

ملکی قیدی تھے اور مالکان اراضی کے غلامان خانہ زاد یہ اِسلیئوزنِک قوم کے تھے۔ اِسکا سبب یہ ہے کہ اہل فِن اور تاتاری خاص کر قرب و جوار کے ملکون مین رہتے تھے اور اُن ملکون مین غلامی خانہ زاد کو اسقدر ترقی نہ تھی جسقدر سلطنت کے ممالک متوسطہ مین تھی۔

غلامان خانہ زاد تین قسم کا محصول دیتے تھے۔ یا تو وہ محنت مزدوری کرتے تھے یا روپیہ دیتے تھے یا پیداوار کھیتون کی پیداوار مین جنگلی بیری اور رگر مُتّے کے علاوہ انڈے اور مرغی اور بھیڑ اور ایک قسم کا کپڑا بھی شامل تھا۔ یہ امر بالکل آقا کی رائے پر منحصر تھا کہ کس پیداوار کی کسقدر تعداد دی جاے۔ محنت مزدوری اور روپیے کی مقدار اور تعداد کا حال ذرا تفصیل کے ساتھ بیان کرنا چاہیے۔

اگر مالک اراضی کے پاس زرخیز زمین افراط سے ہو اور وہ اپنے آپ زمین کا تردد کرنا چاہے تو وہ غلامان خانہ زاد سے عموماً اپنی خواہش کے مطابق محنت لیتا ہے۔ ایسے آقاؤن کے غلام غالباً محصول دینے سے بالکل بری تھے۔ وہ جاڑے کے دنون مین اپنے آقا کا غلہ گنج مین لیجاتے تھے اور گرمی کے دنون مین کھیتون مین مزدوری کرتے تھے۔ اگر اسکے برعکس مالک اراضی کے پاس کھیت جوتنے کے لیے ضرورت سے زیادہ غلام ہوتے تو وہ اُنکو اجازت دیدیتا کہ اِس شرط پر تم کہین اور جاکے محنت مزدوری کرو کہ مجھے ایک سالانہ رقم دیتے جاؤ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مالک اراضی خود کاشتکاری نہین کرتا بلکہ مجلس دیہی کے سپرد کل اراضی قابل زراعت اور چراگاہ کردیتا ہے۔ اور غلامون کو اجازت دے دیتا ہے کہ جہان چاہین وہ محنت مزدوری کرین۔

الغرض غلامی کے زمانے مین ایک تو اسطرح کی جاگیر ہوتی تھی کہ غلام آقا کے لیے محنت و مزدوری کرتے تھے۔ دوسری وہ جاگیرین جنمین غلام کچھ کچھ روپیہ دیتے تھے اور کچھ کچھ محنت کرتے تھے۔ تیسری قسم کی وہ جاگیرین تھین جنمین غلامون سے محنت کے عوض روپیہ بھی لیا جاتا تھا۔

محنت لینے کے مختلف طریقے تھے - شاہ پالِ اول کے مشہور فرمان کے مطابق کسان مجبور نہین کیے جا سکتے تھے کہ ہفتے مین تین دن سے زیادہ کام کرین - مگر اِس قاعدے کی پابندی کم ہوتی تھی - جو لوگ اِسکے مطابق کارروائی کرتے تھے وہ مختلف طریقون سے کام لیتے تھے - بعض تو اسکی لفظی پابندی کرتے تھے اور ہفتے مین تین دن مثلاً ہر پیر، منگل اور بدھ کو کام لیتے تھے مگر اس سے بڑی ہی تکلیف ہوتی تھی کیونکہ اس سے کھیتون مین سلسلہ وار کام نہین ہوتا تھا - اِس سے کہین بہتر طریقہ یہ تھا کہ نصف غلامان خانہ زاد ہفتے کے پہلے تین دن کام کرتے تھے اور نصف باقی تین دن اِس طریقے سے قانون کی پابندی بھی ہوتی تھی اور کھیتون کے کام مین ناغہ بھی نہین ہوتا تھا - مگر ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مالکان اراضی مین اکثرون نے سختی کا برتاؤ کیا اور پال کے فرمان کی کچھ بھی وقعت نہ سمجھی - کیونکہ پال کے فرمان سے کسان قانوناً مجاز نہ تھے کہ باضابطہ شکایت کرسکتے - وہ صرف یہ کرتے تھے کہ جسقدر مزدورون کی ضرورت ہوتی تھی اُسقدر ہر روز بلا لیتے تھے - اسکے نتائج کسانون کی فصل کے حق مین مضر تھے مگر اسکا معاوضہ یون ہو جاتا تھا کہ کسانون کو اپنے کھیتون مین تب تخم ریزی کرنے دیتے تھے جب وہ مالکان اراضی کے کھیت جوت لیتے تھے - اس سے یہ ہوتا تھا کہ کسانون کا غلہ پکنے بھی نہین پاتا تھا اور مالکان اراضی درِدْ کر چکے ہوتے تھے مگر اس سے ہمیشہ کامیابی نہین ہوتی تھی - اور اسمین اکثر کسانون ہی کا نقصان ہوتا تھا - ایسی حالتون مین کسان صرف یہ کرسکتے تھے کہ صبح کے چھ بجے سے پیشتر اپنے کھیتون کو جوتتے بوتے اور ادھر شب کو نو بجے کے بعد - اب دو دو جگہ محنت کیونکر ہو سکے - پس کسان دن کو اپنے آقاؤن کے کھیتون مین کم محنت و مشقت کرتے تھے تاکہ اپنے کھیتون کے جوتنے بونے مین محنت بخوبی کر سکین -

اکثر لوگون کا قول صحیح ہے کہ اس طرز انتظام کی کامیابی زیادہ تر اُن لوگون پر منحصر ہے جو ناظم ہین اور یہی غلامان خانہ زاد کے رواج کا بھی حال تھا جب مالکان اراضی اپنے غلامون کے ساتھ شایستگی اور دانشمندی سے پیش آتے تھے تو کسانون کو